سات زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی، انگلش، بنگلہ اور سندھی) میں شائع ہونے والا کثیر الاشاعت میگزین
Faizan-e-Madina | Monthly Magazine | رنگین شمارہ
ماہنامہ
فیضانِ مدینہ
ستمبر 2022ء / صفر المظفر 1444ھ
(دعوتِ اسلامی)
اللہ کی رحمت ہے یہ دعوتِ اسلامی 12
بڑوں کی بڑی بات 18
تحفظِ عقیدۂ ختمِ نبوت میں علما کا کردار 25
گھبراہٹ (Anxiety) 47
خواتین کو امامِ اہلِ سنّت کی نصیحتیں 61
فرمانِ امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ
وہ سینہ اچھا نہیں جس میں کینہ بھرا ہو۔
(مدنی مذاکرہ، 7 جمادی الاخریٰ 1441ھ)

برائے قوتِ حافظہ

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے قبل ذیل میں دی ہوئی دعا (اوّل آخر دُرُودِ پاک کے ساتھ) پڑھ لیجئے اِن شَآءَ اللہ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا: ”اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَكَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَكَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام“ (المستطرف، 1 / 40 مفہوماً)

کھانسی کا علاج

لَاۤاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ 66 بار روزانہ پڑھ کر مریض پر دم کیجئے اِن شَآءَ اللہ فائدہ ہو گا۔ (مدت علاج: تاحصول شفا) (بیمار عابد، ص36)

زہریلے جانوروں سے محفوظ رہنے کی دعا

نمازِ فجر اور نمازِ مغرب کے بعد ہر روز 3 بار یہ دُعا پڑھئے اوّل و آخر تین تین بار درود شریف پڑھ لیجئے:
”اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ“ اس کے بعد پارہ 23 سورۃُ الصّٰفّٰت کی آیت 79 بھی پڑھئے۔ یہ دُعا سفر و حضر میں ہمیشہ ہی صبح شام پڑھا کیجئے، زہریلی چیزوں سے محفوظ رہیں گے، بہت مجرّب ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 4/35، مدنی پنج سورہ، ص220)

مال میں خیر و برکت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ جو شخص اس درود پاک کو پڑھے گا اس کا مال و دولت روز بروز بڑھتا رہے گا۔ (تفسیر روح البیان، 7 / 233)

پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ

سات زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی، انگلش، بنگلہ اور سندھی) میں شائع ہونے والا کثیر الاشاعت میگزین

رنگین شمارہ

ماہنامہ فیضانِ مدینہ

(دعوتِ اسلامی)

ستمبر 2022ء / صفر المظفر 1444ھ

شمارہ: 09 | جلد: 6

مَہ نامہ فیضانِ مدینہ دُھوم مچائے گھر گھر
یا ربّ جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(از امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ)

بفیضانِ نظر: سِراجُ الْاُمّہ، کاشِفُ الغُمّہ، امامِ اعظم، حضرت سیّدنا امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ

بفیضانِ کرم: اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجدِّدِ دین وملّت، شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ سرپرستی: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرت علامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

+9221111252692 Ext:2660
WhatsApp: +923012619734
Email: mahnama@dawateislami.net
Web: www.dawateislami.net

قیمت	رنگین شمارہ: 150 روپے	سادہ شمارہ: 80 روپے
ہر ماہ گھر پر حاصل کرنے کے سالانہ اخراجات	رنگین: 2500 روپے	سادہ شمارہ: 1700 روپے
ممبر شب کارڈ (Member Ship Card)	رنگین: 1800 روپے	سادہ شمارہ: 960 روپے

بکنگ کی معلومات و شکایات کے لئے: Call/Sms/Whatsapp: +923131139278
Email:mahnama@maktabatulmadinah.com
ڈاک کا پتا: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلّہ سوداگران کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: **مجھ پر دُرُود شریف پڑھو، اللہ کریم تم پر رحمت بھیجے گا۔** (الکامل لابن عدی، 5/505)

خدا کی شان

مفتی محمد قاسم عطّاری*

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ ﴾ ترجمہ: وہ (اللہ) ہر دن کسی کام میں ہے۔(پ27، الرحمٰن:29)

تفسیر: اس آیت کے شانِ نزول کے بارے میں کہا گیا ہے کہ یہ آیت ان یہودیوں کے رَدّ میں نازل ہوئی جو کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہفتے کے دن کوئی کام نہیں کرتا۔(خازن، الرحمٰن، تحت الآیۃ:29، 4/211) اِس پر فرمایا گیا کہ افعالِ الٰہیہ کا ظہور ہر دن، ہر وقت، ہر لمحہ ہوتا رہتا ہے۔ صفاتِ باری تعالیٰ کی تجلیات کی کثرت ہماری سوچ سے بلند ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر وقت اپنی قدرت کے آثار ظاہر فرماتا ہے، کسی کو روزی دیتا ہے، کسی کو زندگی بخشتا ہے، کسی کو موت سے ہم کنار کرتا ہے، کسی کو عزت سے نوازتا ہے اور کسی کو ذِلّت میں مبتلا کر دیتا ہے، کسی کو مال و دولت کے ڈھیر عطا کرتا ہے اور کسی کو اپنی حکمت سے محتاجی کا شکار کرتا ہے۔ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ کی شان یہ ہے کہ وہ گناہ بخشتا ہے، مَصائب و آلام دور کرتا ہے، کسی قوم کو بلندی عطا فرماتا ہے اور کسی قوم کو پستی سے دوچار کر دیتا ہے۔(ابن ماجہ، 1/134، حدیث:202) اللہ تعالیٰ ہر وقت کسی کام میں ہے لیکن یوں نہیں کہیں گے کہ ”وہ مصروف ہے یا وہ مشغول ہے“ کیونکہ یہ الفاظ اپنے بنیادی عربی معنیٰ کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق نہیں۔

اَفعالِ الٰہیہ کا ظُہور ہر دن، ہر وقت اور ہر لمحہ اربوں کھربوں صورتوں میں ہوتا ہی رہتا ہے، اگر تمام انسان مل کر بھی اپنی تمام تر ذہانتوں اور عقلوں کا استعمال کر کے، افعالِ الٰہیہ کا احاطہ کرنا چاہیں، تو ممکن نہیں، سمجھنے کے لئے چند مثالوں پر غور کرلیں کہ آپ نظامِ کائنات دیکھ لیں، جہاں تک انسانی آنکھ کی بغیر آلات کے یا آلات کے ساتھ رسائی ہے وہاں تک ہر آن تغیرات کے جہان آباد ہیں۔ دن کا رات میں بدلنا اور رات کا دن میں چھپنا، ایک لمحے کا کام تو نہیں بلکہ بتدریج سورج چڑھتا، اترتا اور رات کو اپنی آغوش میں چھپاتا ہے اور اِس سارے نظام میں مؤثرِ حقیقی ربّ تعالیٰ ہے: ﴿ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ﴾ ترجمہ: تو (خدا) رات کا کچھ حصہ دن میں داخل کر دیتا ہے اور دن کا کچھ حصہ رات میں داخل کر دیتا ہے۔(پ3، اٰلِ عمران:27) یونہی نئی نئی مخلوق وجود میں آرہی ہے۔ انسانی و حیوانی حیات میں ہر وقت اضافہ ہو رہا ہے، اور اسی وقت میں ایک تعداد حیات سے ممات کی طرف بھی رواں دواں ہے، فرمایا: ﴿ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ﴾ ترجمہ: اور تو مردہ سے زندہ

* نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی

www.facebook.com/MuftiQasimAttari/

کو نکالتا ہے اور زندہ سے مردہ کو نکالتا ہے۔(پ3، اٰل عمرٰن:27)

اُس مولا کریم کی پاک بارگاہ میں دعائیں پیش کی جارہی ہیں، بیمار صحت کے لیے، پریشان حال اچھے حالات کی خاطر، بے اولاد حصولِ اولاد کے لیے، تنگ دَسْت فراخیِ رزق کے لیے اور مصیبت زدہ مصائب سے نجات کے واسطے مشغولِ دعاہیں اور یہ دعائیں ساری مخلوقات کی طرف سے مختلف خطوں اور زبانوں میں ہوتی ہیں اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ سب کی دعائیں سنتا بھی ہے اور اپنی مشیت و حکمت کے مطابق بندہ پروری بھی فرماتا ہے۔

قرآن مجید کے کچھ حصے کا اِجمالی سا بھی مطالعہ کریں تو افعالِ الٰہیہ کچھ یوں سامنے آتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو ہدایت دیتا ہے، فاسقوں کو گمراہی میں جانے دیتا ہے، بندوں کی خطائیں بخشتا اور انعام عطا فرماتا ہے، تمام مخلوق کا ہر ایک عمل پوری تفصیل سے دیکھتا جانتا ہے، ذکرِ الٰہی میں مشغول لوگوں کو یاد فرماتا ہے، بندوں کا مختلف طریقوں سے امتحان لیتا ہے، توبہ قبول فرماتا ہے، تمام مخلوقات کو رزق فراہم کرتا ہے، مسلمانوں کو اندھیروں سے نور کی طرف نکالتا ہے، ہدایت کے طلب گاروں کو ہدایت کی نعمت دیتا ہے، جسے چاہتا ہے حکمت دیتا ہے، بندوں کی نیکیاں قبول کرتا ہے، سود مٹاتا اور صدقے میں برکت ڈالتا ہے، بچوں کی پیدائش سے پہلے جیسی چاہتا ہے ان کی صورتیں بناتا ہے، بے کسوں کی مدد فرماتا ہے، جسے چاہتا ہے سلطنت عطا فرماتا ہے اور جس سے چاہتا ہے سلطنت چھین لیتا ہے، جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلت کی گھاٹیوں میں اتار دیتا ہے۔

نیک لوگوں سے محبت فرماتا اور بدوں کو ناپسند کرتا ہے، شکر ادا کرنے والوں کو صلہ بخشتا ہے اور صبر، نیکی اور توکل کرنے سے محبت فرماتا ہے، اپنے علم کے خزانے سے عطا فرماتا ہے، بندوں پر آسانی چاہتا اور انہیں آسانی دیتا ہے۔ ان سب باتوں کے باوجود حقیقت یہ ہے کہ خود رب العالمین جل جلالہ نے اپنی باتوں کے متعلق جو فرمایا ہے وہی حرفِ آخر ہے اور اسی کے ذریعے ہمارے دل کی مرادوں کا کچھ اِظہار ہو سکتا ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّیْ وَ لَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا(۱۰۹)﴾ ترجمہ: تم فرمادو اگر سمندر میرے رب کی باتوں کے لیے سیاہی ہو جاتا تو ضرور سمندر ختم ہو جاتا اور میرے رب کی باتیں ختم نہ ہوتیں، اگرچہ ہم اس کی مدد کیلئے اُسی سمندر جیسا اور لے آتے۔(پ16، الکہف:109) اور وہ فرماتا ہے: ﴿وَ لَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّ الْبَحْرُ یَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ(۲۷)﴾ ترجمہ: اور زمین میں جتنے درخت ہیں اگر وہ سب قلمیں بن جاتے اور سمندر (ان کی سیاہی، پھر) اس کے بعد اس (پہلی سیاہی) کو سات سمندر مزید بڑھادیتے تو بھی اللہ کی باتیں ختم نہ ہوتیں بیشک اللہ عزت والا، حکمت والا ہے۔(پ21، لقمٰن:27) یعنی اگر ساری زمین میں موجود تمام درختوں کی قلمیں بنادی جائیں جو کھربوں سے بھی کھربوں گُنا زیادہ ہوں گی اور لکھنے کے لئے سمندر بلکہ سات سمندروں کو سیاہی بنالیا جائے اور ان قلموں اور سیاہی کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی عظمت مثلاً علم، قدرت، صِفات کو لکھا جائے تو سارے قلم اور سمندر ختم ہو جائیں لیکن عظمتِ الٰہی کے کلمات ختم نہ ہوں کیونکہ سمندر سات ہوں یا کروڑوں، جتنے بھی ہوں بہر حال وہ محدود ہیں اور ان کی کوئی نہ کوئی انتہا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کی عظمت کی کوئی انتہا نہیں، تو متناہی چیز غیر متناہی کا اِحاطہ کرہی نہیں سکتی۔

اے اللہ، ہمارے دلوں کو اپنی عظمت و محبت سے مالا مال کر دے اور ہمارے ایمان کی حفاظت فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ہم میں سے نہیں

مولانا محمد ناصر جمال عطّاری مدنی*

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَیَعْرِفْ شَرَفَ کَبِیْرِنَا یعنی جو ہمارے چھوٹے پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑے کی عزّت نہ پہچانے وہ ہم میں سے نہیں۔[1]

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے فرمان ”وہ ہم میں سے نہیں“ کا مطلب یہ ہے کہ وہ اسلامی طریقے اور راستے پر نہیں ہے۔[2]

چھوٹوں پر شفقت اور بڑوں کی عزّت کے مفہوم پر مشتمل کئی فرامینِ مبارکہ ہیں جو مختلف کتبِ حدیث میں جگمگا رہے ہیں۔ ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بڑوں کی عزّت اور چھوٹوں پر رحم کرنے والوں کو یہ خوش خبری بھی سنائی ہے: ❀ یَا اَنَسُ وَقِّرِ الْکَبِیْرَ وَارْحَمِ الصَّغِیْرَ تُرَافِقْنِیْ فِی الْجَنَّۃ یعنی اے انس! بڑوں کی عزّت کرو اور چھوٹوں پر رحم کرو، تم جنّت میں میرا ساتھ پالوگے۔[3] ❀ بڑوں کی عزّت کرو، چھوٹوں پر رحم کرو میں اور تم (قیامت میں) ان (دو انگلیوں) کی طرح آئیں گے۔ آپ نے اپنی انگلیوں کو ایک ساتھ ملایا۔[4]

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک ذات تو سراپا شفقت و کرم ہے، دامنِ مصطفےٰ ہر ایک کے لیے سائبان ہے، اسی شفقت و کرم کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ امت کو غلطیوں سے بچانے اور معاشرے کو درست سمت لے جانے کے لئے ”وہ ہم میں سے نہیں“ کی وعید سُنا کر چند امور کی نشان دہی فرمائی ہے۔ اُن میں سے دو یہ ہیں:

1 چھوٹے پر رحم نہ کرنے والا ہم میں سے نہیں چھوٹوں پر رحم کرنے سے مراد یہ ہے کہ چھوٹوں سے غفلت و نادانی یا کم عقلی کی وجہ سے غلطی ہو جائے تو بڑے شفقت و مہربانی اور تعلیم و رہنمائی کے ذریعے اُن پر رحم کریں۔[5]

چھوٹوں پر رحمتِ مصطفےٰ کے چند انداز رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی چھوٹوں پر شفقت کے چند انداز ملاحظہ کیجئے چنانچہ حضرت جابر بن عبدُاللہ رضی اللہ عنہ اپنے بچپن کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو تحفے میں ایک برتن میں حلوا پیش کیا گیا تو آپ نے ہم سب کو تھوڑا تھوڑا حلوا کھلایا، جب میری باری آئی مجھے ایک بار کھلانے کے بعد فرمایا: کیا تمہیں اور کھلاؤں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں، تو آپ نے میری کم عُمری کی وجہ سے مجھے مزید کھلایا، اس کے بعد اسی طرح باری باری آخری فرد تک سب کو کھلاتے چلے گئے۔[6] رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب سفر سے واپس تشریف لاتے اور اپنے گھرانے کے بچّوں سے ملاقات ہوتی، تو آپ بعض بچّوں کو سواری پر اپنے آگے اور بعض کو پیچھے سوار فرماتے اور جو بچّے رہ جاتے ان کے متعلق صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کو فرماتے کہ انہیں اپنے ساتھ سواریوں پر بٹھالیں۔ بسا اوقات یہ بچے

* ذمہ دار شعبہ فیضانِ حدیث، المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)، کراچی

اس بات پر فخر کرتے اور ایک دوسرے سے کہتے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھے اپنے آگے سوار کیا اور تجھے اپنے پیچھے سوار کیا اور بعض بچّے یوں فخر کا اظہار کرتے کہ رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کے متعلق صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان سے فرمایا کہ انہیں اپنے ساتھ سواریوں پر بٹھالیں۔[7]

چھوٹوں پر شفقت کے 9 انداز چھوٹے بچوں پر شفقت و مہربانی کے یہ انداز اختیار کیجئے: (1) بچوں کو اللہ پاک کی امانت سمجھ کر محبت بھرا سلوک کیجئے (2) انہیں پیار کیجئے (3) بدن سے لپٹائیے (4) کندھے پر چڑھائیے (5) ان کے ہنسنے، کھیلنے، بہلنے کی باتیں کیجئے (6) ان کا دل خوش کرنے کا لحاظ ہر وقت رکھئے (7) موسم کا نیا پھل اور میوہ اِن کو دیجئے کہ وہ بھی تازے پھل ہیں، نئے کو نیا مناسب ہے (8) کبھی کبھی اپنی گنجائش کے حساب سے انہیں کھانے، پہننے اور کھیلنے کے لئے شرعاً جائز چیزیں دیتے رہئے۔ نوٹ: بہلانے کیلئے جھوٹا وعدہ نہ کیجئے بلکہ بچے سے بھی وعدہ وہی جائز ہے جس کو پورا کرنے کا ارادہ ہو (9) اپنے چند بچّے ہوں تو جو چیز دیجئے سب کو برابر دیجئے نیز ایک کو دوسرے پر دینی فضیلت کے بغیر ترجیح نہ دیجئے۔[8]

(2) بڑوں کی عزّت نہ کرنے والا ہم میں سے نہیں حدیثِ پاک کا دوسرا حصہ بڑوں کی عزت کے حکم پر مشتمل ہے، جس میں فرمایا گیا کہ جو ہمارے بڑے کی عزّت نہ پہچانے وہ ہم میں سے نہیں۔

بڑوں میں جہاں والدین اور دیگر رشتے دار شامل ہیں وہیں ٹیچرز، علم، عہدے اور تجربے میں اونچے مقام پر فائز افراد بھی شامل ہیں اور اِن سب کو عزّت دینا اور مقام و مرتبے کا لحاظ رکھنا اسلامی تعلیمات کا اہم حصّہ ہے۔ ذرا تصّور کیجئے کہ جہاں بڑوں کی عزّت نہ کرنے کا رواج پڑ گیا ہو تو وہاں اولاد والدین کے سامنے زبان چلاتی، ہاتھ اُٹھاتی اور کہنا نہیں مانتی ہے، بوڑھے دادا، دادی، نانا، نانی کی نقل اُتار کر اور نصیحت نہ مان کر دل دکھاتی ہے بلکہ بسا اوقات تو اپنی شرارتوں سے اِن لوگوں کو نقصان بھی پہنچاتی ہے، عزّت نہ دینے کی بری عادت صرف گھر، خاندان اور رشتہ داروں پر ہی اثر انداز نہیں ہوتی بلکہ اِس بُری عادت کا نشانہ ٹیچرز، تجربہ کار لوگ، معاشرے کی باثر شخصیات بھی بن جاتی ہیں اور الزام تراشی، غیبت و چغلی وغیرہ کے ذریعے اُن کا برا چرچا کر کے اپنی دنیا اور آخرت دونوں خراب کرتے ہیں، اِس خراب عادت میں مبتلا افراد اتنے بے خوف ہو جاتے ہیں کہ شرعی احکام کا مذاق اُڑانے سے بھی باز نہیں آتے۔ ہم سب کو غور کرنا چاہئے کہ کہیں ہماری کسی بات یا کام سے کسی بڑے کی عزّت کو تو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا، اگر کسی بھی قسم کا کوئی اندیشہ ہو تو اُسے فوراً چھوڑ دیجئے کہ اِسی میں دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔

کس "بڑے" کی عزت کی جائے گی؟ یہ بات بھی ذہن میں رکھنا ضروری ہے کہ اسلام نے ہمیں اُنہی بڑوں کی عزت کرنے کا حکم دیا ہے جو بدمذہب نہ ہوں۔ اگر کوئی بڑا بدمذہب ہو تو اُس سے متعلق اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا یہ فرمان ہے: جو کسی بدمذہب کو سلام کرے یا اُس سے بکُشادہ پیشانی ملے یا ایسی بات کے ساتھ اُس سے پیش آئے جس میں اُس کا دل خوش ہو، اس نے اس چیز کی تحقیر کی جو اللہ پاک نے محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر اُتاری۔[9]

اسی طرح ایسا فاسق شخص کہ جس کا فسق سب پر آشکار ہو، اعلانیہ گناہوں کا ارتکاب کرتا ہو اس کی بھی دینی تعظیم نہیں کی جائے گی یعنی اسے امام، پیر یا رہنما و رہبر بنانے کی اجازت نہیں۔

معاشرتی بگاڑ کی وجہ اسلامی تربیت کی کمی ہے وہ دور بھی تھا کہ ہر مسلمان ایک دوسرے کی عزّت و حُرمت کا پاسدار، حُسنِ اَخلاق کا آئینہ دار، باادب و حَیادار اور سُنّتِ سرکار کی چلتی پھرتی یادگار ہوا کرتا تھا۔ مگر افسوس کہ اب ایسا ماحول بہت کم دیکھنے کو ملتا ہے۔ علمِ دین سے محرومی اور اچھی صحبت سے دوری کی بنا پر والدین اولاد کی نہ اسلامی تربیت کر رہے ہیں نہ بچّے ماں باپ کی خدمت کر رہے ہیں۔ ہماری بے ادبیاں اور بد لحاظیاں ہیں کہ جنہوں نے ہماری گھریلو اور مُعاشرتی اقدار کو برباد کر کے رکھ دیا ہے۔

آیئے! اسلامی تعلیمات کے بارے میں جاننے اور اُن پر دل و جان سے عمل پیرا ہونے کی نیتِ صادقہ کیجئے تاکہ ایسا اسلامی تربیتی نظام قائم ہو سکے جس کے تحت تمام لوگ عزت کی زندگی گزار سکیں۔

(1) ترمذی، 3/369، حدیث: 1927 (2) دلیل الفالحین، جز 3، 2/213 (3) شعب الایمان، 7/458، حدیث: 10981 (4) المطالب العالیہ، 7/570، حدیث: 3143 (5) فیض القدیر، 5/495، تحت الحدیث: 7693 ماخوذاً (6) شعب الایمان، 5/99، حدیث: 5935 (7) احیاء العلوم، 2/245 (8) فتاویٰ رضویہ، 24/453 ملخّصاً (9) تاریخ بغداد، 10/262۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ مولانا ابوبِلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 8 سوالات و جوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جا رہے ہیں۔

1 کیجے رضاؔ کو حشر میں خنداں مِثالِ گُل

سُوال: اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کے اِس شعر کی وضاحت فرما دیجئے:

اُن دو کا صَدقہ جن کو کہا میرے پھول ہیں
کیجے رضاؔ کو حشر میں خَنداں مِثالِ گُل

(حدائقِ بخشش، ص77)

جواب: "اُن دو" سے مُراد حضرتِ سیِّدُنا امام حَسن اور حضرتِ سیِّدُنا امامِ حُسین رضی اللہُ عنہما ہیں۔ بارگاہِ رسالت صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم میں اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ نے ان دونوں شہزادوں کا صَدقہ پیش کیا ہے کہ جن کو پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے اپنے "دو پُھول" فرمایا۔ (بخاری، 2/547، حدیث: 3753) خَنداں کے معنیٰ ہیں ہنستا ہوا، یعنی آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم اپنے ان دو پُھولوں کے صَدقے میں رضاؔ پر ایسا کرم کیجئے کہ رضاؔ بھی قیامت کے دِن پھول کی طرح مسکرا رہا ہو۔ (مدنی مذاکرہ، 11 محرم الحرام 1441ھ)

2 صَفَر کے مہینے میں گھر Shift کرنا کیسا؟

سُوال: کیا صَفَر کے مہینے میں کسی جگہ کام کروانا یا گھر Shift (تبدیل) کرنا جائز ہے؟

جواب: جہالت کے دور سے چلتا آرہا ہے کہ عوام ماہِ صَفَرُ المُظفَّر کو منحوس سمجھتے ہیں، حالانکہ پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا ہے: "وَلَا صَفَرَ یعنی اور صَفَر کوئی چیز نہیں ہے۔" (بخاری، 4/36، حدیث: 5757) اِس لئے یہ کہنا کہ "صَفَر میں یہ نہیں کرنا چاہئے یا وہ نہیں کرنا چاہئے" صحیح نہیں ہے۔ صَفَر کے مہینے میں گھر شفٹ بھی کر سکتے ہیں، سَفَر بھی کر سکتے ہیں، تعمیرات اور شادی بھی کر سکتے ہیں۔ (مدنی مذاکرہ، 29 محرم الحرام 1441ھ)

3 بار بار گاڑی یا گھر کا بلب خراب ہونا کیا جادو کی علامت ہے؟

سُوال: بار بار کسی کی گاڑی یا گھر کا بلب خراب ہوتا ہو تو کیا یہ جادو کی علامت ہے؟

جواب: یہ چیزیں تو ہوتی رہتی ہیں، ضروری نہیں کہ یہ سب جادو کی وجہ سے ہوتا ہو، اِتّفاق بھی ہو سکتا ہے۔ ایسا شخص جو یہ کہتا ہے کہ بار بار گاڑی یا بلب خراب ہو جاتا ہے، اُس سے پوچھا جائے کہ کتنی بار ایسا ہوا ہے؟ تو بولے گا کہ آج دوسری بار ہوا تھا۔ آج کل گفتگو میں مُبالغہ کرنا بہت عام ہو چکا ہے۔ کبھی کہیں گے کہ "سب لوگ بولتے ہیں" اُن سے پوچھو کہ کتنے لوگ بولتے ہیں؟ تو بعض اوقات ایک آدھ فرد ہی کا نام سامنے آتا ہے۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ "عوام میں یہ چرچا ہو رہا

ہے" پوچھا جائے کہ آپ نے کتنوں سے ایسا سُنا ہے؟ تو کہیں گے کہ ایک یا دو سے سنا ہے۔ یوں مُبالغہ بھی بہت کیا جاتا ہے۔ (مدنی مذاکرہ،4 محرمُ الحرام 1441ھ)

4 چہلُم سے پہلے گھر میں رنگ کروانا کیسا؟

سُوال: بعض لوگ کسی کا اِنتقال ہونے پر چہلُم سے پہلے گھر میں رنگ کرواتے ہیں، ایسا کرنا کیسا؟

جواب: اگر رنگ (Color) کروانے کی ضرورت ہو تو کرواسکتے ہیں۔ بعض لوگ رَمَضان شریف کی آمد سے قبل مسجد میں رنگ کرواتے ہیں، حالانکہ ضرورت نہیں ہوتی اور اِس کے اپنے شرعی مسائل بھی ہیں، یوں ہی رَمَضان شریف سے پہلے مسجد کو دھوتے ہیں اور خوب پانی بہاتے ہیں، حالانکہ ضرورتاً صرف پوچا بھی لگایا جاسکتا ہے۔ اِس لئے اگر ضرورت ہو تو رنگ بھی کروایا جائے اور دھویا بھی جائے، لیکن ضرورت نہ ہو تو پھر ایسا نہ کیا جائے۔ (مدنی مذاکرہ،4 محرمُ الحرام 1441ھ)

5 پردہ کرنے کا حکم دینے والا شوہر

سُوال: اگر بیوی کو پردہ کرنے کا کہا تو وہ کہتی ہے کہ "تم نے کہہ دیا، اپنا حق ادا کردیا" کیا اس کی یہ بات درست ہے؟

جواب: یہ بے باکی ہے کہ "تم نے اپنا حق ادا کردیا، مجھے میرے حال پر چھوڑ دو" وغیرہ۔ ایسی عورتوں کو اگر واقعی اُن کے حال پر چھوڑ دیا جائے اور خرچی بھی نہ دی جائے تو معلوم ہو کہ "کتنے بیسوں سَو ہوتے ہیں۔" ایسی عورتیں بسا اوقات پلّے بندھ جاتی ہیں اور اپنے شوہروں کو ایسے ایسے جوابات دے کر ناکوں چنے چبوا دیتی ہیں۔ ایسی بے باک عورتوں کو چاہئے کہ توبہ بھی کریں اور اپنے شوہر کا شکریہ بھی ادا کریں کہ انہیں ایسا نیک شوہر ملا جو پردہ کرنے کا بولتا ہے، ورنہ ایسی شکایتیں بھی بہت ملتی ہیں کہ شوہر بے پردَگی کا بولتے ہیں۔ بے پردَگی حَرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ شوہر کو چاہئے کہ بیوی کو سمجھائے اور بے پردَگی سے روکے۔ یقیناً سمجھانے والا مُحسِن اِحسان کرنے والا ہوتا ہے، اُس کو اِس طرح کے روکھے جوابات نہیں دینے چاہئیں۔ (مدنی مذاکرہ،2 محرمُ الحرام 1441ھ)

6 اگر بیوی غُصّہ کرتی ہو تو۔۔۔

سُوال: اگر بیوی ہر بات پر غصّہ کرتی ہو تو شوہر کو کیا کرنا چاہئے؟

جواب: تالی دو ہاتھ سے بجتی ہے۔ اگر بیوی واقعی غُصیلی ہے تو شوہر کو چاہئے کہ صبر کرے۔ لیکن اگر شوہر نے چلّا کر یہ بولا کہ "دیکھو! میں نے صبر کیا ہوا ہے، اب آگے مت بولنا" تو اِسے صبر نہیں کہا جائے گا بلکہ یہ تو غُصّے کا اِظہار ہے اور اِس سے بات مزید خراب ہوسکتی ہے، اِس لئے موقع کی مناسبت سے خاموش رہے اور آگے پیچھے ہٹ جائے۔ اکیلے اکیلے تو بیوی غُصّہ کرے گی نہیں، اور شاید یوں مُعاملہ خراب ہونے سے بچ جائے۔ (مدنی مذاکرہ،4 محرمُ الحرام 1441ھ)

7 گود بھرائی کی رَسم کا شرعی حکم

سُوال: شادی کے بعد عورت کی گود بھرائی کی رَسم کی جاتی ہے، کیا یہ اِسلام میں جائز ہے؟

جواب: اس رَسم میں ڈرائی فروٹ عورت کی گود میں ڈالے جاتے ہیں۔ اِس حوالے سے ایک قاعدہ ذہن نشین کرلیجئے کہ جو رَسم و رواج شریعت سے نہیں ٹکراتے اِسلام نے ان سے منع نہیں کیا۔ یہ رَسم بھی ایسی ہی رَسموں میں سے ہے لہٰذا اس میں کوئی حَرَج نہیں۔ اس بات کا خیال رکھا جائے کہ کسی قسم کی بے پردگی نہ ہو، نہ میوزک بجے اور نہ ہی تالیاں، ورنہ گناہ گار ہوں گے۔ نیز اس رَسم میں جو چیزیں گود میں ڈالی جائیں گی وہ حلال رہیں گی۔ (مدنی مذاکرہ،7 محرمُ الحرام 1441ھ)

8 مَدَنی چینل پر آیتِ سجدہ سُننے کا حکم

سُوال: مَدَنی چینل پر اگر Live آیتِ سجدہ سُنی تو کیا سجدۂ تلاوت واجِب ہو جائے گا؟

جواب: مدنی چینل یا کسی بھی چینل پر آیتِ سجدہ خواہ براہِ راست (Live) سُنی ہو یا ریکارڈنگ میں، سجدۂ تِلاوت واجِب نہیں ہوگا۔ (مدنی مذاکرہ،29 محرمُ الحرام 1441ھ)

دَارُالْاِفْتَاء اَهلِسُنَّت

دارُالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے چار منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

1 انتقال کے بعد آنے والی پنشن کی ملکیت کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ انتقال کے بعد آنے والی پنشن کس کی ملکیت ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

گورنمنٹ اداروں اور بعض کمپنیوں کی جانب سے اپنے ملازمین کے انتقال پر پنشن کے نام سے دی جانے والی رقم تنخواہ کا حصہ نہیں ہوتی اور مرنے والا اس کا مالک نہیں ہوتا، بلکہ حکومت یا کمپنی کی طرف سے عطیہ و انعام ہوتی ہے، لہٰذا وہ رقم مالِ وراثت نہیں بلکہ اسی کا حق ہے جس کے نام پر حکومت یا کمپنی جاری کرے، کسی ایک وارث کے نام پر جاری کرے تو صرف وہی مستحق ہوگا (جیسے مرحوم کی زوجہ زندہ ہو تو عموماً اسی کے نام جاری کی جاتی ہے لہٰذا وہی مالک ہوتی ہے) باقی ورثاء کا اس میں کوئی حق نہیں اور اگر بیوہ کے علاوہ بعض دیگر ورثاء کے لئے بھی مخصوص رقم جاری کی جائے تو جتنی رقم جس فرد کے لئے جاری کی گئی، اتنی رقم کا وہی فرد مستحق ہوگا اور جو مستحق ہے بعد قبضہ وہی مالک ہوگا۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبــــــــــــــــــــہ

مفتی فضیل رضا عطاری

2 تکلیف کی وجہ سے سجدے میں ناک کی ہڈی نہ لگانا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میرے ناک پر ایک دانہ نکلا ہے جو کافی تکلیف دہ ہے اور بالخصوص سجدے کی حالت میں ناک کی ہڈی لگانا بہت تکلیف کا باعث ہے، تو کیا میں بغیر ناک کی ہڈی لگائے سجدہ کر سکتا ہوں، اس سے میری نماز ہو جائے گی، نیز اس تکلیف کی وجہ سے جو نمازیں میں بغیر ناک کی ہڈی لگائے پڑھ چکا ہوں ان نمازوں کا کیا حکم ہوگا؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں جبکہ آپ کے لئے سجدے میں ناک کی ہڈی لگانا تکلیف کا باعث ہے، تو اس صورت میں سجدے میں ناک کی ہڈی لگائے بغیر بھی آپ کی نماز بلا کراہت ہو جائے گی اور جتنی نمازیں آپ نے اس تکلیف کی وجہ سے بغیر ناک کی ہڈی لگائے پڑھیں وہ بھی ہو گئیں، البتہ جب کوئی عذر نہ ہو تو ناک کی ہڈی زمین پر جمانا واجب ہے، اس کے بغیر نماز مکروہِ تحریمی ہوگی، اس نماز کو لوٹانا واجب ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبــــــــــــــــــــہ

مفتی فضیل رضا عطاری

3 قراءت کے دوران امام صاحب کو لقمہ دینے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ امام صاحب نے عشا کی پہلی رکعت میں سورۃُ القدر کی تلاوت کی اور غلطی سے دوسری آیت "وَمَآ اَدْرٰىكَ مَالَيْلَةُ الْقَدْرِ ﴿۲﴾" چھوڑ دی اور اس سے آگے قراءت کرنے لگے، نماز میں شریک، ایک نابالغ حافظ صاحب نے لقمہ دیا، امام صاحب نے، لقمہ لیکر غلطی درست کی، اور نماز مکمل کرلی، اب سوال یہ ہے کہ یہاں لقمہ دینے کا محل تھا یا نہیں؟ نیز کیا نابالغ لڑکا، لقمہ دے سکتا ہے؟

نوٹ: حافظ صاحب کی عمر گیارہ سال ہے، اور وہ درست طریقے سے افعال نماز ادا کرتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں آیت چھوٹنے کی وجہ سے، اگرچہ معنی میں کوئی خرابی پیدا نہیں ہوئی، لیکن چونکہ یہ قراءت میں غلطی تھی، لہٰذا یہاں لقمہ دینا منصوص ہونے کی وجہ سے درست تھا، اسی طرح لقمہ دینے والا نابالغ سمجھدار قریبُ البلوغ لڑکا ہے، جب نماز کے افعال درست طریقہ سے ادا کرلیتا ہے، تو اس کے لقمہ دینے کی وجہ سے بھی نماز میں کوئی خرابی پیدا نہیں ہوئی، اور نماز درست ادا ہو گئی۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــــــــــــــــہ
مفتی فضیل رضاعطاری

4 میت دفنانے کے لئے پُرانی قبر کھودنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بیان میں کہ میں گورکن ہوں، ہمارے پاس بہت سے لوگ جب قبر بنوانے آتے ہیں تو وہ اپنے پہلے سے فوت شدہ کسی مرحوم کی قبر کے پاس قبر بنانے کا کہتے ہیں، اب کبھی تو وہاں جگہ موجود ہوتی ہے تو ہم بنا دیتے ہیں اور کبھی وہاں جگہ نہیں ہوتی یا بالکل معمولی سی جگہ ہوتی ہے کہ جس میں نئی قبر نہیں بن سکتی تو اس صورت میں وہ کہتے ہیں کہ یہ جو پہلے بنی ہوئی قبر ہے اسے کافی عرصہ ہو چکا ہے، میت ختم ہو چکی ہو گی تو آپ اسی میں نئی قبر بنا دیں اور اگر کچھ جگہ موجود ہو تو کہتے ہیں باقی جگہ اس قبر سے لے لیں الغرض وہ پرانی قبر کھودنے کا مطالبہ کرتے ہیں تو کیا ان کے کہنے پر ہم پرانی قبر کھود سکتے ہیں یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

کسی مسلمان کی قبر بلاضرورت شرعی کھودنا، ناجائز و گناہ ہے، اگرچہ قبر پرانی ہو اور میت کی ہڈیاں گل گئی ہوں بلکہ اس کا سارا جسم خاک ہو چکا ہو، کیونکہ اس میں میت کی توہین و تحقیر ہے، جبکہ مسلمان میت کی توہین حرام ہے اور محض اقارب کے پڑوس میں دفن کرنا کوئی شرعی ضرورت نہیں کہ جس کی وجہ سے اس ناجائز کام کے ارتکاب کی اجازت ہو سکے لہٰذا صورتِ مسئولہ میں ان کا آپ سے یہ مطالبہ کرنا اور آپ کا اس پر عمل کرنا، ناجائز و گناہ ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُصَدِّق	مُجِیب
مفتی فضیل رضاعطاری	محمد سعید عطاری مدنی

انبیائے کرام ورُسُل عظام علیہمُ السّلام کے بعد اَمْر بِالْمَعْرُوْف وَنَہْی عَنِ الْمُنْکَر کا عظیم فریضہ اُمّتِ محمدیہ کے سپرد ہوا، صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان، تابعین وتبع تابعینِ عظام، اولیائے کاملین و علمائے ربّانیّین اس اہم فریضے کو بخوبی انجام دیتے رہے اور اب بھی اولیائے کرام وعُلمائے عظام اس اہم کام کو اپنے اپنے طور پر کررہے ہیں۔

اپنے بُزرگوں کے طریقے پر عمل کرتے ہوئے میرے شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی ضیائی دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے روکنے کا کام بہت پہلے شروع کردیا تھا اور پھر اولیائے کرام وعلمائے اسلام کے فیضان سے 2 ستمبر 1981ء کو دعوتِ اسلامی کی بنیاد رکھی گئی، امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کی دن رات کی مسلسل کوششوں، آپ کے مخلص ساتھیوں کی انتھک محنتوں اور آپ کے تقویٰ وپرہیزگاری کی بدولت اللہ پاک نے ایسا کرم کیا کہ دعوتِ اسلامی پھلنے پھولنے لگی، دنیا کے حریصوں کو نیکیوں کا اور علمِ دین کا حریص بنانے لگی، راہِ حق سے بھٹکے ہوؤں کو سیدھا اور سچا راستہ دکھانے لگی یہاں تک کہ غیر مسلموں کو دامنِ اسلام میں لانے لگی۔

کچھ عرصہ پہلے کی بات ہے کہ جلوسِ میلاد کے حوالے سے میں بینکاک میں تھا، ایک غیر مسلم نے میرے پاس آکر مجھ سے چند سوالات کئے، اللہ کی رحمت سے میں نے اسے جوابات دیئے تو اس نے اسلام قبول کرلیا۔ اسی طرح تھائی لینڈ میں ایک مرتبہ ہم گاڑی میں سفر کررہے تھے، میرے ساتھ جو وہاں کے میزبان تھے وہ راستہ بھول گئے، ایک بائک والے سے ہم نے راستہ پوچھا اور پھر آگے بڑھ گئے، میں نے اپنے میزبان سے کہا کہ اس شخص نے ہمیں راستہ بتایا ہے ہمیں اس کا

فریاد

اللہ کی رحمت ہے یہ دعوتِ اسلامی

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطّاری

شکریہ ادا کرنا چاہئے تھا، ہم نے گاڑی روک کر اس کا شکریہ ادا کیا تو اس نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے کہا کہ میں غیر مسلم ہوں، میں نے اسلامی بھائیوں سے کہا کہ ”اس نے ہمیں راستہ بتایا ہے لہٰذا ہمیں بھی اس کو راستہ بتانا چاہئے“ میں نے اسلام کے تعلق سے اس کے ساتھ بات چیت شروع کر دی، اتنے میں میرے ساتھ والے اسلامی بھائی گاڑی سے اُتر کر ملاقات کی مووی بنانے لگ گئے، ایک یا ڈیڑھ منٹ کی گفتگو کے بعد اس شخص نے کہا کہ مجھے کلمہ پڑھا کر مسلمان کر لیجئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! میں نے اسے کلمہ پڑھایا اور پھر گاڑی سے اتر کر اسے گلے لگایا۔ اور یہ سارا معاملہ کیمرے میں قید ہے۔ اس کے بعد راستے بھر ہم اللہ کی رحمت اور اس کی بے نیازی پر غور کرتے رہے اور ہمیں اس کی کرم نوازی کے بارے میں سوچ سوچ کر رونا آرہا تھا۔

یاد رکھئے! ایک حد تک بات اگرچہ یہ بھی ہے کہ خود مسلمانوں کی بے عملی غیر مسلموں کے اسلام قبول کرنے میں رُکاوٹ ہے مگر اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ ان کے ذہنوں میں اسلام اور مسلمانوں کے تعلق سے کچھ غلط باتیں پہنچی ہوئی ہیں، اگر انہیں اسلام کی درست معلومات پہنچ جائیں اور ان کے ذہنوں میں جو سوالات ہیں ان کے درست اور تسلی بخش جوابات انہیں مل جائیں تو اسلام قبول کرنے کے واقعات بڑھ سکتے ہیں۔

دعوتِ اسلامی کی برکت سے غیر مسلموں کے اسلام قبول کرنے کے واقعات تو آئے دن اَلْحَمْدُ لِلّٰہ سننے میں آتے رہتے ہیں اور یہ سلسلہ اللہ کی رحمت سے جاری ہے، ابھی پچھلے دنوں ہی کی بات ہے کہ مبلغینِ دعوتِ اسلامی کی چند ہفتوں کی کوششوں کی بدولت افریقی ملک ملاوی میں 2200 سے زائد افراد اپنا پُرانا باطل مذہب چھوڑ کر دائرۂ اسلام میں داخل ہو چکے ہیں۔ یقیناً کسی بے نمازی کا نمازی بن جانا، داڑھی مُنڈے شخص کا پوری ایک مٹھی داڑھی شریف کی مبارک سنت کو اپنے چہرے پر سجالینا، بے عمامہ شخص کا عمامہ باندھ لینا اور دیگر تقویٰ و پرہیز گاری والے کام اختیار کر لینا بڑی سعادت و نیکی والے کام ہیں، مگر کسی غیر مسلم کا اسلام کو قبول کر لینا، ایمان کی دولت کا اسے مل جانا بہت ہی بڑی سعادت کی بات ہے کہ ایمان لاتے ہی اس شخص کے سابقہ سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

اب تک جتنے بھی غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا اللہ پاک ان کا اور ہم سب کا ایمان سلامت رکھے، یہ لوگ اسلام قبول کرنے کے بعد آزمائشوں میں گھر کر یا شیطانی وسوسوں میں مبتلا ہو کر پھر پلٹ نہ جائیں اس کے لئے دعوتِ اسلامی نے باقاعدہ انسٹیٹیوشنز قائم کئے ہیں، دعوتِ اسلامی کا ایک پورا شعبہ ”فیضانِ اسلام“ اس پر کام کرتا ہے، نیو مسلمز (New Muslims) کو باقاعدہ دعوت دے کر اور ان سے وقت لے کر کچھ دنوں یا گھنٹوں پر مشتمل انہیں کوئی کورس کروایا جاتا ہے جس میں اسلام کی ضروری اور بنیادی باتیں انہیں بتائی اور سکھائی جاتی ہیں، اس دوران ان کا کھانا پینا اور رہنا فری ہوتا ہے اور باقاعدہ انہیں Hostel Facility دی جاتی ہے، اور یہ بہت ہی اہم کام ہے جو دعوتِ اسلامی کر رہی ہے، کیونکہ آپ بھی سنتے رہتے ہوں گے کہ فلاں نے اسلام قبول کیا اور فلاں نے اسلام قبول کیا مگر اس کے بعد کیا ہوا؟ اب قبولِ اسلام کے بعد خدانخواستہ اگر وہ اپنے سابقہ باطل مذہب کو اپنا لیتا ہے تو پھر مُرتَد کے احکام اس پر لاگو ہو جاتے ہیں، لہٰذا اللہ کی رحمت سے دعوتِ اسلامی کے ذمہ داران اس حوالے سے بہت حساس (Sensitive) رہتے ہیں۔

میری تمام عاشقانِ رسول سے **فریاد** ہے! اس فتنوں سے بھرے دور میں اسلام کا بول بالا کرنے والی پیاری تحریک دعوتِ اسلامی سے ہر دَم وابستہ رہئے، ہر طرح سے اس کے ساتھ تعاون کر کے اپنی قبر و آخرت کی بہتری کا سامان کیجئے۔ اللہ پاک ہم سب کا خاتمہ ایمان پر فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

نوٹ: یہ مضمون نگرانِ شوریٰ کی گفتگو وغیرہ کی مدد سے تیار کر کے پیش کیا گیا ہے۔

مراحلِ طلاق اور عورت پر اسلام کے احسانات

(دوسری اور آخری قسط)

مفتی محمد قاسم عطاری*

مراحلِ طلاق کی تفصیل کے ساتھ اب عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کے حوالے سے دینِ اسلام کی اُن تاکیدات و احکام پر ایک نظر ڈالیں کہ کس کس انداز میں عورت کی رِعایت اور اس کے حقوق کی حفاظت کی گئی ہے۔ چنانچہ ایک حکم تو یہ دیا کہ شوہر کو دو طلاقوں تک رجوع کا اختیار ہے اور جیسے ہی وہ تیسری طلاق دیتا ہے، اُس کا رجوع کا حق ختم ہو جاتا ہے اور عورت اپنے فیصلے میں آزاد ہے۔ اب اِس کے ساتھ مزید فرمایا کہ بیوی کو رکھنے یا چھوڑنے کے حوالے سے تمہارے پاس دو راستے ہیں۔ پہلا یہ کہ اچھے، اعلیٰ اور حسنِ معاشرت کے زریں اصولوں کے مطابق اُسے دوبارہ اپنی زوجیت میں رکھو اور دوسرا یہ کہ اچھے باوقار انداز سے چھوڑ دو۔ سُبْحٰنَ الله! کیسی خوب صورت تعلیم ہے کہ بہر صورت بیوی کے ساتھ اچھا سلوک ہی کرو۔

طلاق و رجوع کے موقع پر بعض لوگ نہایت گھٹیاپَن کا مظاہرہ کرتے ہیں کہ ایک یا دو طلاقوں کے بعد رجوع کر کے بیوی کو نکاح میں روک لیتے ہیں، تاکہ اُس پر ظلم و زیادتی کریں، اُسے مزید ستائیں، اُس کی زندگی اَجیرن بنائیں اور اُس کے ماں باپ، بہن بھائیوں کو مزید تنگ کریں۔ قرآن کی رُو سے یہ شیطانی حرکتیں، خدا کی حدوں کو توڑنے والے افعالِ بد ہیں۔ جب الله تعالیٰ نے یہ حد مقرر کی ہے کہ عورت پر ظلم نہیں کرنا، بلکہ اُسے اچھے طریقے سے رکھنا ہے، تو اِس حکم اور حد بندی کے باوجود شوہر کا بیوی کو ستانا، خدا کی حُدود پامال کرنا ہے، کیونکہ خدا کا فیصلہ اور طے کردہ حد یہ ہے کہ اگر رکھنا ہے تو بغیر تکلیف دیے "بِمَعْرُوْفٍ" یعنی اچھے طریقے سے رکھو اور اگر چھوڑنا ہی ہے تو ظلم و زیادتی اور طعن و تشنیع کے بغیر "بِاِحْسَانٍ" یعنی احسان کے ساتھ چھوڑ دو اور جہاں تک عورتوں کو تکلیف دینے کے لیے زَوْجِیَّت میں رکھنے کا تعلق ہے تو اِس بارے میں ذرا ربُّ العالمین کا غضب اور جلال ملاحظہ فرمائیں، سورۃُ البقرۃ میں فرمایا:

﴿وَ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ۪ وَّ لَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ وَ لَا تَتَّخِذُوْۤا اٰیٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ۙ وَّ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَ مَاۤ اَنْزَلَ عَلَیْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَ الْحِكْمَةِ یَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ﴾ ترجمہ: اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور وہ اپنی (عدت کی اختتامی) مدت (کے قریب) تک پہنچ جائیں تو اس وقت انہیں اچھے طریقے سے روک لو یا اچھے طریقے سے چھوڑ دو اور انہیں نقصان پہنچانے کے لیے نہ روک رکھو تاکہ تم (ان پر) زیادتی کرو اور جو ایسا کرے تو اس نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اللہ کی آیتوں کو ٹھٹھا مذاق نہ بنالو اور اپنے اوپر اللہ کا احسان یاد کرو اور اس نے تم پر جو کتاب اور حکمت اتاری ہے (اسے یاد کرو) اس کے ذریعے وہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ سب کچھ جاننے والا ہے۔ (پ2، البقرۃ: 231)

اللہ اکبر، حقیقت یہ ہے کہ اِس آیت میں بیان کردہ حقوقِ زوجہ کی رعایت و تاکید و شدت پر اگر گھنٹوں بھی لکھا جائے تو کم ہے

* نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی

www.facebook.com/MuftiQasimAttari/

کہ اللہ تعالیٰ نے کیسی تاکید کے ساتھ یہاں عورتوں سے اچھا سلوک کرنے کا حکم اور انہیں تکلیف دینے سے منع فرمایا ہے، چنانچہ فرمایا کہ جب عورتوں کو طلاق دے دو اور ان کی عدت ختم ہونے لگے، تو اچھے طریقے سے رکھ لو یا اچھے طریقے سے چھوڑ دو۔ یہ ہر گز حلال نہیں کہ بیوی کو تکلیف دینے اور نقصان پہنچانے کی شیطانی نیت کے ساتھ رجوع کرو اور اس مُوذِی ذہنیت کے ساتھ انہیں اپنے پاس روکو کہ "اب ذرا میں اِن کو بتاتا ہوں کہ میں کیا چیز ہوں اور اب میں ان کی ناک رگڑوا کر اور پاؤں کو ہاتھ لگوا کر چھوڑوں گا" اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یوں زیادتی نہ کرو، کیونکہ بیوی پر زیادتی حقیقت میں اپنی جان پر ظلم ہے کہ خدائی احکام کی خلاف ورزی کرکے شوہر خود کو جہنم کا مستحق بناکر اپنے اوپر ظلم کر رہا ہے۔

پھر فرمایا کہ " اور اللہ کی آیتوں کو ٹھٹھا مذاق نہ بنالو " یعنی عورتوں سے بدسلوکی، ایذاء وزیادتی اور انہیں نقصان پہنچانا اللہ کی آیتوں کو ٹھٹھا مذاق بنانا ہے، کیونکہ خدا نے تو یہ بیویاں تمہارے لیے حلال کیں، اور اُن کے حقوق پورے کرنے کا حکم دیا، اُن کے ساتھ شفقت اور پیار مَحبت سے پیش آنے کی تاکید فرمائی، اُن کے ساتھ حسنِ معاشرت اور عفو و درگزر کا رویہ اختیار کرنے کا طریقہ بتایا لیکن تم اِس رشتۂ زوجیت، بیوی اور اُس کے متعلقہ احکامات فراموش کرکے اپنی اَنانِیَّت، ضد، ہٹ دھرمی، خستِ طبع کی وجہ سے بیویوں پر ظلم کا راستہ اختیار کرو تو یہ خدائی حدود کو پامال کرنا اور خدا کی آیتوں کو مذاق بنانے کے برابر ہے۔

پھر فرمایا کہ اپنے اوپر اللہ کا احسان یاد کرو کہ تم نکاح کے وقت ایجاب و قبول کا ایک جملہ بولتے ہو اور خدا تمہارے لیے یہ عورتیں حلال کر دیتا ہے، کہ نکاح میں کیا ہوتا ہے؟ کون سا پہاڑ کھودنا پڑتا ہے؟ صرف چند جملے ہیں، جس کی وجہ سے خدا تمہارے لیے اُس چیز کو حلال کر دیتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان نہیں تو اور کیا ہے؟

پھر فرمایا کہ خدا کا یہ احسان بھی یاد کرو کہ اللہ نے تم پر کتاب اور حکمت اتاری جس میں تمہیں خوشگوار زندگی گزارنے کا طریقہ بتایا، پھر فرمایا کہ اِن سب ہدایات کو معمولی مت سمجھو کیونکہ یہ ساری کائنات کے خالق و مالک اور اَحکم الحاکمین کی طرف سے نصیحتیں ہیں جو وہ بندوں پر رحمت فرماتے ہوئے انہیں کرتا ہے۔

مزید فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ ہر چیز کو جانتا ہے۔ لہٰذا ایسا ہر گز نہیں کہ تم عورتوں پر ظلم کرو، اُنہیں تنگ کرو، پریشان کرو اور پھر یہ سمجھو کہ مجھے کوئی پوچھنے والا نہیں اور میں مفت کا فرعون بنا رہوں، میں جو چاہوں کروں، میں جیسے چاہوں، بیوی پر ظلم کروں، اُسے تنگ کروں، بیوی کے ماں باپ کو چوراہے میں رُسوا کروں اور دکھ پہنچاؤں، نہیں نہیں! فرمایا: اللہ ہر شے کو جانتا ہے اور وہ تم سے تمہارے ایک ایک عمل، ایک ایک حرکت کا حساب لے گا۔

اب دینِ اسلام کی تعلیمات میں طلاق کا اگلا مرحلہ ملاحظہ کریں کہ اگر بالآخر میاں بیوی میں حتمی جدائی ہو جائے تو عموماً دیکھنے میں یہی آتا ہے کہ شوہر کم ظرفی اور گھٹیاپن کا مظاہرہ کرنے کی کوشش کرتا ہے، جس کی کئی صورتیں ہوتی ہیں لیکن دینِ اسلام نے یہاں بھی عورت کی حمایت کی اور بتایا کہ طلاق کے بعد بھی شوہر پر بیوی کے کچھ حقوق باقی ہیں اور وہ یہ کہ شوہر کو حکم ہے کہ بیوی کے ساتھ کم ظرفی اور ہیچ پَن کا مظاہرہ نہ کرے، بلکہ باوقار رویہ اختیار کرے جس کی ایک واجب صورت یہ ہے کہ شوہر نے حالتِ زوجیت میں بیوی کو جو تحائف دیئے ہوں وہ اس سے واپس مانگنا شروع نہ کر دے، یہ حرام ہے چنانچہ فرمایا: ﴿وَلَا یَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّاۤ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ شَیْــٴًـا﴾ "اور تمہارے لیے جائز نہیں کہ تم نے جو کچھ عورتوں کو دیا ہو اس میں سے کچھ واپس لو" (پ2، البقرۃ: 229) یعنی ایسا نہ ہو کہ طلاق کے بعد شوہر حساب کتاب کرنے بیٹھ جائے کہ شادی پر ہمارا اتنا خرچہ ہوا تھا، فلاں موقع پر ہم نے اتنی رقم خرچ کی تھی، فلاں موقع پر بیوی کو یہ تحفہ دیا تھا، لہٰذا اب یہ ساری رقم بیوی یا اُس کے گھر والے ہمیں ادا کریں۔ شوہر کو حکم دیا گیا کہ یہ حرکتیں نہ کرے اور یہ اس کے لیے ہر گز جائز نہیں، بلکہ شوہر نے جو کچھ بیوی کو دے دیا، وہ اب بیوی کا ہے، شوہر کو اُس میں سے کچھ بھی واپس طلب کرنا حلال نہیں۔

دینِ اسلام کے اِن احکام کو ذرا دل کی گہرائیوں سے پڑھیں اور غور کریں کہ جب طلاق جیسے جدائی کے مرحلے میں دینِ اسلام قدم قدم پر عورتوں کے حقوق کی رعایت اتنے شان دار انداز میں کرتا ہے تو عام زندگی میں عورتوں کے ساتھ حسنِ سلوک کی کیسی خوبصورت تعلیم و تاکید ہوگی۔

دو جہاں کے والی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

گزشتہ سے پیوستہ

مولانا ابو الحسن عطاری مدنی*

پچھلے ماہ کے شمارے میں حدیثِ پاک "اَنَا اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ یعنی میں مؤمنین کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہوں۔"(1) کے معانی و مفاہیم کے تحت علمی اور عشق و محبت سے لبریز 5 نکات ذکر ہوئے، مزید نکات اس مضمون میں ملاحظہ کیجئے:

6 مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "اَوْلٰی" کے ایک معنٰی "زیادہ لائق" کے بھی ہیں یعنی حضور علیہ السّلام جان سے بھی زیادہ اطاعت کے لائق ہیں۔ اگر سردی کا موسم ہے، جان و دل چاہتے ہیں کہ پانی کو ہاتھ نہ لگاؤ، مگر رات میں غسل واجب ہوگیا، حکمِ سرورِ عالَم علیہ السّلام ہے کہ فجر کی نماز سے پہلے غسل کرلو۔ اب جان و دل کی بات نہ مانو بلکہ رسول علیہ السّلام کی اطاعت کرو، اور بات بھی یہ ہے کہ جس قدر احسانات حضور علیہ السّلام کے ہم پر ہیں وہ کسی کے بھی نہیں، موت کے بعد ہاتھ پاؤں بے کار، قیامت میں یہ ہی ہاتھ پاؤں خلاف گواہی دیں۔ مگر محبوب علیہ السّلام کا کرم زندگی، موت، قبر، حشر ہر جگہ شاملِ حال ہے۔ اسی طرح ماں باپ، قرابت دار کی محبتیں فنا ہونے والی ہیں، کہ قیامت میں کوئی پہچانے گا بھی نہیں، مگر حضور علیہ السّلام کسی جگہ فراموش نہیں فرماتے، اور جس قدر احسان زیادہ اسی قدر استحقاق (یعنی حقداری) زیادہ۔(2)

7 اَولیٰ کے ایک معنٰی مالک اور والی کے بھی ہیں۔ امامِ اہلِ سنّت اس معنٰی کی تفصیل اپنے رسالہ "اَلنُّوْرُ وَالضِّیَاء فِی اَحْکَامِ بَعْضِ الْاَسْمَاء" میں کچھ یوں فرماتے ہیں: "سچی کامل مالکیت وہ ہے کہ جان و جسم سب کو محیط اور جن و بشر سب کو شامل ہے، یعنی اَوْلٰی بِالتَّصَرُّف (تصرف کرنے کا ایسا مالک) ہونا کہ اس کے حضور کسی کو اپنی جان کا بھی اصلاً اختیار نہ ہو۔ یہ مالکیتِ حقہ، صادقہ، محیط، شاملہ، تامہ، کاملہ حضور پُرنور مَالِکُ النَّاس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بخلافتِ کبرٰی حضرتِ کبریاعَزَّوَعَلَا تمام جہاں پر حاصل ہے۔ قَالَ اللہُ تَعَالٰی: (اللہ تعالیٰ نے فرمایا:) ﴿اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ﴾ نبی زیادہ والی و مالک و مختار ہے، تمام اہلِ ایمان کا خود ان کی جانوں سے۔ وَقَالَ اللہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی (اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:) ﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ یَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِیَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْؕ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًاؕ﴾(3) نہیں پہنچتا کسی

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

مسلمان مرد نہ کسی مسلمان عورت کو جب حکم کردیں اللہ اور اس کے رسول کسی بات کا کہ انہیں کچھ اختیار رہے اپنی جانوں کا، اور جو حکم نہ مانے اللہ و رسول کا تو وہ صریح گمراہ ہوا۔

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: "اَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ میں زیادہ والی و مالک و مختار ہوں، تمام اہلِ ایمان کا خود ان کی جانوں سے۔"[4]

حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ولایتِ مُطْلَقَہ کو اپنے اوپر تسلیم نہ کرنے والے کے بارے میں امامِ اہلِ سنّت لکھتے ہیں کہ حضرت امامِ اَجل عارف بِاللہ سیّد سَہْل بن عبدُ اللہ تُسْتَری رضی اللہ عنہ پھر امام اجل قاضی عِیاض شفا شریف پھر امام احمد قسطلانی مواہبِ لدنیہ شریف میں نقلاً و تذکیراً پھر علامہ شہاب الدین خَفَاجی نسیم الریاض پھر علامہ محمد بن عبد الباقی زُرقانی شرح مواہب میں شرحاً و تفسیراً فرماتے ہیں: مَنْ لَّمْ يَرَ وِلَايَةَ الرَّسُوْلِ عَلَيْهِ فِيْ جَمِيْعِ اَحْوَالِهٖ وَلَمْ يَرَ نَفْسَهٗ فِيْ مِلْكِهٖ لَا يَذُوْقُ حَلَاوَةَ سُنَّتِهٖ جو ہر حال میں نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اپنا والی اور اپنے آپ کو حضور کا مملوک نہ جانے وہ سنّتِ نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حلاوت سے اصلاً خبردار نہ ہوگا۔[5]

فتاویٰ رضویہ شریف سے منقول اس کلام کا خلاصہ یہ ہے کہ حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اللہ پاک کے خلیفۂ اکبر ہیں، ربِّ کریم نے آپ کو تمام جہانوں کے اختیارات و کمالات اور مالکیت و بادشاہت سے نوازا ہے، اس لئے اہلِ ایمان پر بھی لازم ہے کہ خود کو حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مِلک جانیں اور مانیں کہ اسی میں برکت ہے، اسی میں کامیابی ہے۔ خود کو حضور کی مِلک سے باہر جاننے والا ایمان کی حلاوت نہیں پاسکتا اور حضور کے فرمان و فیصلہ کو تسلیم نہ کرنے والا کسی صورت فلاح نہیں پاسکتا۔

حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو مالک کہا جانا اور حضور کا اس پر انکار فرمانے کے بجائے کرم فرمانا بھی منقول ہے جیسا کہ امامِ اہلِ سنّت لکھتے ہیں:

حضرت اَعْشٰی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ خدمتِ اقدس حضور پُر نور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں اپنے بعض اقارب کی ایک فریاد لے کر حاضر ہوئے اور اپنی منظوم عرضی مسامعِ قدسیہ پر عرض کی (یعنی اپنی فریاد نظم کی صورت میں رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں عرض کی) جس کی ابتداء اس مصرع سے تھی:

ع یَامَالِكَ النَّاسِ وَدَیَّانَ الْعَرَبِ

(اے تمام آدمیوں کے مالک اور اے عرب کے جزا و سزا دینے والے)[6]

8 مفسرِ شہیر حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ نے "اَولٰی" کا ایک معنٰی "زیادہ قریب" بھی بیان کیا ہے چنانچہ فرماتے ہیں: نبی مسلمانوں سے زیادہ قریب ہیں، بمقابلہ ان کی جان کے۔ اور یہ معلوم ہے کہ دنیا میں سب سے زیادہ قریب ہماری جان ہے، اسی لئے اگر جسم کو ذرا بھی تکلیف پہنچ جاوے، تو روح کو خبر ہو جاتی ہے۔ اور جان سے بھی زیادہ قریب محمد رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہیں۔ اس سے مسئلہ حاضر و ناظر بھی حل ہوگیا کہ جان جسم کے ہر عضو میں حاضر و ناظر ہوتی ہے تو حضور علیہ السّلام ہر مسلمان کے پاس حاضر ہیں اور ناظر، اور مسلمان تو زمین و آسمان کے ہر گوشہ میں رہتے ہیں۔ کیوں کہ فرشتہ اور جنّ و انسان سب ہی میں مسلمان ہیں، تو حضور علیہ السّلام ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں۔

اسی لئے شیخ عبدُالحق محدث دہلوی رحمۃُ اللہِ علیہ نے لکھا کہ بہت سے فِرقے ہوئے اور ان میں بہت سے اختلافات بھی ہیں۔ مگر اس پر سب متفق ہیں کہ حضور علیہ السّلام ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں۔ اسی لئے التحیات میں ہر شخص ہی کہتا ہے "اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ" اے نبی آپ پر سلام۔ قبر میں ہر شخص کو حضور علیہ السّلام کا دیدار کرایا جاتا ہے، چاہے وہ کہیں بھی مرے، جب تنہا گھر میں جائے تو کہے کہ "اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُه" غرض کہ بہت سی آیات و احادیث اور اقوالِ فقہاء سے حضور علیہ السّلام کا حاضر و ناظر ہونا ثابت ہوتا ہے، اور بہت سے مسائل اس پر مبنی ہیں۔[7]

(1) بخاری، 4/320، حدیث: 6745 (2) شانِ حبیب الرحمٰن، ص153 (3) پ22، الاحزاب: 36 (4) بخاری، 2/77، حدیث: 2298، فتاویٰ رضویہ، 24/703 تا 704 (5) فتاویٰ رضویہ، 24/701، مواہب اللدنیۃ، 2/494، شرح زرقانی علی المواہب، 9/128 (6) فتاویٰ رضویہ، 24/703، مسند احمد، 2/644، حدیث: 6902، شرح معانی الآثار، 4/115، حدیث: 6872 (7) شانِ حبیب الرحمٰن، ص153 تا 154 ملتقطاً۔

مولانا ابو رجب محمد آصف عطّاری مدنی*

بڑوں کی بڑی بات
(Greatness of great Personalities)

سخت سردی کا موسم تھا، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ نمازِ مغرب کے بعد رُوٹین کے مطابق دروازے سے لوگوں کو رخصت کر رہے تھے کہ اپنے خدمت گار جناب ذکاءُ اللہ خان کو دیکھ کر فرمایا: آپ کے پاس گرم چادر نہیں ہے؟ وہ خاموش رہے تو اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے اس وقت جو گرم چادر اوڑھ رکھی تھی وہ انہیں دے کر فرمایا: اسے اوڑھ لیجئے، ذکاءُ اللہ خان نے بطورِ ادب حکم پر عمل کرتے ہوئے وہ چادر اوڑھ لی۔ اس واقعہ کے دو تین روز بعد اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کے لئے رُوئی لگی نئی گرم چادر تیار ہو کر آگئی، اُسے اوڑھتے ہوئے ابھی چند دن ہی گزرے تھے کہ ایک رات مسجد میں کوئی مسافر آیا جس نے اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ سے عرض کی کہ میرے پاس اوڑھنے کے لئے کچھ نہیں ہے، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے ایثار کرتے ہوئے وہ نئی چادر بھی اُس مسافر کو عطا فرما دی۔ (1)

محترم قارئین! عظمت و رفعت کی بُلندیوں تک پہنچنے والی شخصیات (Personalities) کے کارنامے تو عظیم اور تاریخی ہوتے ہی ہیں لیکن ان کا کردار (Character) بھی ایسا عظیمُ الشان ہوتا ہے جو عام انسانوں کو حیران کر دیتا ہے کیونکہ یہ شخصیات چھوٹی چھوٹی سمجھی جانے والی ایسی باتوں کا خیال بھی رکھتی ہیں جن کی طرف عام طور پر لوگوں کی توجہ نہیں ہوتی۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے: ”انسان محض بڑی بڑی باتوں کو سمجھ لینے سے ہی بڑا نہیں بنتا بلکہ اس کی عظمت اس وقت کامل ہوتی ہے جب وہ چھوٹی چھوٹی باتوں کو بھی سمجھنے لگتا ہے۔“ بزرگانِ دین جو ہمارے حقیقی رہنما (Real Leaders) ہیں ان کی زندگیوں میں آپ اس طرح کی کئی چیزوں کا مشاہدہ کریں گے۔

صَفَرُ المظفر کا مہینا امامِ اہلِ سنّت، اعلیٰ حضرت مولانا امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کے وِصال اور عُرس کا مہینا ہے، اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کے کریڈٹ پر قراٰن و حدیث، فقہ و اصولِ فقہ سمیت بہت سارے شعبوں (Departments) میں انفرادی طور پر اتنی ماہرانہ خدمات (Expert Services) ہیں کہ آج کمپیوٹر کے دورِ جدید میں ان خدمات کو محض دہرانے کیلئے بھی بہت بڑے بڑے ادارے کی ضرورت پڑے گی۔ ان اوصاف اور خدمات کی جھلکیاں (Highlights) آپ ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے بالخصوص صفرُ المظفر اور شوّالُ المکرم کے شماروں اور 100 سالہ عرس کے موقع پر شائع ہونے والے خاص نمبر ”فیضانِ امامِ اہلِ سنّت“ میں دیکھ سکتے ہیں۔ میں نے اپنے اس مضمون میں حیاتِ اعلیٰ حضرت کے انہی پہلوؤں کو بیان کرنے کا ارادہ کیا جن کا ذکر اوپر گزرا کہ ”بڑوں کی بڑی بات ہوتی ہے۔“ لیکن جب میں نے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے مولانا نواز عطّاری مدنی کے تعاون سے اعلیٰ حضرت کی روشن سیرت سے اس طرح کے واقعات (Stories)

* اسلامک اسکالر، رکن مجلس المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)، کراچی

جمع کرنے شروع کئے تو بہت کم وقت میں 50 سے زائد واقعات سامنے آگئے اور ہر واقعہ اعلیٰ حضرت کے بڑے پَن کی گواہی دے رہا تھا، دوسری طرف میرے پاس ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے صفحات محدود (Limited) تھے، لہٰذا فیصلہ کیا کہ کم از کم 7 واقعات اپنے انداز میں اس مضمون میں نقل کر دوں تاکہ عقیدتِ اعلیٰ حضرت رکھنے والوں کے دل خوش اور آنکھیں ٹھنڈی ہوں، چنانچہ:

1 سیّد زادے سے خدمت نہ کروائی جائے ایک کم عمر صاحبزادے گھریلو کاموں میں مدد کے لئے ملازم ہوئے، بعد میں معلوم ہوا کہ یہ سیّد زادے ہیں، اس لئے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے گھر والوں کو تاکید فرمادی کہ ان سے کوئی کام نہ لیا جائے کہ آلِ رسول ہیں، کھانا وغیرہ اور جس شے کی ضرورت ہو حاضر کر دی جائے اور جو تنخواہ طے ہوئی تھی وہ بطور نذرانہ پیش ہوتی رہے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ کچھ عرصہ کے بعد وہ صاحبزادے خود ہی تشریف لے گئے۔[2] (سادات کرام سے خدمت لینا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو گوارہ نہیں تھا اور سید صاحب بھی خود دار تھے جنہیں بغیر کام کاج کئے کھانا پینا پسند نہ آیا۔) (واقعی! قدر والے جانتے ہیں قدر سادات کی)

2 ہاتھ نبض پر نہیں دل پر ہوتا تھا امامِ اہلِ سنّت، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ جمعہ کے دن عوام میں تشریف فرما تھے، ایک صاحب نے دریافت کیا کہ اسمِ اعظم کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: ہر شخص کیلئے اسمِ عظم جُدا جُدا ہے۔ اس کے بعد حاضرین کی طرف دیکھنا شروع کیا اور ہر ایک سے بلا تکلف فرماتے جاتے تھے، یہ تمہارے لئے اسمِ اعظم ہے، تمہارے لئے اسمِ اعظم یہ ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اس مجمع (Crowd) میں صرف سیّد قناعت علی شاہ صاحب کے لئے اسمِ اعظم نہیں فرما پائے تھے کہ عصر کی اذان ہو گئی اور سب وہاں سے اُٹھ گئے۔ شاہ صاحب افسردہ تھے اور بار بار یہ اُمید لگاتے تھے کہ شاید اب اعلیٰ حضرت فرمائیں، شاید اب فرمائیں۔ یہاں تک کہ مغرب کی اذان ہوئی، تکبیر کہی گئی، اعلیٰ حضرت "حَیَّ عَلَی الْفَلَاح" پر وہاں سے اُٹھے اور مُصَلّے پر سیدھا قدم رکھا، اس وقت تو قناعت علی شاہ صاحب بالکل ہی مایوس ہو گئے اور دل میں خیال آیا کہ آج یہ پہلی مثال نظر آرہی ہے کہ میں رہا جاتا ہوں۔ اعلیٰ حضرت نے اس بات کو محسوس کر لیا اور تکبیرِ تحریمہ سے پہلے ان کی جانب رُخ کر کے فرمایا: سیّد صاحب! آپ کے لئے اسمِ اعظم "یَاخَالِقُ یَااللہ" ہے۔[3]

قارئین! یہ بات ایک اچھے رہنما (Leader) کے اوصاف میں سے ہے کہ اپنے فالوورز کو مایوس نہ ہونے دے، کاش! ہم دوسروں کے لئے بھی اتنے حساس (Sensitive) ہو جائیں جتنا خود کے لئے ہوتے ہیں۔

3 بارگاہِ رسالت میں حاضری دینے والوں کی عزت افزائی

جب کوئی صاحب حجِ بَیت اللہ شریف کر کے خدمت میں حاضر ہوتے تو عاشقِ صادق، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے پہلا سوال یہی ہوتا کہ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضری دی؟ اگر جواب ہاں میں ملتا تو فوراً ان کے قدم چوم لیتے۔ ایک بار ایک حاجی صاحب حاضر ہوئے، عادت کے مطابق پوچھا: سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضری ہوئی؟ انہوں نے روتے ہوئے عرض کی: ہاں حضور! مگر صرف دو دن قیام رہا، آپ نے قدم بوسی فرمائی اور ارشاد فرمایا: وہاں کی تو سانسیں بھی بہت ہیں، آپ نے تو بِحَمْدِ اللہ دو دن قیام کیا۔[4]

وہاں اک سانس مل جائے یہی ہے زیست کا حاصل
وہ قسمت کا دھنی ہے جو گیا دَم بھر مدینے میں

4 قورمے کا شوربہ پینے کے لئے میزبان سے اجازت مانگی

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ جبل پور (ہند) میں ایک تاجر حاجی اکبر خان کے یہاں دعوت میں گئے تو قورمہ پسند آیا، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے میزبان سے پوچھا: "خان صاحب! یہ قورمہ میں پی سکتا ہوں؟" خان صاحب نے ہاتھ جوڑ کر عرض کی: حضور! اجازت کی کیا حاجت ہے اور حاضر کر دوں گا۔ فرمایا: شوربہ ترکاری، روٹی چاول کے ساتھ کھانے کے لئے دستر خوان پر رکھا جاتا ہے پینے کیلئے نہیں، (مہمان کا اس کو) پینا صاحبِ خانہ (میزبان) کا مقصد نہیں ہوتا اس لئے اجازت کی ضرورت ہے۔[5]

قارئین! صاحبِ تقویٰ اگر صاحبِ فتویٰ بھی ہو تو خود پر اسی طرح حکمِ شرعی نافذ کرتا ہے کہ کہیں ریڈ لائن پر پاؤں نہ آجائے اور شریعت کی خلاف ورزی ہو جائے۔

وہ جس کے زہد و تقویٰ کو سراہا شان والوں نے
کہا یوں پیشواؤں نے ہمارے پیشوا تم ہو

5 طالبِ علم کو صدمے سے بچایا علمِ دین کے ایک طالبِ علم مقبول احمد خان نے کہیں سے تعویذ لیا، جسے خاص وقت "شرفِ آفتاب" میں سونے کی باریک پتری پر نقش کروانا تھا، اس نے سونے کا انتظام کرلیا، نقش کرنے والے بھی مل گئے لیکن شرفِ آفتاب کب ہوگا یہ معلوم نہیں تھا اور یہ وقت سال میں ایک ہی بار آتا تھا۔ اس نے اہلِ علم سے معلومات کیں تو پتا چلا کہ امامِ اہلِ سنّت، اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ اس فن میں ماہر (Expert) ہیں۔ چنانچہ اس طالبِ علم نے "ٹونک" سے اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمت میں خط بھیجا۔ خدا کی شان جس دن یہ خط بریلی شریف پہنچا، اس کے دوسرے ہی دن شرفِ آفتاب تھا۔ اگر اعلیٰ حضرت عام ڈاک کے ذریعے جواب بھیجتے تو وہ خط وقت گزرنے کے بعد بریلی سے ٹونک پہنچتا، اس وقت طالبِ علم کو جو صدمہ ہوتا اس کا اندازہ ہی کیا جاسکتا ہے، پھر اسے شرفِ آفتاب کے لئے ایک سال مزید انتظار کرنا پڑتا۔ لیکن ایک طالبِ علم کی اس تکلیف و صدمہ کا خیال فرماتے ہوئے اپنے خرچ پر تار (ایک طرح کی کوریئر سروس) کے ذریعے جواب دیا کہ کل نو بجے سے (شرفِ آفتاب) شروع ہوگا اور ایک رات دن رہے گا۔ ٹھیک وقت پر طالبِ علم کو "تار" مل گیا اور اس نے وقتِ مقررہ پر تعویذ کا نقش تیار کروالیا۔ اس طالبِ علم کے یہ احساسات ہیں کہ تعویذ کی انگوٹھی ہر وقت میرے ہاتھ میں رہتی ہے، جس وقت اس انگوٹھی کو دیکھتا ہوں اعلیٰ حضرت کی اس شفقت اور احسان کو یاد کرتا ہوں کہ ایک طالبِ علم کی ضرورت کا اُنہوں نے کس درجہ خیال رکھا ورنہ اکثر لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ معمولی غیر شناسا (اجنبی) آدمی جوابی لفافہ بھی بھیج دے تب بھی اس کو جواب دینے کی زحمت برداشت نہیں کی جاتی نہ کہ اپنے پاس سے (خرچہ کرکے) تار دینا اور یہ خیال کرنا وقت گزر جانے کے بعد اگر جواب دیا گیا تو کس کام کا؟ واقعی یہ بڑوں کی بڑی بات ہے۔[6]

تمہیں پھیلا رہے ہو علمِ حق اکنافِ عالم میں
امامِ اہلِ سنّت نائبِ غوثُ الوریٰ تم ہو

6 چغل خور کا وار ناکام بنا دیا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کے چھوٹے بھائی مولانا محمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنی اَہلیہ کو سونے کے کنگن بنوا کر دیئے، کسی چغلخور نے امامِ اہلِ سنّت رحمۃُ اللہِ علیہ سے شکایتاً اس بات کا ذکر کیا، تو آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اس "چغل خور محبتوں کے چور" کا وار ناکام کرتے ہوئے فرمایا: اگر ننّھے میاں (مولانا محمد رضا خان) نے یہ کَڑے اپنے مال سے بنوائے ہیں تو مجھے خوشی ہے کہ اللہ کریم نے ان کو اتنا مال عطا فرمایا اور اگر میرے مال سے بنوائے ہیں تو مجھے خوشی ہے کہ ننھے میاں نے میرے مال کو اپنا مال سمجھا۔[7] قارئین! کیا ہی خوب انداز ہے اور کیا ستھرا کردار ہے، واقعی امامِ اہلِ سنّت نے بڑا بھائی ہونے کا حق ادا فرمایا کہ اپنے بھائی کے بارے میں محبت بھرے جذبات کا اظہار کیا جبکہ دوسری طرف ہم موجودہ معاشرتی حالات پر غور کریں تو ہر دوسرے گھر میں چغل خوری نے فساد کروائے ہیں اور بھائی بھائی کا تو کیا اولاد اور ماں باپ بھی باہم دشمن بنے ہوئے ہیں۔

7 گھریلو ملازمین کو نکالا نہ جاتا اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کے بھانجے مولانا حسنین رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کی دی ہوئی معلومات کے مطابق اعلیٰ حضرت کے گھر کے ملازم اگر کام کاج کے قابل نہ رہتے تب بھی نکالے نہ جاتے بلکہ خود گئے یا یہیں مرض الموت میں مبتلا ہوئے اگر گھر والے اُنہیں لے گئے تو ان کی وفات پر تنخواہ روزِ رحلت (یعنی یومِ وفات) تک کی ادا کی گئی اور جو کچھ امداد ہو سکی وہ کی گئی، کسی (ملازم) کا نکالا جانا مجھے یاد نہیں۔[8]

قارئین! میں جو واقعات یہاں نقل نہ کرسکا وہ کہیں زیادہ ہیں، انہیں بعد میں کسی عنوان کے تحت بیان کرنے کی نیت ہے۔ اللہ پاک ہمیں فیضانِ اعلیٰ حضرت سے مالا مال فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) حیاتِ اعلیٰ حضرت، ص130، 131 ملخصاً (2) حیاتِ اعلیٰ حضرت، ص179 ملخصاً (3) حیاتِ اعلیٰ حضرت، ص266، 267 ملخصاً (4) حیاتِ اعلیٰ حضرت، ص193 ملخصاً (5) اکرام امام احمد رضا، ص96، 97 ملخصاً (6) حیاتِ اعلیٰ حضرت، ص114 تا 116 ملخصاً (7) امام احمد رضا خان کی نعتیہ شاعری، ص37 ملخصاً (8) سیرتِ اعلیٰ حضرت، ص146 ملخصاً۔

TIME MANAGEMENT پانچویں اور آخری قسط

نظام الاوقات کی اہمیت

مولانا محمد آصف اقبال عطّاری مَدَنی*

ہم اس کائنات کو دیکھتے ہیں تو ایک عظیم نظام دیکھ کر عقل حیرت کے سمندر میں غوطے کھانے لگتی ہے، ہمیں ہر شے وقت کے ساتھ جڑی نظر آتی ہے۔ چاند کی منزلیں ہوں یا سورج کا طلوع و غروب، رات کا آنا جانا ہو یا دن کا آغاز و اختتام تمام چیزیں جہاں ایک خدا کے وجود کا پتا دیتی ہیں وہیں وقت کی تنظیم کی ضرورت واہمیت کو اجاگر کرتی ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿لَا الشَّمْسُ یَنْۢبَغِیْ لَهَاۤ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَ لَا الَّیْلُ سَابِقُ النَّهَارِؕ-وَ كُلٌّ فِیْ فَلَكٍ یَّسْبَحُوْنَ(۴۰)﴾ ترجَمۂ کنزُ الایمان: سورج کو نہیں پہنچتا کہ چاند کو پکڑ لے اور نہ رات دن پر سبقت لے جائے اور ہر ایک ایک گھیرے میں پیر رہا ہے۔(1)

یعنی سورج اور چاند میں سے ہر ایک کے ظاہر ہونے کے لئے ایک وقت مقرر ہے، سورج کے لئے دن اور چاند کے لئے رات۔ رات اور دن دونوں معیّن حساب کے ساتھ آتے جاتے ہیں، کوئی ان میں سے اپنے وقت سے قبل نہیں آتا۔(2)

اللہ تعالیٰ دن اور رات کے بارے میں فرماتا ہے: ﴿وَ مِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ وَ النَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِیْهِ وَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ(۷۳)﴾ ترجَمۂ کنزُ العرفان: اور اس نے اپنی رحمت سے تمہارے لیے رات اور دن بنائے کہ رات میں آرام کرو اور دن میں اس کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم (اس کا) شکر ادا کرو۔(3) اس سے معلوم ہوا کہ کمائی کے لیے دن اور آرام کے لیے رات مقرر کرنی بہتر ہے۔ رات کو بلاوجہ نہ جاگے، دن میں بیکار نہ رہے، اگر معذوری (یعنی مجبوری) کی وجہ سے دن میں سوئے اور رات کو کمائے تو حرج نہیں جیسے رات کی نوکریوں والے ملازم وغیرہ۔(4)

قراٰنِ کریم کے علاوہ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے شیڈول سے بھی وقت کی تقسیم کاری کی اہمیت واضح ہوتی ہے جیسا کہ تیسری قسط میں گزر چکا ہے، پھر ہم دیکھتے ہیں کہ اکثر بنیادی عبادات کا بھی وقت مقرر ہے، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، قربانی وغیرہ سب میں تنظیم اوقات پائی جاتی ہے۔ اس میں ہمارے لیے یہ سبق ہے کہ ہم بھی اپنے وقت کو ترتیب دیں اور شیڈول بنا کر زندگی گزاریں۔ آج بہت سے لوگ وقت کی کمی اور مصروفیات کی زیادتی کا یوں شکوہ کرتے نظر آتے ہیں کہ ”آج کل تو مصروفیات اتنی بڑھ گئی ہیں کہ اگر دن رات کے 24 گھنٹے بھی کام میں صرف کر دیں تب بھی کام پورا ہونے کا نام نہیں لیتے۔“ مگر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ دوسری جانب ایسے افراد بھی ملیں گے جو انہی 24 گھنٹوں میں اپنی روزمرہ کی تمام کاروباری، دفتری، گھریلو اور دینی مصروفیات کو نہ صرف پورا کرتے ہیں بلکہ ان کی زندگی میں کوئی افراتفری بھی نظر نہیں آتی۔ دراصل یہ وقت کی تقسیم کاری کا کمال و برکت ہے۔

نظام الاوقات کے اصول: بعض اصول ایسے ہیں کہ اگر ہم انہیں اپنالیں تو اپنے اوقات کو منظم کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے اور ذہنی انتشار سے نجات حاصل کر لیں گے، نظام الاوقات کے وہ اصول درج ذیل ہیں: 1 اپنے کاموں میں سنجیدگی کو اپنائیں، اس کی اہمیت سے کوئی بھی عقل مند انکار نہیں کر سکتا 2 مناسب منصوبہ بندی (Planning) کریں کہ کس وقت میں کون سا کام کرنا ہے؟ ورنہ بے ترتیبی کے ساتھ جہاں کام صحیح نہیں ہو پاتا وہاں بہت سا وقت بھی ضائع ہو جاتا ہے 3 ایک وقت میں ایک کام کیا جائے، کیونکہ ٹائم مینجمنٹ کا ایک بنیادی اصول ہے کہ ایک وقت میں ایک کام پر توجہ دی جائے تو اُسے بہتر اور تیزی سے سر انجام دیا جا سکتا ہے 4 ہر کام پورا کرنے کا ایک

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ تراجم، المدینۃ العلمیہ کراچی

وقت مقرر کیا جائے یعنی ہدف بنا کر کام کیا جائے کہ ”مجھے اتنے منٹ / گھنٹوں / دنوں / مہینوں یا سالوں میں یہ کام مکمل کرنا ہے۔“ مگر اس وقت میں اتنی لچک ضرور ہو کہ وہ کام اس میں پورا ہو سکے۔ خلاصہ یہ کہ نظامُ الاوقات مقرر کرتے ہوئے کام کی نوعیت اور کیفیت کو لازمی پیشِ نظر رکھیں 5 بعض اوقات ایک وقت میں دو کام آسانی سے کئے جاسکتے ہیں لہٰذا ایسے وقت کو ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہئے جیسے ڈرائیونگ کرتے / آفس جاتے / ورزش کرتے وقت اپنے موبائل سے تلاوت و ترجمہ سن سکتے ہیں، اور اد و وظائف پڑھ سکتے ہیں، ذکر و درود کر سکتے ہیں یا کوئی بیان یا نعت سن سکتے ہیں 6 آنے والے کل کا اہم ترین کام آج ہی سوچ لیں اور اگلے دن اُسے دوسرے کاموں سے پہلے مکمل کریں 7 اہم اور علمی کاموں کو صبح کے وقت انجام دیں کہ اس وقت تازگی زیادہ ہوتی ہے، حدیث پاک میں ہے: رزق اور حاجتوں کی طلب دن کے آغاز میں کرو کیونکہ صبح کے وقت میں برکت اور کامیابی ہے۔(5) نیز صبح کا وقت باعثِ برکت ہوتا ہے، حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس کے لئے یوں دعا فرمائی: اے اللہ! میری اُمّت کے لئے صبح کے اوقات میں برکت عطا فرما۔(6) حکیمُ الامت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہ علیہ نے اس کی شرح یوں کی ہے: یعنی (اے اللہ!) میری اُمّت کے تمام اُن دینی و دنیاوی کاموں میں برکت دے جو وہ صبح سویرے کیا کریں۔ جیسے سفر، طلبِ علم، تجارت وغیرہ۔(7) 8 بعض بڑے کام ایک ساتھ نہیں ہوسکتے لہٰذا ایسے کاموں کو چھوٹے چھوٹے حصوں میں بانٹ لیں 9 حساس اور اہم ترین کام کرتے وقت انٹرنیٹ اور موبائل فون وغیرہ بند کر دیں تاکہ توجہ نہ بٹے 10 ایک آدھ میسج / ای میل سے بات نہ بنے تو وقت ضائع کرنے کے بجائے فون اٹھائیں اور بات ختم کریں 11 کچھ لوگ اِن باکس کو اپنی ”ٹوڈو لسٹ“ بنالیتے ہیں (یعنی کرنے والے کاموں کی فہرست الگ نہیں بناتے)، ایسا نہ کریں بلکہ ان باکس سے باہر نکلیں، اپنے ٹاسک / کرنے والے کام الگ رکھیں اور ان باکس کی لسٹ کا پرنٹ نکال لیں یوں آپ کا ”فوکس“ ایک چیز پر رہے گا 12 ای میل میں ایکشن آئٹمز (کرنے والے کاموں کی فہرستوں) اور ریفرنس آئٹمز (بوقتِ ضرورت کام آنے والی چیزوں) کے الگ الگ فولڈرز بنائیں اور یہی طریقہ اپنے لیپ ٹاپ / کمپیوٹر ڈیٹا کے لئے بھی اپنائیں کہ ہر چیز کا فولڈر الگ ہو اور ڈیٹا کی حفاظت کے لئے ایکسٹرنل ہارڈ ڈسک/یو ایس بی کا استعمال کریں 13 کام کے دوران ہر دو گھنٹے بعد چند منٹ کا وقفہ / بریک ضرور ہونا چاہئے (کمپیوٹر پر کام کرنے والے ہر 20 سے 25 منٹ بعد چند سیکنڈز کے لئے اپنی نظریں اسکرین سے ہٹالیا کریں) 14 رات دیر تک کام کرنے والوں کو چاہئے کہ رات میں آرام کریں اور صبح جلدی اٹھ کر وہ کام پورا کرلیں۔

کوشش کریں کہ صبح اٹھنے کے بعد سے لیکر رات سونے تک سارے کاموں کے اوقات مقرّر ہوں مَثَلاً اتنے بجے تہجد، علمی کام، مسجد میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت نمازِ فجر (اسی طرح دیگر نمازیں)، ناشتہ، روزگار (آفس یا شاپ یا پھر کالج و یونیورسٹی)، دوپہر کا کھانا، گھریلو معاملات، شام کی مصروفیات (اکیڈمی / ٹیوشن)، اچھی صحبت، (اگر یہ میسر نہ ہو تو تنہائی کہیں زیادہ بہتر ہے)، محدود پیمانے پر ضروری ملاقاتوں وغیرہ کے اوقات متعین کرلئے جائیں۔ جو لوگ اس کے عادی نہیں ہیں، ممکن ہے انہیں شروع میں کچھ دشواری پیش آئے۔ پھر جب عادت پڑ جائے گی تو اس کے فائدے، برکتیں اور منافع خود ہی ظاہر ہو جائیں گی۔ اِن شآءَ اللہ! نظامُ الاوقات کے بعض فوائد حسبِ ذیل ہیں:

نظامُ الاوقات کے فوائد: 1 اوقات کے ڈسپلن سے ترجیحات (Priorities) متعین کرنا آسان ہو جاتا ہے 2 اہم اور غیر اہم کاموں کی درجہ بندی ہو جاتی ہے 3 اہم کام بروقت اور درست طریقے پر انجام پاتے ہیں 4 اطمینان نصیب ہو گا اور کم وقت میں زیادہ کام کیا جاسکے گا کیونکہ اس وقت دوسرے کام پر توجہ نہیں ہوگی 5 شیڈول بنانے کی وجہ سے ٹائم بچے گا اور مزید نئے نئے کاموں کا عزم و حوصلہ ملے گا 6 وقت طے ہونے کی وجہ سے لوگوں سے کئے گئے وعدے پورے ہوں گے، ورنہ جو وقت پر پیمنٹ نہ کریں / آرڈر پورا نہ کریں یا ڈلیوری نہ دیں تو ایسوں کے کاروبار سخت متاثر ہوتے ہیں 7 لوگوں سے ملاقات کا وقت خاص ہو گا جس کی بدولت بے وقت ملاقاتوں سے آرام ملے گا 8 زندگی کا مقصد بنانے میں مدد ملے گی اور 9 زندگی میں مشکلات کم اور آسانیاں زیادہ ہو جائیں گی وغیرہ وغیرہ۔

---

(1) پ23، یٰس: 40 (2) ماخوذ از خزائن العرفان، ص820، پ23، یٰس، تحت الآیۃ: 40 (3) پ20، القصص: 73 (4) نور العرفان، ص629، پ20، القصص، تحت الآیۃ: 73 (5) جامع الصغیر، ص187، حدیث: 3123 (6) ترمذی، 3/6، حدیث: 1216 (7) مراٰۃ المناجیح، 5/491۔

مولانا محمد نواز عطاری مدنی*

قادیانیوں کے ہتھکنڈے

انسان کی دنیا و آخرت کی بھلائی اور کامیابی اسلام پر ثابت قدم رہنے اور اس کے احکام پر عمل کرنے میں ہے، دینِ اسلام کا مسلّمہ نظریہ اور عقیدہ ہے کہ ہمارے پیارے نبی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اللہ پاک کے سب سے آخری نبی ہیں، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے تشریف لانے کے بعد آپ کے زمانے میں بھی کوئی نیا نبی نہیں آسکتا اور نہ ہی آپ کی وفاتِ ظاہری کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی آئے گا۔ دشمنانِ اسلام شروع ہی سے اسلام، پیغمبرِ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف طرح طرح کی سازشیں کرتے اور اسلام کو کمزور بلکہ مَعاذَ اللہ اسے جڑ سے ختم کرنے کے لئے مختلف ہتھکنڈے استعمال کرتے چلے آرہے ہیں، پچھلے کچھ عرصے سے ان کے ہتھکنڈوں میں سے ایک ہتھکنڈہ "قادیانیت" کو فروغ دینا بھی ہے، بلکہ ایک رپورٹ کے مطابق اس وقت دنیا بھر میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جو Lobby سب سے زیادہ متحرک ہے وہ قادیانیوں ہی کی لابی ہے۔ یہ لوگ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی کہتے ہیں اور جو لوگ اس کے ماننے والوں میں سے اس کے ساتھ ہوتے تھے انہیں صحابہ اور اس کی بیویوں کو ازواجِ مطہرات اور امہات المؤمنین کہتے ہیں۔ (استغفر اللہ العظیم، الامان والحفیظ)

خوب یاد رکھئے کہ قادیانیت اسلام کا کوئی فرقہ، جماعت یا گروہ نہیں بلکہ سراسر فتنہ ہی فتنہ اور شر ہی شر ہے۔

یہ لوگ مسلمانوں کو جن طریقوں اور ہتھکنڈوں سے ورغلاتے ہیں ان ہتھکنڈوں میں سے چند یہ ہیں: کسی بھی جگہ پر لوگوں کو میڈیکل کی فیسلیٹی دے دینا، کھانے پینے کی اشیاء مہیا کر دینا، رفاہِ عامہ کے کام کروانا، لوگوں کو کاروبار اور مختلف مہنگے ممالک کے ویزے دلانا وغیرہ۔ شروع شروع میں اس طرح کے مختلف ناموں پر یہ لوگوں کو اپنے قریب کرتے ہیں اور پھر قادیانیت کے زہر سے بھرا ہوا انجکشن انہیں لگا دیتے ہیں۔ چونکہ عام عوام کو دین کا علم نہیں ہوتا، اس اِرتداد اور کفر کی طرف جانے والے زیادہ تر وہی ہوتے ہیں جو دین سے جاہل ہوتے ہیں، البتہ جو دین سے واقف ہوتے ہیں اور علمائے حق

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

کی صحبتوں سے فیض یافتہ ہوتے ہیں وہ اپنے عقائد سے آگاہ ہوتے ہیں چنانچہ وہ اللہ کی رحمت سے قادیانیوں کے فریب سے بچ جاتے ہیں اور ان کے دھوکوں کو بھی پہچان لیتے ہیں، لیکن اگر انسان دین سے جاہل ہو اور مال کی محبت اس میں غالب ہو تو پھر وہ اس فتنے کا جلد شکار ہو سکتا ہے۔ علمِ دین سے دُوری اور مال کی محبت یہ دو چیزیں مل کر انسان کو تباہ کر دیتی ہیں۔

یاد رکھئے! دین اور ایمان کا معاملہ اس قدر حسّاس (Sensitive) ہے کہ حالتِ اکراہ کے بغیر جو بندہ بھی زبان سے اپنے آپ کو عیسائی (کرسچین)، یہودی، قادِیانی یا کسی بھی کافِر و مُرتد گروہ کا "فرد" بول دے یا لکھ دے یا لکھوا دے شریعتِ اسلامیہ کی رُو سے اس پر حکمِ کفر ہی لگے گا۔

قراٰنِ کریم کے پارہ 22 سورۃُ الاحزاب کی آیت نمبر 40 میں واضح طور پر ہمارے پیارے نبی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو "خاتَمُ النَّبِیّٖن" فرمایا گیا ہے۔ کثیر احادیثِ کریمہ، صحابۂ کرام، تابعین عظام اور ساری امت کے علما و فقہا کے ارشادات سے یہ واضح ہے کہ خاتَمُ النَّبِیّٖن کا معنیٰ "آخری نبی" ہے بلکہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ظاہری حیات اور آپ کے بعد خلیفۂ اوّل جنابِ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں تمام صحابۂ کرام کا اسی معنیٰ پر عملی اجماع رہا اور ان الفاظ کا ترجمہ صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان سے لے کر اب تک مسلمانوں نے یہی سمجھا ہے، مگر قادیانی صحابۂ کرام سے لے کر اب تک کے تمام تر مسلمانوں کو غلط کہتے ہوئے ان الفاظ کا ترجمہ ایسا کرتے ہیں ہے جو پوری تاریخ اسلام میں کسی نے بیان نہیں کیا، اور نہ ہی وہ عربی زبان اور عربی اسلوب کے موافق بنتا ہے، پوری امت کو غلط کہہ کر قراٰنِ کریم کی کسی آیت کا ایک نیا معنی اور ایک نئی تشریح لے کر آنا ہی ضلالت و گمراہی کا دروازہ ہے، بڑے بڑے فتنے اسی وجہ سے پیدا ہوئے اور ہوتے ہیں۔

دنیا جانتی ہے کہ مرزا قادیانی نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا تھا مگر فی زمانہ قادیانیوں کے ہتھکنڈوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ دینِ اسلام سے متعلق تھوڑی بہت معلومات رکھنے والا شخص جب ان کے قریب ہوتا ہے تو یہ لوگ شروع شروع میں اس سے کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نے نبی ہونے کا دعویٰ تھوڑی کیا تھا، وہ تو مجدد تھے، مسیح تھے، وہ تو مسیحِ موعود تھے، وہ تو مہدی تھے، اور پھر جب باری آتی ہے بیعت کی تو اس وقت یہ لوگ اس سے بیعت میں یہ الفاظ بھی دہرواتے ہیں کہ "مرزا کو میں مانتا ہوں اور جو اُسے نہ مانے میں اسے کافر سمجھتا ہوں"، بلکہ خود مرزا نے بھی کئی جگہ لکھا ہے کہ "جو مجھے نہیں مانے گا وہ کافر ہے۔"

انتہائی بدنصیب ہوتے ہیں وہ لوگ جو دنیا کے لالچ، باہر ملکوں کے ویزے یا نیشنلٹی کے لئے خود کو کاغذات میں قادیانی یا کسی بھی دوسرے مذہب کا فَرد ظاہر کرتے ہیں اور گلے میں کفر کی لعنت کا طوق ڈال لیتے ہیں۔

اے عاشقانِ رسول! اپنے ایمان کی حفاظت کی فکر کیجئے، میرے شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کی کتاب "کُفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب" خود بھی پڑھئے اور دوسروں کو بھی پڑھنے کا ذہن دیجئے، عقیدۂ ختمِ نبوت کے تحفظ کے لئے اپنی کوششوں کو تیز کر دیجئے، اپنی اولاد، اپنے گھر والوں اور جہاں تک آپ سے ہو سکے اس عقیدے کو اچھے انداز سے پہنچایئے، اپنے پیارے اور آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے اپنی محبت کو مزید بڑھایئے، قادیانیوں کے ہتھکنڈوں سے بچئے، احادیثِ طیبہ کے مطابق یہ فتنوں کا دروازہ بند نہیں ہو گا، آج قادیانیت کا فتنہ ہے تو کل کوئی اور فتنہ سَر اُٹھالے گا، لہٰذا عقیدے کے حوالے سے اپنا اور اپنی نسلوں کا تحفظ کیجئے اور دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ اللہ پاک ہمیں اور ہماری نسلوں کو ہر طرح کے فتنے سے محفوظ فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تحفظِ عقیدۂ ختمِ نبوت میں عُلما کا کردار

مولانا ابو محمد عطاری مدنی*

مسلمانوں کا واضح اور مسلمہ عقیدہ ہے کہ حضرت محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اللہ پاک کے آخری نبی ہیں، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے زمانے میں یا آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔

حضور خاتم النبیّن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا آخری نبی ہونا قراٰن و حدیث سے ثابت ہے اور اس پر تمام صحابہ و تابعین، تبع تابعین، سلف صالحین، علمائے کاملین و مسلمین کا اجماع و اتفاق ہے۔

اگر کوئی حضور خاتم النبیّن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو آخری نبی نہ مانے یا حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے آخری نبی ہونے میں ذرہ برابر بھی شک کرے یا طرح طرح کے بہانے بنا کر حضور خاتم النبیّن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد کسی اور کو بھی نبی مانے تو وہ کافر و مُرتد ہو کر دائرۂ اسلام سے نکل جاتا ہے۔

عقیدۂ ختمِ نبوت کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حیاتِ مبارکہ ہی میں ایسے بدبخت سامنے آگئے تھے جنھوں نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا اور حُضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کے قتل کا حکم دیا۔ مختلف اَدوار میں جھوٹے مُدعیانِ نبوت کا یہ سلسلہ چلتا رہا اور ان کی سرکوبی بھی کی جاتی رہی یہاں تک کہ انیسویں صدی کے آخری سالوں میں قادیان (ضلع گورداسپور، ہند) کے رہنے والے کذّاب مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی نبی ہونے کا اعلان کیا، اپنی نبوت ثابت کرنے کے لئے خَاتَمُ النَّبِیّٖن کے معنی و تشریح اپنی مرضی کے مطابق کئے اور اپنے امتی نبی، ظلی نبی، بروزی نبی، مثیلِ مسیح، مسیحِ موعود اور رسول ہونے کے دعوے کئے۔[1]

علمائے حق اہلِ سنّت نے اس بدبخت کا تحریر و تقریر، درس و تدریس، نظم و نثر ہر انداز سے رد کیا اور عقلی و نقلی دلائل کی روشنی میں اس کا کافر و مُرتَد اور بَدترین جھوٹا ہونا ثابت کیا۔

مرزا قادیانی کے رَدّ اور عقیدۂ ختمِ نبوت کے تحفظ کے لئے علمائے کرام کی تحریری خدمات میں سے چند ایک یہ ہیں:

◎ **مرزا قادیانی کے رد میں فتویٰ دینے والے اولین علما میں مناظرِ اسلام حضرت علّامہ مفتی غلام دستگیر نقشبندی حنفی قصوری** رحمۃُ اللہ علیہ (سالِ وفات: 1897ء) ہیں۔ آپ نے مرزا قادیانی کی

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

کتاب "براہینِ احمدیہ" کے رد پر 1883ء میں "تَحقِیقاتِ دَستگِیریہ فِی رَدّ ھَفْواتِ بَراھِینِیہ"، 1886ء میں "رَجْمُ الشَّیاطِیْن بِرَدِّ اُغْلُوْطَاتِ الْبَرَاھِین" اور 1896ء میں مرزا قادیانی کے ایک اشتہار کے جواب میں "فَتْحِ رَحْمانی بہ دَفعِ کیدِ کادیانی" لکھ کر مرزا قادیانی کے کفریات عوام وخواص کے سامنے بیان کئے اور مرزا قادیانی کو اسلام سے خارج قرار دیا ◉ مجدد دین وملت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات: 1921ء) نے "عقیدۂ ختمِ نبوت" کے تحفظ میں 1899ء میں "جَزَاءُ اللّٰہِ عَدُوَّہ بِاِبَاہٖ خَتْمِ النُّبُوَّة"، 1902ء میں "اَلسُّوْءُ وَالعِقَاب عَلَی المَسِیحِ الکَذَّاب"، 1905ء میں "قَھرُالدَّیَّان عَلٰی مُرتَدٍّ بِقَادِیَان"، 1908ء میں "اَلمُبِین خَتْمُ النَّبِیّین" اور 1921ء میں اپنی زندگی کی آخری کتاب "اَلجُرَازُ الدَّیَّانِی عَلَی المُرْتَدِّ القَادِیانِی" تحریر فرما کر قادیانی فتنے کی جڑیں کاٹ کر رکھ دیں۔ یہ پانچوں رسائل فتاویٰ رضویہ (رضا فاؤنڈیشن لاہور) جلد 14 اور 15 میں موجود ہیں ◉ حضرت علّامہ مفتی غلام رسول نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات: 1903ء) نے 1893ء میں عربی رسالہ "اَلْاِلْھَامُ الصَّحِیْح فِی اِثْبَاتِ حَیَاتِ الْمَسِیْح" تحریر فرما کر مرزا قادیانی کے باطل عقائد کا دلائل کے ساتھ رد فرمایا ◉ حضرت علّامہ قاضی فضل احمد نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ نے 1896ء میں کتاب "کلمۂ فضلِ رحمانی بجواب اَوہامِ غلام قادیانی" سمیت 4 کتابیں لکھ کر مرزا قادیانی کے باطل الہامات کا پردہ چاک کیا ◉ حجۃ الاسلام حضرت علّامہ مفتی محمد حامد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات: 1943ء) نے 1898ء میں رسالہ "اَلصَّارِمُ الرَّبَّانِی عَلٰی اَسْرَافِ الْقَادِیَانِی" لکھ کر مرزا قادیانی اور اس کے خلیفہ کے مکر و فریب کھول کر رکھ دیئے، یہ رسالہ فتاویٰ حامدیہ میں موجود ہے ◉ مفتیِ اعظم ہند حضرت علّامہ مفتی محمد مصطفےٰ رضا خان رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات: 1981ء) نے رسالہ "تَصْحِیح یَقِین بر خَتم النّبیین" لکھ کر خاتم النبیّن کے معنی و مفہوم میں تبدیلی کرنے والے مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں کا قلع قمع کیا ◉ فاتحِ قادیانیت حضرت پیر سیّد مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات: 1937ء) نے 1899ء میں مرزا قادیانی کی فارسی میں لکھی ہوئی کتاب "ایام الصلح" کے رد میں "ہدایۃ الرسول" فارسی زبان میں لکھی، 1899/1900ء میں "شَمْسُ الْھِدایَة فِی اِثْبَاتِ حَیَاةِ المَسِیح" اور 1902ء میں "سیف چشتیائی" لکھ کر مرزا قادیانی اور اُس کے حمایتیوں کے شیرازے بکھیر کر رکھ دیئے ◉ شیخُ الاسلام مولانا محمد انوار اللہ فاروقی رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات: 1917ء) نے "افادۃُ الافہام (دو جلدیں)، انوارُ الحق اور مفاتحُ الاعلام" لکھ کر مرزا قادیانی اور اس کے مرید کی خوب سرکوبی فرمائی ◉ حضرت مولانا بابو محمد پیر بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات: 1927ء) نے "بشارتِ محمدی فی ابطالِ رسالتِ غلام احمدی، مباحثۂ حقانی فی ابطالِ رسالتِ قادیانی، حافظُ الایمان، معیارِ عقائدِ قادیانی، کرشن قادیانی، تفریق درمیان اولیائے اُمّت اور کاذِب مُدعیانِ نبوت و رسالت، اظہارِ صداقت، تحقیق صحیح فی قبر مسیح، اَلْاِسْتِدْلَالُ الصَّحِیْح فِی حَیَاتِ الْمَسِیْح، تردید معیارِ نبوتِ قادیانی، قادیانی کذاب کی آمد پر ایک محققانہ نظر" وغیرہ درجن سے زائد کُتب و رسائل لکھ کر مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں کے باطل عقائد و نظریات کا خوب رَدِّ بلیغ فرمایا ◉ حضرت مولانا محمد کرمُ الدین دَبیر رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات: 1946ء) نے "مرزائیت کا جال (لاہوری مرزائیوں کی چال)، تازیانہ عبرت اور کاشف اسرارِ نہانی روئدادِ مقدمات قادیانی" لکھ کر قادیانیوں کو خاک چٹائی ◉ حضرت علّامہ شاہ عبدُ العلیم صدیقی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات: 1954ء) نے قادیانیوں کے رد میں "مرزائی حقیقت کا اظہار" لکھی اس کا عربی میں "المراٰۃ" اور انگریزی میں "The Mirror" کے نام سے ترجمہ بھی شائع ہوا ◉ حضرت علّامہ مولانا پروفیسر محمد الیاس برنی رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات: 1959ء) نے "قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ، مقدمہ قادیانی مذہب، قادیانی غلط بیانی، قادیانی قول و فعل (حصہ اوّل ودوم)" لکھ کر قادیانی عقائد کی بیخ کنی فرمائی ◉ حضرت علّامہ ابوالحسنات سیّد محمد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات: 1961ء) نے "اکرامُ الحق کی کھلی چٹھی کا

جواب، کرشن قادیانی کے بیانات ہذیانی اور قادیانی مسیح کی نادانی اس کے خلیفہ کی زبانی" لکھ کر قادیانیوں کے مکر و فریب اور باطل دعووں کا رد فرمایا۞ محدثِ اعظم پاکستان حضرت علّامہ مولانا محمد سردار احمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات: 1962ء) نے "حیاتِ مسیح علیہ السّلام، لفظِ وفات کی تحقیق اور امام مہدی کی آمد کی بشارت" لکھ کر قادیانیوں کے باطل عقائد و نظریات کی کاٹ فرمائی ۞ حضرت علّامہ فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات: 2010ء) نے قادیانیوں کے رد میں "جھوٹے نبی، لَانَبِیَّ بَعْدِی، اسلام اور حضرت عیسیٰ، آئینہ مرزانما، اَلْقَوْلُ الْفَصِیْح فِی قَبْرِ الْمَسِیْح، مرزا قادیانی کے عقائد و اخلاق، خلافت خاتمُ الانبیاء، ردِّ مرزائیت، قادیانی کی کہانی اس کی اپنی زبانی اور مرزا غلام احمد قادیانی کے جھوٹے دعوے" سمیت دو درجن سے زائد کتب و رسائل لکھے ۞ شاہینِ عقیدۂ ختمِ نبوت حضرت مفتی محمد امین قادری رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات: 2005ء) نے عقیدۂ ختمِ نبوت پر تقریباً سوا صدی تک لکھی جانے والی عُلَما کی کتب و رسائل کو جمع کرکے اَز سرِ نو ترتیب و تدوین کے بعد چھاپنے کے کام کا بیڑا اٹھایا اور اس کا نام "عقیدۃ ختم النبوۃ" ہی رکھا۔ آپ کی حیات میں 6 جلدیں پوری ہوچکی تھیں، آپ کے بعد بھی یہ کام جاری رہا اور اب تک کتاب "عقیدۃ ختم النبوۃ" کی 16 جلدیں چھپ کر منظرِ عام پر آچکی ہیں۔

آئینِ پاکستان اور قادیانی قیامِ پاکستان کے بعد قادیانیوں نے بڑے زور و شور سے اپنے باطل مذہب کی ترویج و اشاعت شروع کی تو 1953ء میں غیرت مند و باشعور مسلمانانِ پاکستان نے علّامہ ابوالحسنات سیّد محمد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں تحفظِ عقیدۂ ختمِ نبوت کا پرچم بلند کیا، قادیانیوں کی شر انگیزی سے کئی علمائے کرام کو سزائیں ہوئیں جبکہ 10 ہزار کے قریب مسلمان شہید ہوئے۔

چند سالوں بعد جب قادیانیوں نے پھر فساد پھیلانا شروع کیا تو 1974ء میں علمائے اہلِ سنّت نے پھر تحفظِ عقیدۂ ختمِ نبوت کی آواز اٹھائی، اس بار بھی کثیر علما و مشائخ نے قید و بند کی تکالیف اٹھائیں، بالآخر قادیانیت کا مسئلہ قومی اسمبلی میں اٹھایا گیا جس پر علمائے اہلِ سنّت کی کئی مہینوں کی انتھک محنت، کثیر، پختہ اور ٹھوس دلائل اور سب سے بڑھ کر عشقِ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بدولت قادیانیوں کی تخریب کاری، فساد، جھوٹ اور اسلام دشمنی قانونی سطح پر بھی واضح ہوگئی، قومی اسمبلی میں متفقہ رائے سے عقیدۂ اسلام کو غلبہ ملا اور آئینِ پاکستان میں قادیانیوں اور لاہوری گروپ کو کافر و مرتد قرار دیا گیا۔ نیز قانون طے پا گیا کہ قادیانی نہ تو خود کو مسلمان کہلوا سکتے ہیں اور نہ ہی کسی بھی اسلامی علامت کا استعمال کرسکتے ہیں۔[2]

اللہ کریم ہمیں قادیانیوں کے شر سے بچا کر عقیدۂ ختمِ نبوت کی حفاظت کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

عقیدۂ ختمِ نبوت کی اہمیت اور فتنہ قادیانیت کے رد پر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں شائع ہونے والے مضامین کا مجموعہ بنام "عقیدۂ ختمِ نبوت" دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ڈاؤن لوڈ کیجئے یا اس Qr-code کو اسکین کیجئے۔

(1) ختمِ نبوت، ص146 تا 150 ماخوذاً (2) یہ مضمون ماہنامہ الحقیقہ "تحفظِ ختمِ نبوت نمبر"، کتاب "ختمِ نبوت"، کتاب "تذکرہ مجاہدینِ ختمِ نبوت"، کتاب "قادیانی فتنہ اور علمائے حق" اور "سہ ماہی سنی پیغام نیپال" کی مدد سے تیار کیا گیا ہے۔

اَحکامِ تجارت

مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مَدَنی*

اپنے کرایہ دار سے قرض لینے کی احتیاط اور طریقہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ میں نے ایک دکان کرایہ پر دی ہوئی ہے تو کیا میں اس دکان دار سے ادھار لے سکتا ہوں؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: کرایہ دار سے ادھار لینا تو فی نفسہٖ جائز ہے البتہ یہ احتیاط ضروری ہے کہ ادھار لے کر اس ادھار کی وجہ سے دکان کا کرایہ مارکیٹ کے مقابلے میں کم کر دینا جائز نہیں۔

یہ نہ ہو کہ وہ کہے کہ میں ادھار تو دے دیتا ہوں لیکن اس کے بدلے میں کرایہ کم کرنا پڑے گا یہ جائز نہیں کیونکہ قرض پر نفع کو حدیثِ پاک میں سود قرار دیا گیا ہے۔

چنانچہ حدیثِ مبارک میں ہے: ”کُلُّ قَرْضٍ جَرَّ مَنْفَعَةً فَھُوَ رِبًا“ ترجمہ: قرض کے ذریعہ سے جو منفعت حاصل کی جائے وہ سود ہے۔ (کنز العمال، جز6، 3/99، حدیث: 15512)

لہٰذا اس اُدھار کی وجہ سے اسے کوئی نفع نہیں دے سکتے، بغیر کسی نفع کے اپنے کرایہ دار سے قرض لے سکتے ہیں۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ایتھیکل ہیکر کا کسی کمپنی کا سسٹم ہیک کر کے پیسے کمانا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ میں ایک سافٹ ویئر ڈیولپر ہوں اور ایتھیکل ہیکر ہوں۔ ہمارا کام یہ ہوتا ہے کہ کمپنیز ہم سے سافٹ ویئر وغیرہ بنواتی ہیں اور وہ خود ہمیں کہتی ہیں کہ ہمارا سافٹ ویئر ہیک کریں تاکہ انہیں اپنے اس سافٹ ویئر کی کمزوریاں معلوم ہوں اور اس کو فول پروف کروالیں۔ بعض کمپنیاں ایسی ہیں جو ہمیں دوسری کمپنیوں کے سافٹ ویئرز کو بھی ہیک کرنے کا کہتی ہیں کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ”لا ضرر ولا ضرار فی الاسلام“ ترجمہ: اسلام ضرر اور نقصان پہنچانے کی اجازت نہیں دیتا۔ (معجم الاوسط، 6/91)

آپ کا کام اس حد تک تو ٹھیک ہے کہ ایک کمپنی آپ کو اپنے سافٹ ویئر وغیرہ کی کمزوریاں جاننے اور ان کمزوریوں کو دور کرنے کے لئے ہائیر کرتی ہے اور آپ اسی کمپنی کی رینج میں رہتے ہوئے اپنا کام کرتے ہیں یعنی اسی کمپنی کے سافٹ ویئر کو ہیک کر کے اس کے نقائص کا جائزہ لیتے ہیں، یہ تو جائز ہے لیکن اگر کسی اور کمپنی کے سافٹ ویئرز ہیک کرنے کی بات آئے تو ایسا کرنا ہرگز جائز نہیں کہ آپ کسی اور کمپنی کی ویب سائٹ یا سافٹ ویئرز ہیک کر کے اسے نقصان پہنچائیں یا اس کی ذاتی پرائیویسی میں دخل اندازی کریں جب کوئی ہیکر کسی کمپنی کی ویب سائٹ یا سافٹ ویئر کو ہیک کرتا ہے تو زیادہ تر مقصد نقصان پہنچانا

* محققِ اہلِ سنّت، دار الافتاء اہلِ سنّت نور العرفان، کھارادر کراچی

ہوتا ہے کہ اس کی وجہ سے کمپنی کی سروسز رک جائیں گی، اس کی بعض چیزیں معطل ہوجائیں گی، اس کی پرائیویسی ڈیمیج ہوجائے گی، اس کے کاغذات لیک یا چوری ہوجائیں گے کیونکہ مدمقابل (Competitor) کی پرائیویسی بھی بہت بڑا ہتھیار ہوتی ہے کہ وہ کیا سوچ رہا ہے کیا بنانے جارہا ہے وغیرہ۔ لہٰذا اس کا سسٹم ہیک کر کے اس طرح کی معلومات چرانا یا اس کی سروسز معطل کر دینا یا پرائیویسی میں دخل اندازی کرنا ہرگز جائز نہیں۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

قرض میں کون سی کرنسی واپس کی جائے گی؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک شخص عرب امارات میں رہتا ہے اس نے اپنے دوست کو قرض دیا جو پاکستان میں رہتا ہے اور دیتے وقت کچھ طے نہیں ہوا کہ واپسی درہم لے گا یا پاکستانی روپے اور اب قرض دیئے ہوئے بھی چار پانچ سال گزر چکے ہیں اس دوران پاکستانی کرنسی کی قیمت کافی گر چکی ہے اور درہم مہنگا ہو گیا ہے تو اب اگر وہ قرض پاکستانی روپے میں واپس لیتا ہے تو اس کو نقصان ہوتا ہے لہٰذا اس کا یہ مطالبہ کرنا کہ میں نے درہم میں قرض دیا تھا لہٰذا درہم ہی واپس لوں گا، کیسا ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: عموماً ایسا تو نہیں ہوتا کہ قرض لینے والا دبئی جائے اور وہاں سے درہم بطورِ قرض لے کر واپس آئے بلکہ عام طور پر ایسا ہوتا ہے کہ قرض دار کو پاکستانی روپے ہی ملتے ہیں لہٰذا جو کرنسی دی تھی اسی کا مطالبہ کرنے کا حق حاصل ہے، اگر درہم ہی دیئے تھے تو درہم کا مطالبہ کرنے کا حق رکھتا ہے لیکن اگر پاکستانی روپے دیئے تھے تو اب پاکستانی روپے ہی واپس لے گا یہ نہیں سوچے گا کہ میں نے تو درہم بھیجے تھے اور بینک سے پیسے ہی نکلتے ہیں اور جس وقت میں نے قرض دیا تھا اس وقت یہ مالیت تھی اور آج یہ مالیت ہے اس حساب کا کوئی اعتبار نہیں بلکہ جو کرنسی دی تھی وہی کرنسی اتنی ہی واپس لی جائے گی جتنی دی تھی اگرچہ دینے والے نے درہم کی صورت میں قرض بھیجا ہو لیکن چونکہ قرض لینے والے کو پاکستانی کرنسی ملی اور قرض کا شرعی اصول یہ ہے کہ قرض لینے والے نے جو چیز جس حالت میں پائی ہو، اس پر اسی جیسی اور اتنی ہی چیز واپس کرنا لازم ہوتا ہے۔ لہٰذا قرض لینے والا صرف اتنی پاکستانی کرنسی دینے کا پابند ہے، جتنی اسے قرض کے طور پر ملی تھی۔

صدرُ الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "قرض کا حکم یہ ہے کہ جو چیز لی گئی ہے اُس کی مثل ادا کی جائے۔۔۔ ادائے قرض میں چیز کے سستے مہنگے ہونے کا اعتبار نہیں مثلاً دس سیر گیہوں قرض لیے تھے اُن کی قیمت ایک روپیہ تھی اور ادا کرنے کے دن ایک روپیہ سے کم یا زیادہ ہے اس کا بالکل لحاظ نہیں کیا جائے گا وہی دس سیر گیہوں دینے ہوں گے۔" (بہارِ شریعت، 2/756، 757)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اُجرت طے کئے بغیر نکاح پڑھانا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اُجرت طے کئے بغیر نکاح پڑھانا کیسا ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: جس کام کے کرنے پر اُجرت کا لین دین معروف ہو یا کام کرنے اور کروانے والے کے ذہن میں یہ بات موجود ہو کہ اُجرت کا لین دین ہوگا اس میں اجرت طے کرنا ضروری ہے کیونکہ یہ اجارہ ہے اور اجارے میں اجرت طے نہ کرنا نزاع کا باعث بن سکتا ہے جس سے شریعتِ مطہرہ نے منع فرمایا ہے۔

ہمارے یہاں جو نکاح پڑھائے جاتے ہیں ان میں عموماً یہی صورت ہوتی ہے کہ نکاح پڑھانے والے کے ذہن میں بھی یہ بات موجود ہوتی ہے کہ کچھ نہ کچھ ملے گا اور پڑھوانے والا بھی جانتا ہے کہ کچھ نہ کچھ دینا ہوگا تو یہ اجارہ ہی ہے لہٰذا اگر عرف میں اجرت متعین نہ ہو تو پھر فریقین کا پہلے سے طے کرنا ضروری ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

70 قاریوں کی شہادت

ماہِ صفر سن 4 ہجری میں دو واقعات ایسے رُونما ہوئے جن میں متعدّد صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم شہید ہوئے اور ان کی شہادت نے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو شدید غمگین کر دیا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہُ عنہ کہتے ہیں: میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جتنا ناراض (صحابہ کو شہید کرنے والے) ان کافروں پر ہوئے، اتنا ناراض کسی اور پر ہوئے ہوں۔ نبیِّ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایک ماہ تک نماز (فجر) میں ان کافروں کی ہلاکت کے لئے دعا کرتے رہے۔[1] ان دونوں واقعات میں سے ایک کو واقعۂ رَجیع جبکہ دوسرے کو بئرِ مَعُونہ کے نام سے یاد رکھا گیا ہے، آیئے! واقعہ بئرِ معونہ کو پڑھئے۔

تعداد واقعہ بئرِ معونہ میں موجود اَصحابِ رسول کی تعداد 70 تھی۔[2] اس مقدس جماعت کے پاکیزہ افراد میں چار مہاجر اور بقیہ انصار صحابہ تھے۔[3] چند کے نام یہ ہیں: حارِث بن صِمَّہ، حَرام بن مِلحان، عُرْوہ بن اَسماء سُلمی، نافع بن بُدَیل، عامر بن فُہیرہ جو حضرت ابو بکر صدیق کے آزاد کردہ غلام تھے رضی اللہُ عنہم۔[4]

معمولات جب شام کے سائے پھیلتے تو یہ مقدس حضرات مدینۂ پاک کے ایک جانب چلے آتے کثرت سے تلاوتِ قراٰنِ مجید میں مشغول اور نماز میں مصروف رہتے تھے بکثرت تلاوت کرنے کی وجہ سے انہیں قُرّاء کہا گیا ہے۔[5] یہ پاک لوگ راتوں کو قراٰن کی تلاوت کرتے اور قراٰن سیکھا کرتے تھے، صبح ہوتی تو پانی لے کر آتے اور (نمازیوں کے لئے) مسجد میں رکھ دیتے، لکڑیاں جمع کرکے انہیں بیچتے اور اس رقم سے اَصحابِ صُفَّہ اور فُقَرا کے لئے کھانا خرید لیتے تھے۔[6]

روانگی ابو براء عامر بن مالک (جو کہ مشرک تھا) ایک مرتبہ بارگاہِ رسالت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں حاضر ہوا اور دو گھوڑے اور دو اونٹ تحفے میں پیش کئے، نبیِّ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: میں مشرک کا تحفہ قبول نہیں کرتا، پھر نبیِّ رحمت نے اسے اسلام لانے کی دعوت دی تو اس نے نہ تو اسلام قبول کیا اور نہ اسلام کا انکار کیا، کہنے لگا: میرا خیال ہے کہ آپ کا یہ طریقہ اچھا ہے، میرے پیچھے میری پوری قوم ہے اگر آپ اپنے کچھ ساتھیوں کو میرے ساتھ بھیج دیں تو مجھے امید ہے کہ وہ آپ کی دعوت کو قبول کرلیں گے اور آپ کے طریقۂ کار پر چل پڑیں گے، پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھے اہلِ نجد کی جانب سے اپنے ساتھیوں کے لئے (نقصان کا) اندیشہ ہے۔ مشرک عامر نے کہا: آپ ان کے نقصان کا اندیشہ نہ کیجئے میں اس بات کی پناہ دیتا ہوں کہ اہل نجد میں سے کوئی انہیں نقصان نہ پہنچائے گا۔[7] چنانچہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت مُنذر بن عَمْرو کی ہمراہی میں اپنے جلیلُ القدر صحابہ روانہ کر دیئے،[8] آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک خط بنو عامر اور نجد کے رئیسوں کے نام روانہ کیا اور راستہ کی راہ نمائی کے لئے مُطَّلِب سُلمی کو اس وفد

مَعُونہ کنواں

* سینیئر استاذ مرکزی جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ، کراچی

کے ہمراہ کر دیا۔[9] یہ مقدس حضرات چلتے ہوئے مَعُونہ نامی کنویں کے پاس جا کر اُترے، یہ کنواں بنو عامر اور بنو سلیم کے علاقے حرہ کے درمیان واقع ہے۔ جب سب وہاں اُتر گئے تو انہوں نے حَرام بن مِلحان کو پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مکتوبِ گرامی دے کر کافر سردار عامر بن طفیل کی طرف روانہ کیا۔[10]

حکمتِ عملی حضرت حَرام بن مِلحان اپنے ساتھ دو ساتھیوں کو لے کر چل پڑے ان میں سے ایک کے پاؤں میں لنگڑاہٹ تھی، آپ نے دونوں سے فرمایا: جب تک میں واپس لوٹ کر نہ آجاؤں تم دونوں مجھ سے قریب رہنا اگر ان لوگوں نے مجھے امان دے دی تو تمہیں بھی امان مل جائے گی، اگر انہوں نے مجھے قتل کر دیا تو تم دونوں بقیہ اصحاب کے پاس چلے جانا۔[11] سیّدُنا حَرام بن مِلحان جب کافر عامر بن طفیل کے پاس پہنچے تو اس نے مکتوبِ گرامی کو پڑھنا بھی گوارا نہ کیا۔[12]

پہلی شہادت بخاری شریف کی روایت کے مطابق حضرت حرام بن ملحان ان کافروں کو پیامِ اَقدس پہنچا کر ان لوگوں سے باتیں فرمارہے تھے کہ انہوں نے ایک شخص کو اشارہ کیا تو اس شخص نے پیچھے سے آکر کمرے کے کونے سے ایک نیزہ نکالا اور آپ کے پہلو میں گھونپ کر شہید کر دیا، نیزہ اس زور سے مارا تھا کہ دوسری جانب سے باہر نکل آیا، آپ کے منہ سے یہ کلمات نکلے: اَللہُ اَکبر! ربِ کعبہ کی قسم! میں کامیاب ہوگیا۔[13] حضرت حرام بن ملحان کے ایک ساتھی دیگر صحابہ تک پہنچنے نہ پائے تھے کہ مشرکین نے انہیں جالیا اور شہید کر دیا اور وہ صحابی جن کے پاؤں میں لنگڑاہٹ تھی وہ ایک پہاڑی کی چوٹی پر چڑھ گئے لہٰذا کافروں کے ہاتھ نہ آئے۔[14] پھر (بقیہ صحابہ کو قتل کرنے کے ارادے سے) عامر بن طفیل نے بنو عامر سے مدد مانگی مگر انہوں نے یہ کہہ کر مدد کرنے سے انکار کر دیا کہ ابو براء نے انہیں امان دی ہے ہم اس کی امان ہرگز نہیں توڑیں گے پھر اس نے بنو سلیم کے قبیلہ رِعْل، ذَکْوان اور عُصَیّہ سے مدد مانگی تو ان قبائل نے اس کی مدد کرنے کی حامی بھرلی، آخرکار یہ سب کفار جمع ہو کر نکلے اور صحابہ کی اس مختصر جماعت پر حملہ کر دیا اور ان کے خیموں کا گھیراؤ کر لیا مسلمانوں نے جونہی ان کفار کو دیکھا تو اپنی تلواریں سونت لیں اور ان سے مقابلہ کیا یہاں تک کہ مَردانہ وار لڑتے ہوئے ہر مجاہد راہِ خدا میں ایک ایک کر کے اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے لگا،[15] اس وفد کے تمام صحابہ نے شہادت کا جام نوش کیا لیکن سالارِ قافلہ حضرت مُنْذِر بن عَمرو رضی اللہُ عنہ ابھی تک مقابلہ کر رہے تھے، کفار نے حضرت منذر سے کہا: اگر تم چاہو تو ہم تمہیں امن دے دیں گے مگر حضرت منذر نے ان کا امن قبول نہ کیا اور ان سے جنگ کرتے ہوئے شہید ہوگئے۔[16]

آخری لمحات کی دعا نبیِّ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس واقعہ کی خبر یوں ارشاد فرمائی: مشرکین سے مقابلہ کرتے ہوئے تمہارے بھائی شہید ہوگئے ہیں، انہوں نے شہید ہوتے ہوئے یہ دعا کی: اے ہمارے رب! ہماری طرف سے ہماری قوم کو یہ پیغام پہنچادے کہ ہم اللہ پاک سے راضی ہوئے اور اللہ پاک ہم سے راضی ہوا، پھر حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: میں ان کا پیغام تمہیں پہنچا رہا ہوں کہ وہ اللہ سے اور اللہ ان سے راضی ہے۔[17] حضرت عَمرو بن اُمیہ ضَمری اور حضرت مُنذر بن محمد بھی اس قافلے میں تھے اور قافلے والوں نے اپنی شہادت سے پہلے ان دونوں کو (قریبی علاقے میں) اونٹ چَرانے کے لئے بھیج دیا تھا،[18] جبکہ ایک روایت کے مطابق تین اصحاب ایک گم شدہ اونٹنی کی تلاش میں نکلے تھے۔[19] قافلے سے دور جانے والے ان حضرات کو اس بات کا علم بھی نہ ہوا کہ اس مقدس جماعت پر کیا مصیبت ٹوٹ پڑی ہے جب دیکھا کہ آسمان پر بڑے پرندے چکر کاٹ رہے ہیں اور ان کی چونچوں سے خون کے قطرے گر رہے ہیں تو سمجھ گئے کہ ہمارے ساتھی شہید ہو چکے ہیں،[20] پھر دونوں حضرات کچھ قریب آئے تو دیکھا کہ صحابۂ کرام کا یہ مختصر قافلہ خون میں ڈوبا ہوا ہے اور دشمن اپنے گھوڑوں پر وہاں موجود ہے، انصاری صحابی مُنْذِر بن محمد نے حضرت عَمرو بن اُمیہ سے پوچھا: آپ اس معاملے میں کیا کہتے

ہیں ؟ انہوں نے جواب دیا: ہمیں رسولِ کریم کو اس روح فرسا واقعہ کی خبر دینی چاہئے، اس پر حضرت مُنذِر بن محمد نے کہا: اس جگہ مُنذِر بن عَمرو نے شہادت پائی ہے اور مجھے اس جگہ سے دور ہٹنا پسند نہیں۔[21] ایک روایت میں وہ انصاری صحابی حضرت حارث بن صِمّہ تھے چنانچہ یہ دونوں سپاہی دشمنوں پر ٹوٹ پڑے حضرت حارث نے دو کافروں کو جہنم واصل کیا لیکن دشمنوں کی تعداد زیادہ تھی آخر کار دونوں جانباز سپاہی زندہ گرفتار ہوگئے، کافروں نے حضرت حارث سے پوچھا: تم کیا چاہتے ہو کہ ہم تمہارے ساتھ کیسا سلوک کریں؟ حضرت حارث رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس طرح حضرت مُنذِر اور حَرام بن مِلحان خون میں ڈوبے ہیں مجھے بھی اسی طرح خون میں نہلا دو، کفار نے آپ کو چھوڑا تو آپ پھر کفار پر ٹوٹ پڑے دو کافروں کو جہنم کی راہ دکھلائی اور لڑتے لڑتے خود بھی جامِ شہادت نوش کرگئے، کفار نے تاک تاک کر آپ کے جسم پر نیزے مارنے شروع کردیئے،[22] پھر کافروں کے سردار نے قید ہونے والے دوسرے صحابی حضرت عَمرو بن اُمیہ سے پوچھا: کیا تم اپنے ساتھیوں کو پہچانتے ہو؟ آپ نے فرمایا: ہاں! سردار نے شُہدا کے درمیان چکر لگایا اور آپ سے ایک ایک شہید کے باپ دادا کا نام معلوم کرنے لگا پھر آخر میں اس نے پوچھا: کیا ان میں کوئی تمہارا ساتھی غائب ہے؟ آپ نے جواب ارشاد فرمایا: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام مجھے نظر نہیں آرہے ان کا نام عامر بن فُہیرہ ہے، اس نے پوچھا: تمہارے درمیان ان کا کیا مرتبہ تھا؟ آپ نے فرمایا: وہ ہم میں سب سے افضل تھے، ان کا شمار ان حضرات میں ہوتا ہے جو ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر شروع شروع میں ایمان لے آئے تھے۔ سردار عامر بن طُفیل نے بنو کلاب کے ایک شخص جبّار بن سُلمی کی جانب اشارہ کرکے کہا: اس نے تمہارے ایک ساتھی کو نیزہ مارا تھا پھر نیزہ جسم سے کھینچ کر نکالا تو تمہارا ساتھی آسمان کی طرف اٹھتا چلا گیا یہاں تک کہ نظروں سے اوجھل ہوگیا، آپ نے یہ سُن کر فرمایا: وہ عامر بن فہیرہ ہیں۔[23]

کافر سردار نے کہا: میری والدہ پر ایک غلام آزاد کرنا تھا لہٰذا تم اس کی طرف سے آزاد ہو، پھر اس نے آپ کے سر کے آگے کے بال کاٹ دیئے۔[24] حضرت عَمرو بن اُمیہ وہاں سے نکلے اور بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوکر پورا واقعہ بیان کردیا۔[25]

زندہ کون بچے تفصیلی مطالعہ کرنے پر تین صحابہ کا ذکر ملتا ہے کہ وہ اس واقعہ میں زندہ بچ گئے تھے (1) حضرت کَعب بن زید بدری جن کو کافروں نے مُردہ سمجھ کر چھوڑ دیا تھا حالانکہ آپ میں ابھی زندگی کی رَمَق باقی تھی بعد میں آپ کو شُہدا کے درمیان سے زخمی حالت میں اٹھا کر لایا گیا، اللہ کریم کی رحمت سے آپ کو نئی زندگی ملی یہاں تک کہ غزوۂ خندق ماہِ ذُوالقعدہ سن 5 ہجری میں آپ نے تمغۂ شہادت پایا[26] (2) حضرت عَمرو بن اُمیہ ضَمری بدری جنہوں نے بارگاہِ رسالت میں اس واقعہ کی خبر پہنچائی، آپ نے طویل زندگی پاکر سن 55 ہجری مدینے میں وفات پائی[27] (3) تیسرے وہ صحابی جو حضرت حَرام بن مِلحان کے ساتھ روانہ ہوئے تھے ان کے پاؤں میں لنگڑاہٹ تھی اور انہوں نے پہاڑ کی چوٹی پر جاکر اپنی جان بچائی۔ یاد رہے کہ حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ کی شہادت ان کے قاتل حضرت جبار بن سلمی کے اسلام لانے کا سبب بن گئی تھی۔[28]

---

(1) مرقاۃ المفاتیح، 3/359، تحت الحدیث: 1289 (2) روض الانف، 3/379 (3) تاریخ الخمیس، 1/452 (4) روض الانف، 3/380 (5) مغازی للواقدی، ص 347، عمدۃ القاری، 10/396، تحت الحدیث: 3064 (6) مسلم، ص812، حدیث: 4917 (7) مغازی للواقدی، ص346 (8) روض الانف، 3/380 (9) تاریخ الخمیس، 1/451 (10) روض الانف، 3/379 (11) دلائل النبوۃ للبیہقی، 3/346 (12) سیرت ابن ہشام، ص 376 (13) بخاری، 3/48، حدیث: 4091، تفسیر بغوی، اٰل عمرٰن، تحت الآیۃ: 169، 1/292 (14) عمدۃ القاری، 12/130، تحت الحدیث: 4091، دلائل النبوۃ للبیہقی، 3/347 (15) سیرت ابن ہشام، ص376 (16) مغازی للواقدی، ص348 (17) مسلم، ص812، حدیث: 4917، مستدرک، 2/133، حدیث: 2581 (18) سیرت ابن ہشام، ص376 (19) تفسیر بغوی، المآئدۃ، تحت الآیۃ: 11، 2/15 (20) تفسیر بغوی، المآئدۃ، تحت الآیۃ: 11، 2/15 (21) سیرت ابن ہشام، ص376 (22) تاریخ ابن عساکر، 26/103، 104 (23) دلائل النبوۃ لابی نعیم، ص306، دلائل النبوۃ للبیہقی، 3/353 (24) تاریخ ابن عساکر، 26/104 (25) سیرت ابن ہشام، ص376 ملخصاً (26) روض الانف، 3/381 (27) اعلام للزرکلی، 5/73 (28) الاصابہ، 1/559۔

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی*

صَفَرُ المُظفّر اسلامی سال کا دوسرا مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، اَولیائے عظام اور علمائے اسلام کا وِصال یا عُرس ہے، ان میں سے 71 کا مختصر ذکر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" صَفَرُ المُظفّر 1439ھ تا 1443ھ کے شماروں میں کیا جاچکا ہے مزید 10 کا تعارف ملاحظہ فرمائیے:

صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان

شہدائے سریۃ الرجیع: صفر 3ھ میں 10 صحابۂ کرام حضرت عاصم بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کی کمانڈ میں کفار مکہ کی معلومات کے لئے روانہ ہوئے، جب یہ مقام رجیع پر پہنچے تو دو سو تیر اندازوں نے ان پر حملہ کر دیا، سات وہیں شہید ہوگئے، کفار نے تین (حضرت عبد اللہ بن طارق، حضرت زید بن دثنہ اور حضرت خبیب بن عدی رضی اللہ عنہم) کو قیدی بنالیا، حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ راستے میں شہید کر دیئے گئے اور حضرت خبیب اور حضرت زید رضی اللہ عنہما کو مکہ کے کفار کے ہاتھوں بیچ دیا، کفار مکہ نے 4ھ میں محرم الحرام کے گزرنے کے بعد دونوں کو ایک ہی دن شہید کر دیا۔[1]

1 حضرت عبید اللہ بن عمر قرشی عدوی رضی اللہ عنہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے بیٹے، طویل قد کے مالک، جرأت و بہادری کے پیکر اور اہلِ قریش کے صاحبِ فراست لوگوں میں سے تھے۔ زمانۂ نبوی میں پیدا ہوئے، صحابۂ کرام سے احادیث سماعت کیں، عراق کی فتوحات میں شرکت کی، جنگِ صفین (صفر 37ھ) میں شہید ہوئے۔[2]

اولیائے کرام رحمہمُ اللہ السّلام

2 شیخ العُباد حضرت امام عبد الواحد بن زید بصری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت بصرہ میں ہوئی، ان کی کنیت ابو عبیدہ اور ابو الفضل ہے، آپ نے حضرت حسن بصری، حضرت عطاء بن ابی رباح اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہم جیسے اکابرین کی صحبت پائی، آپ راوی حدیث، بہترین خطیب اور پیر طریقت تھے، آپ عابد و زاہد، کثیر المجاہدات، مستجابُ الدعوات، صائم الدہر اور قائم اللیل تھے۔ آپ کا وصال 27 صفر 177ھ کو ہوا اور تدفین بصرہ یا جنۃ المعلیٰ مکۂ مکرّمہ میں ہوئی۔[3]

3 صاحبزادۂ اکبر غوث الاعظم حضرت سیّد عبد اللہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 508ھ کو ہوئی اور 18 صفر 587ھ کو وصال فرمایا، آپ کے ایک بیٹے حضرت سیّد عبد الرحمٰن جیلانی تھے جن کا وصال 26 محرم 614ھ کو ہوا۔ حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی ساری اولاد اکابر علما، فقہا اور اولیائے کرام سے تھی۔[4]

4 حضرت سیّد شمسُ الدین عارف قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت حضرت سیّد ابو الحسن یحییٰ کبیر رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں 16 جمادی الاخریٰ 724ھ کو پشاور میں ہوئی، آپ کے والد اکابر خلفائے گداء رحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ سے تھے، ابتدائی تعلیم و

* رکنِ شوریٰ و نگرانِ مجلس المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)، کراچی

تربیت اپنے والد صاحب سے پانے کے بعد مرشدِ گرامی کی خدمت میں حاضر ہوگئے، مجاہدات و ریاضات کرنے کے بعد کوہ جموں میں 17 رجب 774ھ کو سلسلہ قادریہ کی خلافت سے نوازے گئے، آپ کا حلقۂ ارادت کئی ممالک میں پھیلا ہوا تھا، لوگ جسمانی و روحانی دونوں طرح کے مسائل کے حل کے لئے آپ سے رجوع کرتے، بیمار و اپاہج آپ کے فیضان سے صحت یاب ہو جاتے، آپ قطبِ وقت، قطبِ ارشاد اور قطبُ الاقطاب کے مناصب پر فائز تھے، آپ نے 6 صفر 804ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک کوہِ سلیمان میں ہے۔[5]

علمائے اسلام رحمہم اللہ السّلام

5 شیخ القراء اندلس حضرت امام ابو جعفر احمد بن علی بن یحییٰ بن عونُ اللہ الحصّار رحمۃ اللہ علیہ اسپین کے تاریخی شہر دانیہ (Denia) کے رہنے والے تھے، آپ کی ولادت تقریباً 530ھ میں ہوئی، جید علما سے علومِ اسلامیہ حاصل کئے، اپنے شہر میں علمِ قراءت اور دیگر علومِ اسلامیہ کی تدریس میں مشغول ہوگئے، کچھ عرصے کے بعد بلنسیہ شہر میں منتقل ہوگئے اور تدریس کرنے لگے، کثیر عُلمانے آپ سے استفادہ کیا، آپ باعمل عالمِ دین، بہترین قاری اور تقویٰ و ورع کے پیکر تھے، آپ کا وصال 3 صفر 609ھ میں ہوا۔[6]

6 قاضی المسلمین حضرت امام شرفُ الدّین ابو العباس احمد بن حسین بن سلیمان بن فزارہ حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 691ھ میں ہوئی اور آپ نے 19 صفر 776ھ میں وصال فرمایا، آپ اپنے والد کے جلیلُ القدر شاگرد تھے، طویل عرصہ دمشق کے قاضی رہے، آپ دن رات کا اکثر حصہ تدریس، قضا، افتا، عبادت اور تلاوتِ قراٰن میں صرف فرمایا کرتے تھے۔[7]

7 استاذ العلماء حضرت مولانا میاں محمد افضل علوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1193ھ کو میکی ڈھوک (ضلع اٹک) میں ہوئی اور جہاد کرتے ہوئے 9 صفر 1251ھ کو فتح جنگ میں شہید ہوئے، تدفین قبرستان شہیداں میکی ڈھوک میں ہوئی۔ آپ جید عالم دین، حدیث، فقہ اور منطق میں ماہر، پنجاب، سوات، قندھار کے مرجع، ہمدردی اور خدمتِ خلق کے شائق تھے، پیر سیال حضرت خواجہ شمس العارفین آپ کے مشہور شاگرد ہیں۔[8]

8 اجل عالم حضرت مولانا فیضی میاں قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1253ھ کو علاقہ چھچھ (تحصیل حضرو، ضلع اٹک) میں ہوئی اور 15 صفر 1301ھ کو وصال فرمایا، آپ شارحِ بخاری حافظ دراز محمد احسن پشاوری رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد، علوم عقلیہ و نقلیہ میں ماہر اور درسِ نظامی کے مدرّس تھے۔[9]

9 خلیفۂ امیرِ ملت حضرت مولانا کریم بخش قصوری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1214ھ اور وصال 10 صفر 1321ھ کو قصور میں ہوا، آپ دینی اور دنیاوی تعلیم سے آراستہ، صوفیِ کامل، صاحب کشف و کرامت اور فعّال شخصیت کے مالک تھے۔[10]

10 حضرت مولانا حشمت اللہ قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ اترپردیش ہند کے رہنے والے تھے، درسِ نظامی کی اکثر کتابیں خاتم الحکماء مولانا ہدایت اللہ خان اور کچھ کُتب رئیسُ المتکلمین مولانا نقی علی خان قادری رحمۃ اللہ علیہما سے پڑھیں، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ سے سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت کا شرف پایا، دینی تعلم کے بعد دنیاوی تعلیم حاصل کی، الہ آباد میں وکالت شروع کی، کئی حکومتی عہدوں پر فائز رہے، آپ کا شمار ان لوگوں میں ہوتا تھا جو دینی و دنیاوی دونوں اعتبار سے معزز تھے، تین زبانوں عربی، فارسی اور انگریزی پر عبور تھا، آپ کا وصال 19 صفر 1338ھ کو ہوا۔[11]

---

(1) سبل الھدیٰ والرشاد، 6/39، سیرت سید الانبیاء، ص186 (2) الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ، 5/41، اسد الغابۃ، 3/545، تاریخ ابن عساکر، 38/56 تا 77 (3) سیر اعلام النبلاء، 7/137، تحفۃ الابرار، ص38 (4) اتحاف الاکابر، ص365 (5) تذکرہ مشائخ قادریہ فاضلیہ، ص107، 108 (6) غایۃ النہایۃ فی طبقات القراء، 1/84، 85، سیر اعلام النبلاء، 16/68، معرفۃ القراء الکبار علی طبقات الاعصار، 3/1152 (7) الدرر الکامنۃ، 1/125، غایۃ النہایۃ فی طبقات القراء، 1/49، طبقات السنیۃ فی تراجم الحنفیۃ، 1/338 (8) فوز المقال فی خلفائے سیال، 1/19 (9) تذکرہ علمائے اہلسنت ضلع اٹک، ص95 (10) تذکرہ خلفائے امیر ملت، ص28 (11) ماہنامہ الرضا، بابت ماہ ربیع الاول 1338ھ، جلد1، شمارہ3، ص28۔

سوانحِ اعلیٰ حضرت بزبانِ اعلیٰ حضرت

مولانا حفیظ الرحمٰن عطّاری مَدَنی*

امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضاخان رحمۃُ اللہِ علیہ کا وصال 25 صفر المظفر 1340ھ کو ہوا، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ سے محبت، عقیدت اور تعارف رکھنے والے مسلمان 25 صفر کو آپ کا عُرس مناتے ہیں، آپ کی سیرت اور آپ کے کارنامے بیان کرتے ہیں۔ آیئے! اسی مناسبت سے ہم بھی امامِ اہلِ سنّت کا کچھ ذکرِ خیر کرتے ہیں، چنانچہ ذیل میں امامِ اہلِ سنّت کے ملفوظات اور تحریرات کی روشنی میں مختصر حیاتِ اعلیٰ حضرت پیش کی جاتی ہے۔

ولادت: (میری ولادت) 10 شوال 1272ھ روز شنبہ (یعنی ہفتہ) وقت ظہر مطابق 14 جون 1856ء کو ہوئی۔ [1]

اسمِ گرامی: آپ کا نامِ مبارک محمد ہے، اور آپ کے دادا نے احمد رضا کہہ کر پکارا اور اسی نام سے مشہور ہوئے۔ [2]

اندازِ تعلیم: (فرماتے ہیں:) میرے استاد جن سے میں ابتدائی کتاب پڑھتا تھا، جب مجھے سبق پڑھا دیا کرتے، ایک دو مرتبہ میں دیکھ کر کتاب بند کر دیتا، جب سبق سنتے تو حَرف بَحرف لفظ بہ لفظ سنا دیتا۔ روزانہ یہ حالت دیکھ کر سخت تعجب کرتے۔ ایک دن مجھ سے فرمانے لگے کہ احمد میاں! یہ تو کہو تم آدمی ہو یا جِنّ؟ کہ مجھ کو پڑھاتے دیر لگتی ہے مگر تم کو یاد کرتے دیر نہیں لگتی! میں نے کہا کہ اللہ پاک کا شکر ہے میں انسان ہی ہوں ہاں اللہ پاک کا فضل و کرم شاملِ حال ہے۔ [3]

ایک روز اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ بعض ناواقِف حضرات میرے نام کے آگے حافِظ لکھ دیا کرتے ہیں، حالانکہ میں اِس لقب کا اَہل نہیں ہوں (پھر کچھ مدت بعد فرمایا:) میں نے کلامِ پاک بالتّرتیب بکوشِش یاد کرلیا اور یہ اِس لیے کہ ان بندگانِ خُدا کا (جو میرے نام کے آگے حافِظ لکھ دیا کرتے ہیں) کہنا غلط ثابت نہ ہو۔ [4]

سنِ فراغت اور فتویٰ نویسی: میں نے جب پڑھنے سے فراغت پائی اور میرا نام فارغُ التحصیل علما میں شمار ہونے لگا تو 14 شعبان 1286ھ کو منصب افتا عطا ہوا اور اسی تاریخ سے بحمدِ اللہ نماز فرض ہوئی۔ منصب افتا ملنے کے وقت فقیر کی عمر 13 برس دس مہینہ چار دن کی تھی جب سے اب تک برابر یہی خدمتِ دین لی جارہی ہے۔ [5]

مدتِ تربیت: (بد مذہبوں کے رد اور فتویٰ نویسی کے بارے میں فرماتے ہیں): یہ دونوں ایسے فن ہیں کہ طِب کی طرح یہ بھی صِرف پڑھنے سے نہیں آتے۔ ان میں بھی طبیبِ حاذِق کے مطب میں بیٹھنے کی ضرورت ہے۔ میں بھی ایک حاذِق طبیب (یعنی ماہر استاذ والدِ ماجد رئیس المتکلمین مفتی نقی علی خان رحمۃُ اللہِ علیہ) کے

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

مطب میں سات برس بیٹھا، مجھے وہ وقت، وہ دن، وہ جگہ، وہ مسائل اور جہاں سے وہ آئے تھے اچھی طرح یاد ہیں۔[6]

شرفِ بیعت: آپ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں دوپہر کو سویا تو (خواب میں) حضرت جدِّ اَمجد رضی اللہُ عنہ تشریف لائے اور ایک صندوقچی عطا فرمائی اور فرمایا عنقریب آنے والا ہے وہ شخص جو تمہارے دردِ دل کی دوا کرے گا۔ دوسرے یا تیسرے روز حضرت مولانا عبدُ القادر رحمۃُ اللہِ علیہ بدایون سے تشریف لائے اور اپنے ساتھ مارہرہ شریف لے گئے۔ وہاں جاکر شاہ آلِ رسول مارہروی سے شرفِ بیعت حاصل کیا۔[7]

پہلا حج: آپ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: پہلی بار کی حاضری حضرات والدینِ ماجِدَین رحمۃُ اللہِ علیہما کے ہمراہ رِکاب (یعنی ہمراہی میں) تھی۔ اُس وقت مجھے تیئیسواں سال تھا۔[8]

دوسرا اور آخری حج: مدینہ طیبہ کی دوبارہ حاضری کے وقت میری عمر اکیاون برس پانچ مہینے کی تھی۔[9]

حرمِ مکہ میں امامت: اس (دوسری) بار کی حاضریِ مدینہ میں مکہ کے جلیل علمائے حنفیہ مثل مولانا شیخ صالح کمال مفتی حنفیہ و مولانا سید اسماعیل محافظِ کتبِ حرم حنفی وقت پر اپنی جماعت کرتے جس میں وہ اکابر اس فقیر کو امامت پر مجبور فرماتے۔[10]

ماں کی محبت: (دوسرے حج کے لئے) چلتے وقت جس لگن (یعنی برتن) میں میں نے وضو کیا تھا، والدہ ماجدہ نے اس کا پانی میری واپسی تک نہ پھینکنے دیا کہ اُس کے وضو کا پانی ہے۔[11]

اَعْداءُ اللہ سے نفرت: بحمدِ اللہ تعالیٰ بچپن سے مجھے نفرت ہے اَعْداءُ اللہ (اللہ کے دشمنوں) سے اور میرے بچوں کے بچوں کو بھی بفضلِ اللہِ تعالیٰ عَداوَتِ اَعْداءِ اللہ (یعنی اللہ کے دشمنوں سے دشمنی) گھٹی میں پلادی گئی ہے۔[12]

مال و اولاد سے محبت کا معیار: اَلْحمدُ لِلّٰہ میں نے مال "مِنْ حَیْثُ ھُوَ مَال" (یعنی اس طور پر کہ وہ مال ہے) سے کبھی محبت نہ رکھی صرف "اِنْفَاق فِی سَبِیْلِ اللہ" (یعنی راہِ خدا میں خرچ کرنے) کے لیے اس سے محبت ہے۔ اسی طرح اولاد "مِنْ حَیْثُ ھُوَ اَوْلَاد" (یعنی اس طور پہ کہ وہ اولاد ہے) سے بھی محبت نہیں، صرف اس سبب سے کہ صلہ رحم عملِ نیک ہے اس کا سبب اولاد ہے اور یہ میری اختیاری بات نہیں میری طبیعت کا تقاضا ہے۔[13]

خدا اور محبوبِ خدا کی محبت: بحمدِ اللہ اگر (میرے) قلب (دل) کے دو ٹکڑے کئے جائیں تو خدا کی قسم ایک پر لکھا ہوگا "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ" دوسرے پر لکھا ہوگا "مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم"۔[14]

اپنی خبرِ رحلت: اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنی وفات سے 4 ماہ 22 دن پہلے خود اپنے وِصال کی خبر دے کر پارہ 29 سورۃُ الدّھر کی آیت 15 سے سالِ انتقال کا استخراج فرمادیا تھا۔ اِس آیتِ شریفہ کے علمِ اَبْجد کے حساب سے 1340 عَدَد بنتے ہیں اور یہی ہجری سال کے اعتبار سے سنِ وفات ہے۔ وہ آیتِ مبارکہ یہ ہے: ﴿ وَ یُطَافُ عَلَیْهِمْ بِاٰنِیَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّ اَكْوَابٍ ﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور ان پر چاندی کے برتنوں اور کوزوں کا دور ہوگا۔ (پ29، الدھر: 15)[15]

وصالِ مبارک: 25 صفر المظفّر 1340ھ مطابق 28 اکتوبر 1921ء کو جمعۃ المبارک کے دن ہندوستان کے وقت کے مطابق 2 بجکر 38 منٹ (اور پاکستانی وقت کے مطابق 2 بجکر 8 منٹ) پر، عین اذانِ جُمعہ کے وَقت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ نے وصال فرمایا۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کا مزارِ پُرانوار مدینۃُ المرشد بریلی شریف میں آج بھی زیارت گاہِ خاص و عام ہے۔[16]

تم کیا گئے کہ رونقِ محفل چلی گئی
شعر و ادب کی زُلف پریشاں ہے آج بھی

---

(1) ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص63 (2) تذکرہ امام احمد رضا، ص2 (3) حیاتِ اعلیٰ حضرت، 1/68، تذکرہ امام احمد رضا، ص5 (4) حیاتِ اعلیٰ حضرت، 1/208 (5) تذکرۂ جمیل، ص101، حیاتِ اعلیٰ حضرت 1/279، 280 (6) ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص141 (7) ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص412 (8) ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص181 (9) ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص205 (10) ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص84، حیاتِ اعلیٰ حضرت، 1/399 ملخصاً (11) ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص183 (12) ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص410 (13) ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص497 (14) ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص411 (15) سوانح امام احمد رضا، ص384، وصایا شریف، ص25 (16) تذکرہ امام احمد رضا، ص18۔

تعزیت و عیادت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے Video اور Audio پیغامات کے ذریعے دکھیاروں اور غم زدوں سے تعزیت اور بیماروں سے عیادت فرماتے رہتے ہیں، ان میں سے منتخب پیغامات ضروری ترمیم کے بعد پیش کئے جارہے ہیں۔

حضرت مفتی غلام مرتضیٰ ساقی نقشبندی مجددی صاحب کے انتقال پر تعزیت

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

مرحوم والدین کے ساتھ بھلائی کی چار صورتیں

حضرتِ سیّدُنا ابو اُسید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! والدین کے انتقال کے بعد ان کے ساتھ نیکی کرنے کی کوئی صورت باقی ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔ 1 ان کے لئے دعا و استغفار کرنا 2 ان کے عہد کو پورا کرنا 3 ان کے رشتے داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور 4 ان کے دوستوں کی عزت کرنا۔

(ابو داؤد، 4/434، حدیث:5142 ملخصاً)

حضرت الحاج مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ اس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی تم ان کے ساتھ چار قسم کے سلوک کرسکتے ہو: ایک تو ان کے لئے دعائے خیر اور ان کے گناہوں کی معافی کی رب سے درخواست، دعا میں نمازِ جنازہ بھی داخل ہے۔ ہر نماز کے آخر میں رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ پڑھنا بھی، ان کے نام پر صدقات و خیرات کرنا بھی، ان کی طرف سے حجِ بدل کرنا یا کرانا بھی، ان کا تیجہ، دسواں، چالیسواں، برسی وغیرہ کرنا بھی۔ بعض لوگ اپنے والدین کی اچھی رسمیں باقی رکھتے ہیں یہ بھی اسی میں داخل ہے، اگر ماں باپ کسی تاریخ میں خیرات کرتے تھے یا میلاد شریف، گیارھویں شریف کرتے تھے تو ہمیشہ نبھاتے ہیں، جس مسجد میں نماز پڑھتے تھے اس مسجد کی آبادی کی کوشش کرتے ہیں، جس خانقاہ سے انہیں عقیدت تھی اس خانقاہ سے وابستہ رہتے ہیں یہ صورتیں اسی حدیث میں داخل ہیں۔ حدیثِ پاک کے اس حصے "ان کے دوستوں کی عزت کرنا" کے تحت فرماتے ہیں: احترام میں تعظیم و اکرام بھی داخل ہے اور ان کی خدمت، ان پر مال خرچ کرنا بھی شامل ہے، بیٹا باپ کے دوستوں ماں کی سہیلیوں سے سلوک کرے (یعنی اچھا سلوک کرے، بھلائی کرے)۔ (مراٰۃ المناجیح، 6/532، 533 ملخصاً)

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ

مجھے یہ افسوسناک خبر ملی کہ محمد قاسم ساقی مجددی کے ابو جان اور منشاء مجددی کے برادرِ محترم حضرت مفتی غلام مرتضیٰ ساقی نقشبندی مجددی صاحب طویل علالت کے بعد 3 ذوالحج 1443 سنِ ہجری مطابق 3 جولائی 2022ء کو 50 سال کی عمر میں گجرانوالہ میں انتقال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ!

میں تمام سوگواروں سے تعزیت کرتا ہوں اور صبر و ہمت سے کام لینے کی تلقین۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن یاربَّ المصطفٰے جَلَّ جَلَالُہٗ و صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! حضرت مفتی غلام مرتضیٰ ساقی نقشبندی مجددی صاحب کو غریقِ رحمت فرما،

اِلٰہَ الْعٰلمین! انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ نصیب فرما، پروردگارِ عالَم! ان کی قبر جنّت کا باغ بنے، رحمت کے پھولوں سے ڈھکے، تاحدِ نظر وسیع ہو جائے، مولائے کریم! نورِ مصطفےٰ کا صدقہ ان کی قبر تاحشر جگمگاتی رہے۔

روشن کر قبر بیکسوں کی اے شمعِ جمالِ مصطفائی
تاریکیِ گور سے بچانا اے شمعِ جمالِ مصطفائی

یااللہ پاک! مرحوم کو بے حساب مغفرت سے مشرف فرما کر انہیں جنّتُ الفردوس میں اپنے پیارے پیارے آخری نبی، مکی مدنی، محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کا پڑوسی بنا، یااللہ پاک! تمام سوگواروں کو صبرِ جمیل اور صبرِ جمیل پر اجرِ جزیل مرحمت فرما، ربِّ کریم! میرے پاس جو کچھ ٹُوٹے پُھوٹے اعمال ہیں اپنے کرم کے شایانِ شان ان پر اجر عطا فرما، یہ سارا اجر و ثواب جنابِ رسالت مآب صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کو عطا فرما، بوسیلۂ خاتَم النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم یہ سارا ثواب مرحوم حضرت مفتی غلام مرتضیٰ ساقی نقشبندی مجددی صاحب سمیت ساری امّت کو عنایت فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

بے حساب مغفرت کی دُعا کا ملتجی ہوں۔

حضرت حافظ غلام حیدر خادِمی صاحب کے انتقال پر تعزیت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے شیخُ الجامعہ، جامعہ نعمانیہ رضویہ سیالکوٹ، شیخُ الحدیث حضرت مولانا حافظ غلام حیدر خادِمی صاحب کے اِنتقال پر اِن کے بیٹوں ریاض خادمی اور الیاس خادمی سمیت تمام سوگواروں سے تعزیت کی اور مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہوئے ایصالِ ثواب بھی کیا۔

حضرت مفتی محمد جمیل رضوی صاحب کیلئے دعائے صحت

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

ایمان کا اعلیٰ درجہ

مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ”اللہ والوں کی باتیں“ جلد 1، صفحہ نمبر 399 پر ہے کہ حضرت سیّدُنا ابودَرْداء رضی اللہُ عنہ فرمایا کرتے تھے: ایمان کا اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ بندہ اللہ پاک کے حکم پر صبر کرے اور تقدیر پر راضی رہے، نیز توکل کے معاملے میں اِخلاص اپنائے اور ہر وقت اللہ پاک کا فرمانبردار رہے۔

(حلیۃُ الاولیاء، 1/276، رقم:707)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط

یاربَّ المصطفےٰ جلَّ جَلَالُہ وصلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم! حضرت مفتی محمد جمیل رضوی صاحب (بانی و مہتمم دارُ الافتاء وجامعہ بریلی شریف، ہند) کو گُردے اور پِتّے کی تکلیف سے شفائے کاملہ، عاجلہ، نافعہ عطا فرما، یااللہ پاک! انہیں صحتوں، راحتوں، عافیتوں، عبادتوں، ریاضتوں، دینی خدمتوں اور سنّتوں بھری طویل زندگی عطا فرما، یاربَّ العزت! یہ بیماری، یہ تکلیف، یہ پریشانی ان کے لئے ترقیِ درجات کا باعث، جنّتُ الفردوس میں بے حساب داخلے اور جنّتُ الفردوس میں تیرے پیارے پیارے آخری نبی، مکی مدنی، محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کا پڑوسی بننے کا ذریعہ بن جائے، یااللہ پاک! کربلا والوں کا صدقہ ان کی جھولی میں ڈال دے، اے اللہ پاک! انہیں دَر دَر کی ٹھوکروں، اسپتالوں کے پھیروں، ڈاکٹروں کی بھاری بھاری فیسوں اور مہنگی مہنگی دواؤں کے خرچے سے نجات عطا فرما، یاربِ ذُوالجلال! ان کے حال پر رحم و کرم فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللہ! لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللہ! لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللہ!

بے حساب مغفرت کی دُعا کا ملتجی ہوں۔

مختلف پیغاماتِ عطّار

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے جون 2022ء میں نجی پیغامات کے علاوہ المدینۃُ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر) کے شعبہ ”پیغاماتِ عطّار“ کے ذریعے تقریباً 2308 پیغامات جاری فرمائے جن میں 396 تعزیت کے، 1718 عیادت کے جبکہ 194 دیگر پیغامات تھے۔

العلم نور

بے مثال امام کی مثال نگاری

مولانا محمد عباس عطّاری مَدَنی*

کسی کو بات سمجھانے کا ایک بہترین طریقہ مثال دے کر سمجھانا بھی ہے۔ قراٰنِ کریم میں کئی مقامات پر مثالیں بیان ہوئیں اور معلمِ اعظم جنابِ رسولِ مکرّم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بھی کئی احکام و نصائح کو مثال کے ذریعے بیان فرمایا ہے۔ اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سُنّت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ نے بھی اپنے کلام میں جابجا یہ دِل کَش اُسْلوب اپنایا ہے۔ صفر المظفر 1440ھ میں سوسالہ عُرسِ اعلیٰ حضرت کے موقع پر شائع ہونے والے خُصوصی شمارے **"فیضانِ امامِ اہلِ سنّت"** میں اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کی کتابوں سے 22 جبکہ صفر المظفر 1441ھ میں مزید 6 مثالیں پیش کی گئی تھیں، اب کلامِ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ سے مزید پانچ مثالیں پیشِ خدمت ہیں:

1 اللہ و رسول کا معاملہ اور ذاتی معاملہ: دینی معاملات کی اہمیت کو سمجھنے اور اپنے ذاتی کاموں پر انہیں ترجیح دینے کی تربیت فرماتے ہوئے امامِ اہلِ سنّت رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: "آدمی اگر اللہ و رسول کے معاملہ کو (کم از کم) اپنے ذاتی معاملہ کے برابر ہی رکھے تو دین میں اس کی سرگرمی کے لئے بس (کافی) ہے، ہم دیکھتے ہیں کہ انسان ذرا سی نالی یا پرنالے کی مِلک بلکہ مُجرّد (صرف) حق کے لئے کس قدر جان توڑ عرق ریزیاں (کوششیں) کرتا ہے، اس کا مقدمہ مُنْتَہا (انجام) تک پہنچاتا ہے، کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتا (کوئی کسر نہیں چھوڑتا)، (ایک) پیسہ کے مال پر ہزار اٹھا دیتا (خرچ کر دیتا) ہے، دنیوی فریق کے مقابل (سامنے) کسی طرح اپنی دبتی (شکست) گوارا نہیں کرتا۔"[1]

2 محبتِ صحابہ و اہلِ بیت: صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کی محبت کا درس دیتے ہوئے اور جو لوگ صحابۂ کرام کو بُرا بھلا کہتے ہیں ان سے اپنا دامن اور ایمان بچانے کی نصیحت کرتے ہوئے امامِ اہلِ سنّت رحمۃُ اللہِ علیہ ایک مثال ارشاد فرماتے ہیں: "مسلمانو! ذرا اِدھر خدا و رسول کی طرف متوجہ ہو کر ایمان کے دِل پر ہاتھ رکھ کر دیکھو۔ اگر کچھ لوگ تمہارے ماں باپ کو رات دن بلاوجہ محض فحش مُغلَّظ (یعنی گندی گندی) گالیاں دینا اپنا شیوہ کرلیں بلکہ اپنا دین ٹھہرالیں، کیا تم ان سے بکشادہ پیشانی ملوگے؟ حاشا! ہرگز نہیں۔ اگر تم میں نام کو غیرت باقی ہے، اگر تم میں اِنسانیت باقی ہے، اگر تم ماں کو ماں سمجھتے ہو، اگر تم اپنے باپ سے پیدا ہو تو اُنہیں دیکھ کر تمہارے دل بھر جائیں گے، تمہاری آنکھوں میں خُون اُترے گا، تم اُن کی طرف نگاہ اٹھانا گوارا نہ کروگے۔ لِلّٰہ انصاف! صدیقِ اکبر و فاروقِ اعظم (رضی اللہُ عنہما) زائد یا تمہارے باپ؟ اُمُّ المؤمنین عائشہ صدیقہ (رضی اللہُ عنہا) زائد یا تمہاری ماں؟ ہم صدیق و فاروق (رضی اللہُ عنہما) کے ادنیٰ غلام ہیں اور اَلحمدُ لِلّٰہ کہ اُمُّ المؤمنین (رضی اللہُ عنہا) کے بیٹے کہلاتے ہیں، اُن کو گالیاں دینے والوں سے اگر یہ برتاؤ نہ برتیں جو تُم اپنی ماں بلکہ اپنے آپ کو گالیاں دینے والوں سے برتتے ہو تو ہم نہایت نمک حرام غلام اور حد بھر کے بُرے ناخلف (یعنی نااہل) بیٹے ہیں۔ ایمان کا تقاضا یہ ہے، آگے تم جانو اور تمہارا کام۔"[2]

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ تراجم، المدینۃ العلمیہ کراچی

3 **باغ کی سیر:** کسی مجلس کی سب اچھی باتیں چھوڑ کر بُری بات آگے پہنچانے والے کی مثال حدیثِ پاک میں اُس آدمی کی سی بیان ہوئی ہے جو بکریوں کا پورا ریوڑ چھوڑ کر رکھوالی کا کُتّا پکڑ لائے۔ (ابن ماجہ، 4 / 456، حدیث: 4172) اس سے ملتے جلتے معاملے پر امامِ اہلِ سنّت رحمۃُ اللہِ علیہ ایک مثال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "اپنی اغراضِ فاسدہ (بُرے مقاصد) کے لئے اس کی کتاب بینی (کتاب پڑھنے) کی مثال بالکل سؤر اور سیرِ باغ کی ہوتی ہے، پُھول مہکیں، کلیاں چٹکیں، تختے لہکیں، فوّارے چھلکیں، بلبلیں چہکیں، اِسے (سؤر کو) کسی لطف و سرور سے کام نہیں، وہ اس تلاش میں پھرتا ہے کہ کہیں نجاست پڑی ہو تو نوشِ جان کرے (یعنی مزے سے کھائے) بعینہٖ یہی حالت گمراہ بددین کی ہوتی ہے، ہزار ورق کی کتاب میں لاکھ باتیں نفیس و جلیل (عمدہ و عظیم) فوائد کی ہوں اُن سے اِسے بحث نہ ہوگی، کتاب بھر میں اگر کوئی غلط و باطل و خطا جملہ اپنے مطلب کا سمجھے گا اُسی کو پکڑ لے گا اگرچہ واقع (حقیقت) میں وہ اس کے مطلب کا بھی نہ ہو، اتنی بات اس میں خنزیر سے بھی بڑھ کر ہوئی کہ وہ (سؤر) نجاست لے گا تو اپنے مطلب کی اور اِسے (بد مذہب کو) اس کی بھی تمیز نہیں۔"(3)

4 **فونوگراف:** فونوگراف یا گراموفون ایک ریکارڈر ہے جو تقریباً ڈیڑھ سو سال پہلے 1877ء میں ایجاد ہوا، اس میں آوازیں ریکارڈ ہو جاتی تھیں۔ کچھ لوگوں کا کہنا تھا کہ فونوگراف میں چونکہ اصلی آواز نہیں ہوتی بلکہ آواز کی نقل ہوتی ہے لہٰذا فونوگراف سے حرام آوازیں (گانے موسیقی وغیرہ) سُننے میں مَعَاذَ اللہ کوئی حرج نہیں۔ امامِ اہلِ سنّت رحمۃُ اللہِ علیہ نے اس کے بارے میں رسالہ "اَلْکَشْفُ شَافِیا حُکْمُ فُونُوجرافیا" تحریر فرمایا اور واضح فرمایا کہ جن آوازوں کا فونوگراف سے باہر سننا حرام ہے اُن کا فونوگراف میں بھی سننا حرام ہے۔ امامِ اہلِ سنّت رحمۃُ اللہِ علیہ اس مغالطے کا پول کھولتے ہوئے مثال سے وضاحت فرماتے ہیں: "حال تو جب کُھلے کہ زید کی ہجو (مذمّت) یا اس کے والدین پر گالیاں اس آلہ (فونوگراف) میں بھر کر سُنائی جائیں... کیا اس پر وہی ثمرات (اثرات) مرتّب نہ ہوں گے؟ جو فونو سے باہر سننے میں ہوتے! پھر اپنے نفس کے لئے فرق نہ کرنا اور واحدِ قہّار کی مَعْصِیَتوں (نافرمانیوں) کو ہلکا کر لینے کے لئے یہ تاویلیں (بہانے) نکالنا کس قدر دیانت سے دُور و مہجور ہے۔"(4)

5 **شہد اور زہر:** تقدیر کے نازک مسئلہ پر امامِ اہلِ سنّت رحمۃُ اللہِ علیہ نے رسالہ "ثَلْجُ الصَّدْرِ لِاِیْمَانِ الْقَدْرِ" تحریر فرمایا جو اپنے موضوع پر ایک منفرد تحریر ہے، امامِ اہلِ سنّت رحمۃُ اللہِ علیہ نے اس کے متعلق ایک بہت عمدہ مثال بیان فرمائی، امام لکھتے ہیں: "دو پیالیوں میں شہد اور زہر ہیں اور دونوں خود بھی خدا ہی کے بنائے ہوئے ہیں، شہد میں شِفاء ہے اور زہر میں ہلاک کرنے کا اثر بھی اُسی نے رکھا ہے۔ روشن دماغ حکیموں کو بھیج کر بتا بھی دیا ہے کہ دیکھو! یہ شہد ہے، اس کے یہ منافع (فائدے) ہیں، اور خبردار! یہ زہر ہے، اس کے پینے سے ہلاک ہو جاتا ہے۔ ان ناصح اور خیر خواہ حکمائے کرام کی یہ مبارک آوازیں تمام جہان میں گونجیں، اور ایک ایک شخص کے کان میں پہنچیں۔ اس پر کچھ نے شہد کی پیالی اٹھا کر پی اور کچھ نے زہر کی۔"

شہد بھی اللہ پاک نے بنایا زہر بھی اسی کی تخلیق ہے، پھر زہر پینے والے سے باز پُرس کیوں ہوتی ہے؟ اس وسوسے کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں: "ہاں! باز پرس کی وہی وجہ ہے کہ شہد اور زہر اِسے بتا دیے تھے۔ عالی قدر حکمائے عظام کی معرفت (یعنی ذریعے) سے نفع نقصان جتا دیے تھے۔ دَسْت و دَہان (ہاتھ، منہ) وحلْق اس کے قابو میں کر دیے تھے۔ دیکھنے کو آنکھ، سمجھنے کو عقل اسے دے دی تھی۔ یہی ہاتھ جس سے اس نے زہر کی پیالی اٹھا کر پی، جامِ شہد کی طرف بڑھاتا اللہ تعالیٰ اُسی کا اٹھنا پیدا کر دیتا۔"

کچھ آگے چل کر مثال سے موضوع کی طرف آتے ہوئے فرماتے ہیں: "آدمی انصاف سے کام لے تو اِسی قدر تقریر و مثال کافی ہے۔ شہد کی پیالی اطاعتِ الٰہی ہے اور زہر کا کاسہ اُس کی نافرمانی۔ اور وہ عالی شان حکماء، انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام۔ اور ہدایت اس شہد سے نفع پانا ہے کہ اللہ ہی کے ارادے سے ہوگا اور ضَلالَت (گمراہی) اس زہر کا ضَرَر (نقصان) پہنچنا کہ یہ بھی اُسی کے ارادے سے ہوگا، مگر اطاعت والے تعریف کئے جائیں گے اور تمرُّد (سرکشی) والے مذموم و مُلْزَم ہو کر سزا پائیں گے۔"(5)

(1) فتاویٰ رضویہ، 14 / 575 (2) ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص170 (3) فتاویٰ رضویہ، 5 / 467 (4) فتاویٰ رضویہ، 23 / 437 (5) فتاویٰ رضویہ، 29 / 290، 292۔

مہروز عطاری: آپ کی شادی کب ہوئی؟

مفتی سجاد عطاری: 2003ء میں۔

مہروز عطاری: شادی سے پہلے اور بعد کی زندگی میں کیا فرق ہوتا ہے؟

مفتی سجاد عطاری: شادی کے بعد انسان کی زندگی کے معمولات بدل جاتے ہیں۔ شادی سے پہلے جو لااُبالی پَن ہوتا ہے وہ ختم یا کم ہو جاتا ہے، انسان کی طبیعت میں ایک ٹھہراؤ آجاتا ہے، اس کی ذمہ داری بڑھ جاتی ہے، والدین اور بہن بھائیوں کے حقوق کے ساتھ بیوی بچوں کے حقوق بھی ذمہ آتے ہیں جن کی وجہ سے دوسروں کو یہ لگتا ہے کہ یہ بدل گیا ہے، حالانکہ وہ شخص نہیں بدلتا بلکہ اب اس کی ذمہ داریاں اور وقت کے تقاضے بدل جاتے ہیں۔

مہروز عطاری: کچھ لوگ کہتے ہیں کہ شادی ایک ایسا پھل ہے کہ جسے کھانے والا بھی پچھتاتا ہے اور نہ کھانے والا بھی پچھتاتا ہے، آپ کی کیا رائے ہے؟

مفتی سجاد عطاری: یہ ایک عوامی جملہ ہے جو نامناسب ہے، اس میں ایک طرح سے نکاح جیسی عظیم سنت کی مذمت ہے۔

مہروز عطاری: کہتے ہیں کہ ہر کامیاب انسان کے پیچھے عورت کا ہاتھ ہوتا ہے۔ کیا مذہبی طور پر کامیاب افراد کا معاملہ بھی یہی ہوتا ہے؟

مفتی سجاد عطاری: اگر انسان اپنے گھریلو معاملات سے ہی مطمئن نہ ہو جیسے بچّوں کی تربیت، کھانا پینا، گھر کی صفائی ستھرائی، لباس وغیرہ ضروریات، جب وہ کام سے تھکا ہارا گھر پہنچے تو آگے سے شکوہ و شکایت، لڑائی جھگڑا شروع ہو جائے تو ایسا انسان دینی طور پر بھی کوئی بڑا کام نہیں کرسکتا۔ گھر کی خواتین کا تمام گھریلو ذمہ داریوں کو اچھے انداز میں پورا کرنا ہی ہمارے ساتھ سب سے بڑا تعاون ہے۔ جسے یہ تعاون حاصل ہو تو وہ ذہنی طور پر مطمئن اور یک سُو ہو کر اپنے کام پر توجہ کرسکتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مجھے بھی یہ نعمت حاصل ہے!

مہروز عطاری: دارُ الافتاء اہلِ سنّت میں آپ بالخصوص وقف کے مسائل کو دیکھتے ہیں۔ اس شعبے کی اہمیت سے متعلق کچھ بیان فرمادیں۔

مفتی سجاد عطاری: صرف وقف ہی نہیں بلکہ دعوتِ اسلامی کے تمام تنظیمی شرعی مسائل کو اِفتا مکتب سے حل کیا جاتا ہے۔ شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت کی یہ کڑھن ہے کہ دعوتِ اسلامی کا ہر کام شریعت کے مطابق ہونا چاہئے۔ آپ کی اسی سوچ کے تحت عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں افتا مکتب قائم کیا گیا تاکہ تمام شعبہ جات کے اسلامی بھائی تنظیمی مسائل کے شرعی حل کے لئے یہاں رابطہ کرسکیں۔

مہروز عطاری: بعض لوگ کہتے ہیں کہ دین تو آسان ہے لیکن مولوی حضرات نے اسے مشکل بنا دیا ہے۔ ایسے لوگوں کو آپ کس طرح سمجھائیں گے؟

مفتی سجاد عطّاری: اس طرح کی بات ناسمجھ اور دین کو دور سے دیکھنے والا ہی کر سکتا ہے۔ جو شخص کبھی پانی میں اترا ہی نہ ہو تو وہ دور سے دیکھ کر یہی کہتا ہے کہ پانی بہت گہرا ہے، اس میں اترنے والا ڈوب جائے گا۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ شرعی مسئلہ کسی کی مرضی کے خلاف ہوتا ہے یا اس کے مفادات پر زَد پڑتی ہے تو وہ بھی ایسا کلام کرتا ہے۔ ڈاکٹر اپنے علم اور تجربے کی روشنی میں مریض کا علاج کرتا ہے نہ کہ مریض کی مرضی پر چلتا اور اس کی خوشی کو دیکھ کر دوا دیتا ہے۔

مہروز عطّاری: عموماً آپ کے مطالعہ میں رہنے والی کتب کون سی ہیں؟ کوئی سی تین ارشاد فرمائیں۔

مفتی سجاد عطّاری: صحیح مسلم شریف، فتاویٰ رضویہ، بہارِ شریعت۔

مہروز عطّاری: طلبۂ کرام اور فارغ التحصیل حضرات کو آپ کون سی تین کتابیں بالخصوص پڑھنے کا مشورہ دیں گے؟

مفتی سجاد عطّاری: بہارِ شریعت کو ضرور مطالعہ میں رکھیں کہ اس میں علم کی تازگی بھی ہے، اپنی زندگی کو شریعت کے مطابق گزارنے کا سامان بھی ہے۔ فتاویٰ رضویہ کا مطالعہ بھی ضرور کریں کہ اس میں علم کے انمول موتی چھپے ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ سیرتِ رسول سے متعلق کوئی کتاب مثلاً ”سیرتِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم“ بھی ضرور مطالعہ میں رکھیں۔

مہروز عطّاری: ایک عام مسلمان کو آپ کن کتابوں کا مطالعہ کرنے کا مشورہ دیں گے؟

مفتی سجاد عطّاری: مکتبۃُ المدینہ کا لٹریچر بالخصوص ہر ہفتے امیرِ اہلِ سنّت کی طرف سے مطالعہ کے لئے ملنے والا رسالہ اور ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ اپنے مطالعہ میں رکھیں۔ یہ علم حاصل کرنے کا شارٹ کٹ ہے۔ میں نے یہ دیکھا ہے کہ دعوتِ اسلامی کے جو ذمہ داران بلکہ گھروں میں ہمارے جو بچے ہفتہ وار رسالہ اور ماہنامہ فیضانِ مدینہ پڑھتے اور ہفتہ وار مدنی مذاکرہ سنتے ہیں، اللہ پاک کے کرم سے ان میں علم اور شعور کی جھلک نظر آتی ہے۔

مہروز عطّاری: امیرِ اہلِ سنّت سے آپ کی پہلی ملاقات کب اور کیسے ہوئی؟

مفتی سجاد عطّاری: زمانۂ طالبِ علمی میں تقریباً ہر ہفتے لائن میں لگ کر امیرِ اہلِ سنّت سے ملاقات کی کوشش ہوتی تھی۔ پھر جب صبح امیرِ اہلِ سنّت فیضانِ مدینہ سے اپنے گھر جاتے تو ہم کچھ طالبِ علم بھی ساتھ ساتھ جاتے اور آپ خصوصی شفقتوں سے نوازتے تھے۔ اس طرح کے چند مواقع پر مجھے بھی خصوصی شفقتیں حاصل ہوئیں اور یہ میری زندگی کے یادگار لمحات بلکہ گویا کہ میری عید ہوتی تھی۔

مہروز عطّاری: بہت سے لوگ شرعی معاملات کے علاوہ اپنے ذاتی مسائل میں بھی آپ سے مشورہ کرتے ہوں گے، آپ اپنے معاملات میں کس سے مشورہ کرتے ہیں؟

مفتی سجاد عطّاری: میں اپنے اساتذہ اور دوست احباب سے بھی مشورہ کرلیتا ہوں جبکہ فیملی میں اپنے بڑے بھائی سے اور چھوٹے بھائی مولانا فراز عطّاری مدنی سے بھی مشورہ کرلیتا ہوں۔

مہروز عطّاری: امیرِ اہلِ سنّت کی بے شمار خوبیوں میں سے کوئی تین خوبیاں بیان فرمائیں۔

مفتی سجاد عطّاری: (1) علما اور طلبہ سے آپ کی محبت جیسی پہلے تھی ویسی ہی آج بھی نظر آتی ہے۔ اس میں کوئی تَصَنُّع یا بناوٹ نظر نہیں آتی بلکہ دل سے محبت کا رنگ جھلکتا ہے۔ بعض اوقات تو آپ کی طرف سے عزت ملنے پر بندہ شرمندہ ہوجاتا ہے کہ ہم نے جو دو حرف پڑھے ہیں وہ انہی کے صدقے میں پڑھے ہیں لیکن یہ علم کی وجہ سے ہماری اتنی عزت فرماتے ہیں، یہ ان کا بڑا پن ہے (2) آپ کی عاجزی و انکساری (3) شرعی مسائل پر آپ کی گرفت اور عمل۔

مہروز عطّاری: لوگوں کی کون سی ایسی بات ہے جو آپ کو بری لگتی ہے؟

مفتی سجاد عطّاری: بداخلاقی، بالخصوص چھوٹے کی بڑے کے ساتھ بداخلاقی۔

مہروز عطّاری: آج کل خاندانوں میں ناراضگیاں اور ناچاقیاں بڑھتی جارہی ہیں، اس سے متعلق کچھ رہنمائی فرمادیں۔

مفتی سجاد عطّاری: صلہ رحمی کے لئے رابطہ اور تعلق ضروری ہے۔ اگر رہائش دور دور مثلاً دوسرے شہر میں ہو تو ہفتے میں کم از کم ایک بار ان سے فون پر بات ضرور کریں۔ قریبی رشتے دار مثلاً چچا، ماموں، پھپھو وغیرہ سے رابطہ اور تعلق قائم رکھیں، یہ چیز آپ

کے دلوں کو جوڑ دے گی، آپس کی محبت اور رشتے داری کا احساس بھی قائم رہے گا۔ آج کل ہمارے معاشرے میں ایسا کسمپرسی کا عالم ہے کہ بیٹا بھی اپنی ماں یا باپ کو دو دو ہفتے بعد فون کرتا ہے۔ رشتے داروں سے رابطہ رکھنے کے علاوہ وقتاً فوقتاً انہیں کوئی تحفہ مثلاً سوٹ وغیرہ تحفے میں پیش کیا کریں یا پیسوں کی صورت میں تحفہ دیں اگرچہ ان کی مالی حیثیت مضبوط ہو، ایسا کرنے سے آپس کی محبتیں اور پیار کافی مضبوط رہتا ہے۔ فی زمانہ بعض اولاد بھی اپنے ماں باپ کو نہیں پوچھتی، اگر آپ اپنے بزرگ رشتے داروں سے رابطہ، تعلق اور تحفے کا سلسلہ رکھیں گے تو اس سے ان کو بہت فرحت اور خوشی حاصل ہوگی۔

مہروز عطّاری: کن کن ممالک میں آپ کا سفر ہوا ہے؟

مفتی سجاد عطّاری: الحمد للہ حرمین شریفین کے سفر کے علاوہ دعوتِ اسلامی کی برکت سے دینی کاموں کے لئے کئی ممالک میں جانا ہوا ہے جن میں متحدہ عرب امارات (UAE)، سری لنکا، نیپال اور ساؤتھ کوریا شامل ہیں۔

مہروز عطّاری: آج کل بالخصوص ہمارا پڑھا لکھا نوجوان طبقہ مختلف وسوسوں کا شکار رہتا ہے اور کچھ لوگ باقاعدہ یہ وسوسے پیدا کرتے ہیں، ایسے نوجوانوں کو آپ کیا مشورہ دیں گے؟

مفتی سجاد عطّاری: دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ رہیں، ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات اور مدنی مذاکروں میں شرکت، مدنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنالیں، علمائے اہلِ سنّت کے دامن سے وابستہ رہیں۔ اِن شآءَ اللہ عقیدہ و عمل کی درستی نصیب ہوگی اور آئے دن ظاہر ہونے والے نئے نئے فتنوں سے محفوظ رہیں گے۔

مہروز عطّاری: نئے فارغ التحصیل علمائے کرام یا وہ جو دارالافتاء کی فیلڈ میں آنا چاہتے ہیں، ان کو آپ کیا مشورہ دیں گے؟

مفتی سجاد عطّاری: دارالافتاء میں آنا سعادت کی بات ہے لیکن زندگی میں کامیابی صرف دارالافتاء کے شعبے میں آنے ہی میں منحصر نہیں، جس کا شوق ہو، جستجو ہو، کثرتِ مطالعہ کا عادی ہو وہ ضرور آئے۔ لیکن ہر طالبِ علم کو پڑھائی کے دوران ہی اپنے شوق اور دلچسپی کے اعتبار سے کسی شعبے کو فوکس کرلینا چاہئے۔ بعض طلبہ یہ سمجھتے ہیں کہ میں فلاں شعبے میں جاؤں گا تو ہی میری واہ واہ ہوگی یا فلاں شعبہ ہی کامیابی کی علامت ہے، اگر وہ شعبہ ان کی سوچ اور دلچسپی سے مطابقت ہی نہیں رکھتا تو پھر یہ کیسے اس میں کامیاب ہوسکتے ہیں؟

مہروز عطّاری: آپ غالباً دورِ طالبِ علمی سے ہی امامت کررہے ہیں۔ اپنے تجربات کی روشنی میں دو تین ایسی باتیں بتائیں جن کے ذریعے امام اپنی عزت و وقار کو بحال رکھتے ہوئے اپنے منصب کے تقاضے پورے کرسکے؟

مفتی سجاد عطّاری: سب سے پہلے تو ایک امام کے لئے وقت کی پابندی ضروری ہے، اور وہ بھی بھاگ دوڑ کر نہیں بلکہ اطمینان و وقار کے ساتھ۔ اس سے مقتدیوں کو بھی اطمینان حاصل ہوتا ہے اور امام کی عزت میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ امام لوگوں کو وقت دے، اس میں کنجوسی ہرگز نہ کرے اور نہ ہی خود کو حجرہ نشین بنائے۔ اس کے علاوہ امام کے لئے صاف ستھرا کردار اور خوش اخلاقی بھی نہایت ضروری ہے۔ اپنے کردار پر کسی کو انگلی اٹھانے کا موقع ہرگز نہ دیں۔

مہروز عطّاری: مدنی چینل کے علاوہ کسی چینل پر بیانات وغیرہ کا اتفاق ہوا؟

مفتی سجاد عطّاری: میری مادری زبان سرائیکی ہے اور سرائیکی زبان میں "واسیب" چینل ہے۔ مدنی مرکز کے حکم پر اس چینل کے لئے دو تین سال رمضان ٹرانسمیشن کے لئے سلسلے ریکارڈ کروائے تھے۔

مہروز عطّاری: انٹرویو کے آخر میں ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے قارئین کے لئے کوئی پیغام دے دیجئے۔

مفتی سجاد عطّاری: قارئین کے لئے یہ پیغام ہے کہ، اللہ و رسول کی اطاعت و فرمانبرداری میں زندگی بسر کریں۔ نیز اس ماہنامہ فیضانِ مدینہ سے اپنا تعلق مضبوط رکھیں۔ اس میں مضامین اگرچہ مختصر ہوتے ہیں لیکن لکھنے والا انہیں کئی کتابوں سے لے کر ان کا خلاصہ بنا کر ایک علمی خزانہ آپ کے سامنے پیش کرتا ہے۔ اسے پڑھنے میں ہرگز سستی نہ کریں، اِن شآءَ اللہ اس کی بدولت آپ کے علم میں بہت اضافہ ہوگا۔

(دوسری اور آخری قسط)

بنگلہ دیش کا سفر

مولانا عبد الحبیب عطّاری*

بنگلہ دیش والوں کا پُرزور مطالبہ نمازِ مغرب کے بعد ڈھاکہ اور اس کے اطراف کے ذمہ دار اسلامی بھائیوں کے ساتھ مشورہ ہوا جس میں سُوال جواب کا سلسلہ بھی ہوا۔ بنگلہ دیش میں جتنے بھی تربیتی اجتماعات یا مدنی مشوروں میں شرکت ہوئی، ان سب میں اسلامی بھائیوں کی طرف سے اَشک بار آنکھوں کے ساتھ ایک بھرپور مطالبہ کیا جاتا تھا کہ "دیدارِ مرشد چاہئے" یعنی امیرِ اہلِ سنّت بنگلہ دیش تشریف لے آئیں۔ اسلامی بھائیوں کا یہ مطالبہ امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ تک بھی پہنچا دیا گیا، اللہ کریم خیروعافیت کے ساتھ ہمیں وہ دن بھی دیکھنا نصیب فرمائے۔ اٰمین

کمال یہ ہے کہ بنگلہ دیش میں ہزاروں عاشقانِ رسول ایسے ہیں جنہوں نے اپنی زندگی میں کبھی بھی امیرِ اہلِ سنّت سے ملاقات یا آمنے سامنے (Face to Face) زیارت نہیں کی لیکن وہ آپ سے بہت محبت کرتے ہیں۔ ایسے موقع پر حضرت ابوہُریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی یہ حدیث شریف یاد آتی ہے جس میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبرئیل علیہ السّلام کو بُلا کر ان سے فرماتا ہے کہ میں فُلاں سے محبت کرتا ہوں، تم بھی اس سے محبت کرو چنانچہ حضرت جبرئیل علیہ السّلام اس سے محبت کرتے ہیں، پھر حضرت جبرئیل آسمان میں ندا کرتے ہیں کہ اللہ پاک فلاں بندے سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو تو آسمان والے بھی اس سے محبت کرتے ہیں، پھر اس کے لئے زمین میں مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔

(مسلم، ص1086، حدیث:6705)

شخصیات اجتماع نمازِ عشا کے بعد ڈھاکہ کے علاقے عظیم پورہ میں بالخصوص میمن کمیونٹی اور شخصیات کے درمیان سنتوں بھرے اجتماع کا سلسلہ ہوا۔ یاد رہے کہ ڈھاکہ میں میمن کمیونٹی کی بڑی تعداد آباد ہے۔ چونکہ میرا تعلق بھی میمن برادری سے ہے اس لئے بیان میں میمنی زبان میں بھی مدنی پھول پیش کرنے کا موقع ملا۔ اس اجتماع میں کچھ قراٰنی واقعات بیان کرنے کی سعادت ملی اور بالخصوص قارُون کا واقعہ بیان کیا۔ اجتماع کے بعد عاشقانِ رسول سے ملاقات ہوئی اور کتابوں کے تحائف پیش کئے گئے، کھانے کے دوران بھی اسلامی بھائیوں نے اچھی اچھی نیتوں کا اظہار کیا۔

سائیکل رکشہ کی سواری بنگلہ دیش کے اس سفر کے دوران ڈھاکہ میں سائیکل رکشہ پر سواری کا موقع بھی ملا۔ ڈھاکہ میں تقریباً 3 لاکھ سائیکل رکشہ ہیں۔ ڈھاکہ ایک بڑا شہر ہے لیکن مجھے یہاں بھکاری (Beggars) بہت کم نظر آئے جس سے ایسا لگا کہ یہاں کے لوگ محنت مزدوری کرکے روزی کمانے کو پسند

نوٹ: یہ مضمون مولانا عبدُ الحبیب عطّاری کے وڈیو پروگرام وغیرہ کی مدد سے تیار کرکے پیش کیا گیا ہے۔

کُمِلّا بنگلہ دیش

* رکنِ شوریٰ ونگرانِ مجلس مدنی چینل

https://www.facebook.com/AbdulHabibAttari/

کرتے ہیں۔

ڈھاکہ سے کُمِلّا ڈھاکہ میں میمن کمیونٹی کے اجتماع کے بعد ہم رات میں ہی 2 سے ڈھائی گھنٹے کا سفر کرکے تقریباً 3 بجے کُمِلّا (Cumilla) پہنچے جہاں اسلامی بھائی ہمیں خوش آمدید کہنے کے لئے موجود تھے۔ نمازِ فجر کے بعد ہم نے آرام کیا۔

16 مارچ 2022ء بروز بدھ نمازِ ظہر کے بعد علمائے کرام، امام صاحبان اور کچھ تاجران سے ملاقات ہوئی، اس کے بعد کُمِلّا میں قائم دارُ المدینہ سمیت چند جگہوں کا وزٹ کیا۔

خوش نصیب عاشقِ رسول کُمِلّا میں ایک عجیب معاملہ یہ ہوا کہ اسلامی بھائی مجھے ایک ایسے گاؤں میں لے گئے جہاں جنگل جیسا ماحول تھا۔ یہاں ایک عاشقِ رسول نے دعوتِ اسلامی کو مسجد و مدرسۃُ المدینہ اور دیگر شعبہ جات کے لئے جگہ دی تھی جہاں ہم نے سنگِ بنیاد رکھا۔ جگہ دینے والے اسلامی بھائی کا انتقال ہو چکا ہے، ان کے بیٹے نے کہا کہ اس جگہ کے پیچھے ہی ہمارے خاندانی قبرستان میں والد صاحب کی قبر ہے، آپ وہاں چل کر فاتحہ پڑھ دیں۔ ہم اس عاشقِ رسول کی قبر پر حاضر ہوئے تو ان پر رَشک آیا کہ انتقال سے پہلے یہ ایک ایسی جگہ دے گئے ہیں جہاں مسجد و مدرسہ قائم ہوگا اور ان کے لئے ثوابِ جاریہ کی صورت بنے گی۔

سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مؤمن کو اس کے عمل اور نیکیوں سے مرنے کے بعد بھی یہ چیزیں پہنچتی رہتی ہیں: 1 علم جس کی اس نے تعلیم دی اور اشاعت کی 2 نیک اولاد جسے چھوڑ کر مرا ہے 3 مُصْحَف (یعنی قراٰن مجید) جسے میراث میں چھوڑا 4 مسجد بنائی 5 مسافر خانہ بنا دیا 6 نہر جاری کروادی 7 اپنی صحت اور زندگی میں اپنے مال میں سے صدقہ نکال دیا جو اس کے مرنے کے بعد اُس کو ملے گا۔ (ابن ماجہ، 1/157، حدیث:242)

اس کے بعد ہم کُمِلّا میں واقع مکتبۃُ المدینہ اور دارُ المدینہ کا وزٹ کرنے پہنچے اور دل بہت خوش ہوا کہ دعوتِ اسلامی کے یہ شعبہ جات ایک ایسے علاقے میں بھی موجود ہیں جس کا نام بھی ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے بہت سے قارئین نے نہیں سنا ہوگا۔

آج شام کُمِلّا کے ایک مقامی ہال میں تاجران اجتماع ہوا جس میں بیان کی سعادت ملی۔ اس کے بعد کُمِلّا کے ذمّہ داران کے ساتھ مدنی مشورہ ہوا جو رات دیر تک جاری رہا۔ مدنی مشورے کے بعد رات میں ہی ہم نے سفر شروع کیا اور تقریباً 3 بجے کے بعد "چٹاگانگ" پہنچے۔

ہٹ ہزاری میں مصروفیات 17 مارچ 2022ء بروز جمعرات دوپہر کے وقت ہم چٹاگانگ کے قریبی شہر "ہٹ ہزاری" پہنچے جہاں ایک جامعۃُ المدینہ میں علمائے کرام تشریف لائے ہوئے تھے۔ وہاں پہنچ کر مسجد فیضانِ مدینہ اور جامعۃُ المدینہ کی عالی شان عمارت دیکھ کر دل بہت خوش ہوا، مجھے بتایا گیا کہ بیرونِ ملک کے چند عاشقانِ رسول نے مل کر ثوابِ جاریہ کا یہ کام کیا ہے، اللہ کریم ان اسلامی بھائیوں کو دنیا و آخرت میں اس کی بہترین جزا عطا فرمائے۔ ہٹ ہزاری میں بھی علمائے کرام کے ساتھ بہت اچھی نشست ہوئی۔ معلوم ہوا کہ یہاں کے علمائے اہلِ سنّت جب کسی محفل میں جمع ہوتے ہیں تو ختمِ بخاری شریف کرتے ہیں، الحمدُ للہ ہماری اس نشست میں بھی یہ مبارک سلسلہ ہوا اور علمائے کرام نے ہمیں بہت محبّتوں سے نوازا۔

اس نشست کے بعد جامعۃُ المدینہ کے اساتذہ کے ساتھ الگ سے مدنی مشورہ ہوا جبکہ طلبۂ کرام اور دیگر اسلامی بھائیوں کے ساتھ الگ نشست ہوئی۔

تاجر اجتماع ہٹ ہزاری سے فارغ ہونے کے بعد ہم چٹاگانگ واپس آئے جہاں آج رات میمن کمیونٹی کا ایک سنّتوں بھرا اجتماع ہوا جو میرے خیال سے اس سفر کا سب سے یادگار اجتماع تھا۔ اس اجتماع میں قراٰنِ کریم سے حضرت یوسف علیہ السّلام کا واقعہ اور شبِ براءت سے متعلق مدنی پھول بیان کرنے کی سعادت ملی اور میں نے بیان کا اکثر حصہ میمنی زبان میں کیا۔ چٹاگانگ میں دعوتِ اسلامی کیلئے ایک عظیم مدنی مرکز کی بھی ضرورت

ہے، آج کے اجتماع میں ہم نے تاجران کو اس کی بھی ترغیب دلائی۔

اجتماع کے بعد ہم رات تقریباً 12 بجے مدرباڑی(Madarbari) کی مسجد میں چٹاگانگ کے ذمّہ دارانِ دعوتِ اسلامی کے مدنی مشورے میں حاضر ہوئے جہاں اسلامی بھائیوں کی تعداد دیکھ کر ایسا لگتا تھا جیسے کوئی اجتماع ہو رہا ہے۔ مدنی مشورے کے بعد ہم اپنی قیام گاہ پہنچے، رات میں کچھ دیر آرام کے بعد ہم سحری کیلئے اُٹھے کیونکہ آج 14 شعبان المعظم جمعۃ المبارک ہے۔ آج ہند کے کئی اسلامی بھائی بھی ہمارے مدنی قافلے میں شامل ہو گئے۔ نمازِ فجر باجماعت ادا کرنے کے بعد بھی آرام کا موقع ملا۔

جمعہ کے دن کی مصروفیات آج ہم جمعۃُ المبارک کے لئے تیار ہو کر قریبی مسجد میں حاضر ہوئے تو امام صاحب نے عزت افزائی کرتے ہوئے ہمیں بیان کا موقع فراہم کیا۔

نمازِ جمعہ کے بعد ایک تاجر اجتماع میں شرکت ہوئی جس میں شبِ براءت کی فضیلت، اس کے نوافل اور وظائف سے متعلق بیان کرنے کا موقع ملا۔

عصر کے بعد ہم ایک اسلامی بھائی کے گھر افطار اجتماع میں حاضر ہوئے جہاں دعا و اِفطار کا سلسلہ ہوا۔ افطار کے بعد نمازِ مغرب اور شبِ براءت کے 6 نوافل، سورۂ یٰسٓ اور دعائے نصف شعبان میں شرکت ہوئی۔ آخر میں صاحبِ خانہ اسلامی بھائی سے چٹاگانگ میں مدنی مرکز بنانے سے متعلق تفصیلی گفتگو ہوئی۔

یہاں سے ہم سب مل کر مدنی مرکز کیلئے ایک بہت پیاری اور قیمتی جگہ دیکھنے گئے جہاں کئی اسلامی بھائیوں نے اپنی اچھی نیتوں کا اظہار کیا۔ اس کے بعد ہم چند ایسے تاجران کے گھروں پر ملاقات کے لئے گئے جنہوں نے اپنے گھر بلانے کے لئے کافی اصرار کیا تھا، ان اسلامی بھائیوں سے بھی مدنی مرکز سے متعلق بات ہوئی اور انہوں نے تعاون کرنے کی نیتیں کیں۔

بنگلہ دیش میں شبِ براءت کا اہتمام اس کے بعد ہم نے قبرستان حاضری دی۔ یہاں یہ بھی عرض کر دوں کہ نہ صرف چٹاگانگ بلکہ پورے بنگلہ دیش میں نہایت اہتمام کے ساتھ شبِ براءت منائی جاتی ہے۔ آج رات قبرستان میں بھی عاشقانِ رسول کی بڑی تعداد موجود تھی۔ قبرستان میں قبر و آخرت کی تیاری سے متعلق سنّتوں بھرے بیان کا موقع ملا۔

شبِ براءت کا یادگار اجتماع چٹاگانگ کے قریبی علاقے رنگونیا کے ایک میدان میں شبِ براءت کے سلسلے میں اجتماع منعقد ہوا جس میں اسلامی بھائیوں کی بہت بڑی تعداد موجود تھی، یوں کہہ لیں کہ تاحدِ نظر سر ہی سر نظر آرہے تھے اور دعوتِ اسلامی کے تین روزہ اجتماعات کی یاد تازہ ہو رہی تھی۔ اس اجتماع کی خصوصیت یہ تھی کہ اس موقع پر جامعۃُ المدینہ بنگلہ دیش سے درسِ نظامی مکمل کرنے والے 58 اسلامی بھائیوں کی دستارِ فضیلت کا بھی سلسلہ ہوا۔ اس اجتماع میں مجھے "موت" کے موضوع پر بیان کی سعادت ملی اور ہم مدنی چینل کے ذریعے مدنی مذاکرے میں بھی شریک ہوئے، اس موقع پر امیرِ اہلِ سنّت نے بنگلہ دیش کے اجتماع میں اسلامی بھائیوں کی بڑی تعداد دیکھ کر خوشی کا اظہار فرمایا اور دعاؤں سے بھی نوازا۔

میں نے دنیا کے کئی ملکوں میں شبِ براءت کے اجتماعات میں شرکت کی ہے لیکن رنگونیا میں ہونے والا یہ اجتماع یادگار تھا۔ رنگونیا چٹاگانگ کا ایسا علاقہ ہے جیسے کراچی والوں کے لئے صحرائے مدینہ ٹول پلازہ سے بھی آگے کا کوئی علاقہ، جب ہم وہاں جارہے تھے تو میں سوچ رہا تھا کہ اس جگہ عوام کیسے پہنچے گی لیکن جب رات تقریباً 2 بجے اجتماع گاہ پہنچ کر میں اسٹیج پر گیا تو تاحدِ نظر سر ہی سر نظر آرہے تھے۔

اجتماع کے بعد ہم واپسی کے لئے روانہ ہوئے اور راستے میں سحری کی۔

اللہ کریم ہمارے اس سفر کو قبولیت عطا فرمائے اور بنگلہ دیش میں دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں کو دن گیارھویں رات بارھویں ترقی عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

گھبراہٹ (Anxiety)

ڈاکٹر زیرک عطاری*

اللہ پاک نے ہمیں عقل و شعور کی نعمت سے نوازا، ہمارے اندر جذبات اور احساسات کو پروان چڑھایا جس سے ہم زندگی کی خوشیاں اور غم محسوس کرسکتے ہیں۔ سمندری لہروں کی طرح انسان کے جذبات میں بھی اتار چڑھاؤ کا عمل دخل رہتا ہے۔ ایک ہی دن میں ہم کئی بار خوشی یا غم یا ان دونوں کی ملی جلی کیفیات سے گزرتے ہیں جو کہ بالکل نارمل ہے۔

بعض دفعہ حالات وواقعات ہمارے دل و دماغ پر کچھ اس طرح اثر انداز ہوتے ہیں کہ ہم بے چین سے ہوجاتے ہیں۔ ایک عجیب سی فکر یا خوف لاحق ہوجاتا ہے۔ دل کی دھڑکن تیز ہوجاتی، سانس پھولنے لگتی، بدن میں کپکپاہٹ سی ہوتی، ماتھے پر پسینہ آتا اور پٹھوں میں تناؤ محسوس ہونے لگتا ہے۔ ان حالات و کیفیات سے گزرنے والے شخص کی سمجھ میں کچھ نہیں آتا کہ میرے ساتھ کیا ہورہا ہے، اسے یوں محسوس ہوتا ہے کہ میرے اختیار میں کچھ نہیں رہا اور ناکامی میرا مقدر ہے۔

اس مجموعی کیفیت کا نام ہے گھبراہٹ۔ زندگی کے کئی مواقع پر ہمارے ساتھ ایسا ہوا ہوگا۔ مثلاً امتحان سے پہلے، یا کسی ضروری میٹنگ کے موقع پر یا پھر فلائٹ کے لئے لیٹ ہوتے وقت۔ اس طرح کی گھبراہٹ بالکل نارمل ہے بلکہ بعض دفعہ تو ایسی گھبراہٹ فائدہ مند ثابت ہوتی ہے کیونکہ آپ چوکنّے ہوجاتے ہیں اور آپ کی کارکردگی (Performance) میں بہتری آتی ہے۔

بہرحال گھبراہٹ کے بارے میں یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ اگر کوئی شخص ایسی پس پردہ گھبراہٹ (Background anxiety) میں مبتلا رہتا ہو جس کی وجہ سے روزمرہ زندگی کے معمولات پر کوئی منفی اثر نہ پڑتا ہو مثلاً کام کاج، ازدواجی زندگی، لوگوں سے میل جول، بات چیت، لین دین اور دیگر معاملات اچھے انداز میں پورے کرتا ہو تو پھر یہ پسِ پردہ گھبراہٹ بھی ہمارے لئے نارمل ہے۔ اے کاش! یہ پس پردہ گھبراہٹ فکرِ آخرت میں بدل جائے تو پھر زندگی سنور جائے۔

اب آتے ہیں اس گھبراہٹ کی طرف جو ہماری روزمرہ زندگی کو متاثر کرتی ہے، جس کی وجہ سے ہم اپنی ذمہ داریاں پوری نہیں کرپاتے اور کچھ زیادہ ہی دوسروں کے آسرے پر رہتے ہیں۔ گھبراہٹ بذاتِ خود بیماری نہیں بلکہ جیسے سر درد کی کئی وجوہات ہوتی ہیں ایسے ہی یہ گھبراہٹ بھی ایک علامت ہے جو مختلف بیماریوں کی وجہ سے ظاہر ہوتی ہے۔

گھبراہٹ کی وجوہات نفسیاتی امراض مثلاً ذہنی دباؤ (Depression) * فوبیا (Phobia) * وہم/وسوسوں کی بیماری (Obsessive-Compulsive Disorder) * کسی بڑے حادثے

انسان اور نفسیات

* ماہر نفسیات، U.K

کی وجہ سے پیدا ہونے والا ذہنی دباؤ (Post-Traumatic Stress Disorder) جسمانی امراض مثلاً ◉ کینسر ◉ جوڑوں کے درد اور سوجن کا عارضہ (Arthritis) ◉ تھائیرائیڈ ہارمون کی زیادتی ◉ دل کی دھڑکن کی ایک مخصوص بیماری جس میں اچانک دھڑکن بہت تیز ہو جاتی ہے وغیرہا۔

لہٰذا اگر مریض اپنے آپ کو گھبراہٹ کا شکار پاتا ہے تو وہ کسی ماہر نفسیات سے رجوع کرے۔ ماہر نفسیات کو بھی چاہئے کہ وہ گھبراہٹ کی مکمل تشخیص کرے اور بیماری کی جڑ تک پہنچے۔ بعض اوقات مریض کسی عام ڈاکٹر کے پاس چلا جاتا ہے اور ڈاکٹر بھی فیس کے چکر میں اپنی پروفیشنل گائیڈ لائنز کو پس پردہ ڈال کر مکمل تشخیص کے بغیر علاج شروع کر دیتا ہے۔

گھبراہٹ کے بہت سارے علاج موجود ہیں۔ علاج کی نوعیت وجوہات کی بنیاد پر قدرے مختلف ہوتی ہے لیکن اس مضمون میں جو گھبراہٹ کے علاج تجویز کئے جارہے ہیں وہ اِن شآءَ اللہ ہر ایک کو فائدہ دیں گے۔

◉ سب سے پہلے آپ اپنی کیفیات کا جائزہ لیں۔ کون سے ایسے عناصر ہیں جو آپ کو بے چین کرتے ہیں۔ بعض اوقات مخصوص اوقات میں گھبراہٹ زیادہ ہو جاتی ہے۔ اس ضمن میں اگر آپ کیفیات کی ڈائری لکھنا شروع کریں گے تو آپ کو اپنی پرابلم کو سمجھنے کا موقع ملے گا۔ مثلاً ایک کالم میں وقت لکھیں۔ دوسرے میں اپنے جذبات اور محسوسات، تیسرے کالم میں اپنے ذہن میں چلنے والی سوچیں تحریر کریں اور چوتھے کالم میں وہ حالات و واقعات جن کے سبب آپ گھبراہٹ کا شکار ہیں۔ جتنا آپ محرکات (Triggers) کو سمجھیں گے اتنا ہی آپ خود اپنا علاج کرنے میں کامیاب ہوں گے۔

◉ جن مشکلات یا مسائل کا آپ کو سامنا ہے ان کی درجہ بندی کریں۔ مثلاً جو مسائل آسانی سے حل ہو سکتے ہیں ان کو پہلے حل کرنے کی کوشش کریں۔ اس سے آپ کو اعتماد حاصل ہو گا اور گھبراہٹ میں کمی آئے گی۔ اگر آپ مسائل کو گھمبیر سمجھ کر چھوڑ دیں گے تو اس کا بوجھ آپ کے ذہن پر پہاڑ کی طرح حاوی ہو جائے گا اور آپ گھبراہٹ کی چکی میں پستے رہیں گے۔

◉ سونے، جاگنے، کھانے، پینے اور عبادت کی ایک روٹین ہونی چاہئے۔ اس ضمن میں پانچ وقت نماز باجماعت ادا کرنا آپ کی زندگی میں ایک بہترین روٹین اور مثبت تبدیلی (Positive change) لاسکتا ہے۔ ذکر واذکار، تلاوتِ قراٰن اور دُرودِ پاک کا معمول آپ کی گھبراہٹ کو بہت حد تک کم کر سکتا ہے۔

◉ ورزش کا گھبراہٹ دور کرنے میں بہت بنیادی کردار ہے۔ ہر روز آدھا گھنٹہ ایسی ورزش کریں جس سے آپ کو پسینہ آئے، سانس تھوڑی سی پھولے اور دل کی دھڑکن میں تیزی محسوس ہو۔ اسٹریس یا گھبراہٹ کی وجہ سے جو تناؤ بدن میں آجاتا ہے ورزش کے ذریعے یہ تناؤ بالکل ختم ہو جاتا ہے۔

◉ اپنے ہمدردوں سے ان پر بوجھ بنے بغیر مناسب انداز میں مدد طلب کریں۔ آپ ان سے اپنے وہ جذبات اور احساسات شیئر کریں (جن کی شریعت بھی اجازت دیتی ہو)۔ اس سے بھی آپ کی گھبراہٹ میں کمی ہو گی ◉ آپ کی زندگی میں جو مثبت چیزیں ہیں ان کی لسٹ بنائیں۔ روزانہ اس لسٹ کا مطالعہ کریں اور ان مثبت چیزوں پر اللہ پاک کا شکر ادا کریں۔ ہمارا دین ہمیں مثبت سوچ سکھاتا ہے۔ ایک بندۂ مومن کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ اپنے اور دوسروں کے حوالے سے منفی سوچ کا متحمل ہو ◉ ہر ہفتہ کو مدنی چینل پر ہونے والا لائیو مدنی مذاکرہ سنیں۔ اس کے ذریعے سے جو بہترین کاؤنسلنگ آپ کو ملے گی اس کا کوئی نعمُ البدل نہیں ◉ اپنے معالج کی تجاویز کو اہمیت دیں اور دی گئی ہدایات پر مکمل عمل درآمد کریں۔ بعض مریضوں کو دوا کی بھی ضرورت پڑتی ہے۔ دوا کے حوالے سے عوامُ الناس میں غلط تصور قائم ہے جس کی وجہ سے بہت سارے لوگ نفسیاتی امراض کی دوا نہیں لیتے جس کی وجہ سے وہ ساری زندگی نفسیاتی مریض رہتے ہیں۔

ٹائیفائیڈ (میعادی بخار)

ڈاکٹر اُمِّ سارِب عطّاریہ*

ٹائیفائیڈ کی بیماری سیلمونیلا ٹائیفی (Salmonella Typhi) نامی ایک خاص جراثیم کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے، یہ بیماری ان ممالک میں عام ہے جو اگرچہ ترقی پذیر شمار کئے جاتے ہوں مگر ان میں صحت و صفائی کا نظام بہت خراب ہے۔

علامات (Signs)

ٹائیفائیڈ کی علامات: 1 معمولی درجے کا بخار 2 سر درد اور پورے جسم میں درد 3 کمزوری اور تھکاوٹ 4 پیچش / قبض 5 متلی 6 پیٹ اور سینے (Chest) پر عارضی گلابی دھبے۔

یہ علامات انفیکشن ہونے کے سات سے چودہ دن کے درمیان ظاہر ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ بچوں کے لئے یہ انفیکشن زیادہ خطرناک ہوتا ہے لہٰذا اگر بچّے میں میعادی بخار کی علامات ظاہر ہوں تو فوری طور پر ڈاکٹر کے پاس لے جائیں۔

اسباب (Causes)

ٹائیفائیڈ ایک جراثیم سے پھیلتا ہے۔ خاص طور پر ایسے مریض سے پھیلتا ہے جو استنجا خانہ سے آکر ہاتھ نہیں دھوتا اور دوسروں کو کھانا دیتا ہے، اس کے علاوہ بغیر دُھلی سبزیوں اور فروٹ کا استعمال بھی جسم میں یہ انفیکشن پھیلنے کا سبب بنتا ہے۔ عام طور پر جن بچّوں میں مدافعتی نظام (Immunity system) کمزور ہوتا ہے وہ جلدی اس بیماری کا شکار ہو جاتے ہیں۔

پیچیدگیاں (Complications)

اگر بروقت علاج شروع نہ کیا جائے تو مزید جو پیچیدگیاں پیدا ہو سکتی ہیں وہ یہ ہیں: 1 وزن میں شدید کمی 2 شدید اِسہال (Diarrhea) 3 تیز بخار 4 بے چینی (Anxiety) / بے حسی (Numbness) کا طاری ہونا۔

اگر آپ بچے کو ایسے علاقے یا ملک لے جا رہے ہوں جہاں ٹائیفائیڈ بخار پھیلا ہوا ہے تو اس بیماری کے حملہ آور ہونے سے ہوشیار رہنا اور بچاؤ کی تدابیر کرنا ضروری ہے۔

تشخیص (Diagnosis)

عام طور پر اس مرض کی تشخیص کے لئے ڈاکٹر علامات دریافت کرکے بچے کا معائنہ (Check up) کرتا ہے اور بچّے کے خون اور پاخانہ کا ٹیسٹ کرواتا ہے، پھر بچے کی حالت کے مطابق اسے اسپتال میں داخل کر دیا جاتا ہے یا پھر گھر میں رہتے ہوئے منہ سے کھانے والی جراثیم کُش اَدْوِیات (Oral Antibiotics) سے ہی علاج شروع کر دیا جاتا ہے اور اگر ٹائیفائیڈ زیادہ شدید ہو تو نَس کے ذریعے اینٹی بائیوٹک (Intravenous Antibiotics) بھی دی جا سکتی ہیں۔

علاج (Treatment)

جراثیم کا خاتمہ کرنے والی دوا (Antibiotic) کے بروقت استعمال سے 48 گھنٹوں میں بچے کی طبیعت بہتر ہونے لگتی ہے اور درد اور بخار میں افاقہ ہو جاتا ہے لیکن دو باتوں کا لازمی خیال رکھنا چاہئے، ایک یہ کہ اینٹی بائیوٹک کا کورس پورا کیا جائے تاکہ پیچیدگیوں سے بچا جا سکے اور دوسری یہ کہ بخار کم کرنے کے لئے کوئی بھی دوائی ڈاکٹر کی تجویز کے بغیر نہ دیں نیز جسم میں

* سندھ گورنمنٹ ہاسپٹل، کراچی

پانی کی کمی کو پورا کرنے کے لئے سادہ پانی اور مختلف مشروبات پلائیں۔

پرہیز (Prevention)

ٹائیفائیڈ سے بچّوں کو محفوظ رکھنے کے لئے بطورِ پرہیز انہیں اُبلا ہوا پانی پلائیں، اپنے ہاتھ صاف رکھیں، بچوں کو بھی سکھائیں کہ ہر بار کھانا کھانے سے پہلے صابن سے ہاتھ دھوئیں اس کے علاوہ غسل خانہ / استنجا خانہ سے فارغ ہونے کے بعد بھی ہاتھ دھوئیں، پھل اور سبزیوں کو اچھی طرح صاف پانی سے دھو کر استعمال کریں اور ایسے پھل اور سبزیاں زیادہ استعمال کریں جو چھیل کر کھائی اور پکائی جاتی ہیں جیسے کیلا، مٹر اور لوکی وغیرہ۔ باہر کے کھانے سے پرہیز کریں، ضرورت پڑنے پر ہمیشہ نئی سرنج کا استعمال کریں۔

حفاظتی ٹیکے (Vaccination)

2 سال سے کم عمر بچّوں کے لئے ویکسین دستیاب ہے، یہ مدافعتی نظام کو بڑھاتی ہے اور انفیکشن سے بچاتی ہے۔

مَدَنی رسائل کے مُطالعہ کی دُھوم

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّاؔر قادری دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے شوّالُ المکرم اور ذوالقعدۃ الحرام 1443ھ میں درج ذیل مَدَنی رسائل پڑھنے / سننے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے / سننے والوں کو دُعاؤں سے نوازا: 1 یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ "نماز پڑھنے کے ثوابات" پڑھ یا سُن لے اُس کو پکا نمازی بنا اور اُس کی بے حساب مغفرت فرما۔ اٰمین 2 یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ "126 سنّتیں اور آداب" پڑھ یا سُن لے اُس کو بار بار حج کی سعادت دے اور بار بار میٹھا مدینہ دکھا۔ اٰمین 3 یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی 21 صفحات کا رِسالہ "صحابہ کی باتیں" پڑھ یا سُن لے اُسے اپنی، اپنے پیارے پیارے آخری نبی اور صَحابہ و اہلِ بیت کی سچّی مَحبّت دے اور اس سے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے راضی ہو جا۔ اٰمین 4 جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت حضرت مولانا عُبید رضا عطاری مدنی دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے رِسالہ "امیرِ اہلِ سنّت سے جنّت کے بارے میں سُوال جواب" پڑھنے / سننے والوں کو یہ دُعا دی: یااللہ پاک! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ "امیرِ اہلِ سنّت سے جنّت کے بارے میں سُوال جواب" پڑھ یا سُن لے اُسے جنّت میں لے جانے والے نیک کام کرنے اور گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرما کر بلا حساب مغفرت سے نواز دے اور جنّتُ الفردوس میں اپنے پیارے اور آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس عطا فرما اور یہ دعائیں مجھ گناہگار کے حق میں بھی قبول فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

رِسالہ	پڑھنے / سننے والے اسلامی بھائی	اسلامی بہنیں	کل تعداد
نماز پڑھنے کے ثوابات	15 لاکھ 67 ہزار 879	9 لاکھ 93 ہزار 465	25 لاکھ 61 ہزار 344
126 سنّتیں اور آداب	16 لاکھ 20 ہزار 766	10 لاکھ 36 ہزار 371	26 لاکھ 57 ہزار 137
صحابہ کی باتیں	16 لاکھ 79 ہزار 801	10 لاکھ 17 ہزار 651	26 لاکھ 97 ہزار 452
امیرِ اہلِ سنّت سے جنّت کے بارے میں سُوال جواب	16 لاکھ 67 ہزار 451	9 لاکھ 98 ہزار 130	26 لاکھ 65 ہزار 581

نئے لکھاری (New Writers)

نئے لکھنے والوں کے انعام یافتہ مضامین

قراٰنِ کریم میں ایمان والوں کے لئے 10 بشارتیں

بنتِ محمد سلطان
(درجۂ ثالثہ جامعۃُ المدینہ گرلز خوشبوئے عطّار، واہ کینٹ)

ایمان سے مراد تمام ضروریاتِ دین کا سچے دل سے اقرار کرنا ہے۔ اور ایمان کا دار و مدار اس بات پر ہے کہ حضور جانِ جاناں صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اپنا سردار اور حاکم مانا جائے اور خود کو ان کا ادنیٰ غلام تصور کیا جائے۔

ایمان کے دنیا و آخرت میں فوائد ہی فوائد ہیں اور یہ ایمان ہی ہے جو انسان کو دائمی عذاب سے بچالیتا ہے۔ اب جو انسان صدقِ دل سے اللہ ربُّ العزّت اور حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر ایمان لائے اور ضروریاتِ دین کا اقرار کرے، تمام زندگی اللہ پاک کے فرمان اور مزاجِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مطابق گزارے اور شریعت کی حدود سے تجاوز کرنے والا نہ ہو اس کے لئے قراٰنِ عظیم میں بے شمار بشارتیں ہیں:

1 اللہ ان سے راضی وہ اللہ سے راضی: ترجَمۂ کنزُالعرفان: تم ایسے لوگوں کو نہیں پاؤ گے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہوں کہ وہ ان لوگوں سے دوستی کریں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے خاندان والے ہوں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرمادیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی اور وہ انہیں اُن باغوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ان میں ہمیشہ رہیں گے، اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔ (پ28، المجادلۃ:22)

2 بلند درجات کی بشارت: ترجَمۂ کنزُالعرفان: اور جو اس کے حضور ایمان والا ہو کر آئے گا کہ اس نے نیک اعمال کئے ہوں گے تو ان کے لئے بلند درجات ہیں۔ (پ16، طٰہٰ:75)

3 جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ: اللہ پاک نے ایمان والوں کے بارے میں خبر دیتے ہوئے فرمایا: ترجَمۂ کنزُالعرفان: جس دن تم مومن مردوں اور ایمان والی عورتوں کو دیکھو گے کہ ان کا نور ان کے آگے اور ان کی دائیں جانب دوڑ رہا ہے (فرمایا جائے گا کہ) آج تمہاری سب سے زیادہ خوشی کی بات وہ جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں تم ان میں ہمیشہ رہو، یہی بڑی کامیابی ہے۔ (پ27، الحدید:12)

4 باعمل ایمان والوں کی قدر: ترجَمۂ کنزُالعرفان: جو نیک اعمال کرے اور وہ ایمان والا ہو تو اس کی کوشش کی بے قدری نہیں ہوگی اور ہم اسے لکھنے والے ہیں۔ (پ17، الانبیآء:94) اس آیت

میں بندوں کو اللہ پاک کی اطاعت کرنے پر مضبوطی سے عمل پیرا ہونے کی ترغیب دی گئی ہے۔ مزید یہ کہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اعمال کی قبولیت کا دار و مدار ایمان پر ہے۔ اگر ایمان نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ (صراط الجنان، 6/372ماخوذاً)

5 **زیادتی و کمی کے خوف سے بری:** جو کوئی ایمان کی حالت میں اعمالِ صالحہ کرے تو اسے اس بات کا خوف نہ ہو گا کہ وعدے کے مطابق وہ جس ثواب کا مستحق تھا وہ اسے نہ ملے گا۔ ترجَمۂ کنزُالعرفان: جو کوئی اسلام کی حالت میں کچھ نیک اعمال کرے تو اسے نہ زیادتی کا خوف ہو گا اور نہ کمی کا۔

(پ16، طٰہٰ:112)

6 **فردوس کی میراث:** قرآن میں اہلِ ایمان کی اچھی خصلتوں کا ذکر کرکے ان کو اپنانے والوں کے لئے یہ بشارت دی گئی: ترجَمۂ کنزُالعرفان: یہی لوگ وارث ہیں۔ یہ فردوس کی میراث پائیں گے، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

(پ18، المؤمنون: 10، 11)

7 **رب کی رحمت:** اپنے معاملات میں اللہ اور رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے احکام کی اطاعت کرنے والے ہی ربِّ کریم کی رحمت کے حقدار ہیں۔ ترجَمۂ کنزُالعرفان: اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانتے ہیں۔ یہ وہ ہیں جن پر عنقریب اللہ رحم فرمائے گا۔ بیشک اللہ غالب حکمت والا ہے۔ (پ10، التوبۃ:71)

8، 9 **مغفرت اور عزت والا رزق:** کامل ایمان والے اللہ پاک پر بھروسہ رکھتے، اس کی یاد کے لئے نماز ادا کرتے اور اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، ایسے لوگوں کے لئے فرمایا: ترجَمۂ کنزُالعرفان: اور جب ان پر اس کی آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو ان کے ایمان میں اضافہ ہو جاتا ہے اور وہ اپنے رب پر ہی بھروسہ کرتے ہیں وہ جو نماز قائم رکھتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں یہی سچے مسلمان ہیں، ان کے لیے ان کے رب کے پاس درجات اور مغفرت اور عزت والا رزق ہے۔ (پ9، الانفال:2تا4)

10 **فلاح و کامرانی:** ترجَمۂ کنزُالعرفان: تو وہ لوگ جو اس نبی پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اس کی مدد کریں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ (پ9، الاعراف:157) اس آیت میں رسول سے سرکارِ دوعالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مراد ہیں۔

(صراط الجنان، 3/446)

قراٰنِ کریم ایمان والوں کے لئے ہدایت ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے: ﴿ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَیْبَ ۛۚ فِیْهِ ۛۚ هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ ۙ۝۲ ﴾ ترجَمۂ کنزُالعرفان: وہ بلند رتبہ کتاب جس میں کسی شک کی گنجائش نہیں۔ اس میں ڈرنے والوں کے لئے ہدایت ہے۔ (پ1، البقرۃ:2) اور اسی عظیم کتاب میں بے شمار بشارتیں ہیں جو کہ ایمان والوں کے ساتھ خاص ہیں۔ اللہ پاک ہمیں دنیا و آخرت میں ان بشارتوں میں سے حصہ عطا فرمائے اور ایمان پر زندگی اور ایمان پر موت عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بخل کی مذمت پر 5 فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

فیصل یونس
(درجہ سابعہ، جامعۃُ المدینہ کنزُالایمان رائیونڈ لاہور)

ہمارے پیارے دینِ اسلام نے ہمیں مسلمانوں کی خیر خواہی حسنِ سلوک اور غریبوں کی مدد کرنے کا درس دیا ہے اسی لئے ہر سال صاحبِ نصاب افراد پر چند شرائط پائی جانے کی صورت میں زکوٰۃ فرض فرمائی۔ نفلی صدقات کے فضائل بیان فرما کر لوگوں کو سخاوت کا درس دیا اور بخل کی مذمّت بیان فرمائی۔ بخل کے بارے میں 5 احادیث پڑھئے:

1 رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: سخاوت جنّت میں ایک درخت ہے، جو سخی ہے، اس نے اس کی ٹہنی پکڑ لی ہے وہ ٹہنی اس کو نہ چھوڑے گی جب تک جنّت میں داخل نہ کروا لے اور بخل جہنّم میں ایک درخت ہے، جو بخیل ہے، اس نے اس کی ٹہنی پکڑ لی ہے وہ ٹہنی اسے جہنّم میں داخل کئے بغیر

نہ چھوڑے گی۔ (شعب الایمان،7/435،حدیث:10877)

2 اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مؤمن میں دو خصلتیں کبھی جمع نہیں ہوتیں کنجوسی اور بدخُلقی۔ (ترمذی،3/387،حدیث:1969) مراٰۃُ المناجیح میں ہے: یعنی ایسا نہیں ہوتا کہ کوئی کامل مؤمن بھی ہو اور ہمیشہ کا بخیل اور بدخُلق بھی ہو، اگر اتفاقاً کبھی اس سے بخل یا بدخلقی صادر ہو جائے تو فوراً وہ پشیمان ہو جاتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح،3/75)

3 پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ حقیقت نشان ہے: اگر ابنِ آدم کے پاس سونے کی 2 وادیاں بھی ہوں تب بھی یہ تیسری کی خواہش کرے گا اور ابنِ آدم کا پیٹ قبر کی مٹی ہی بھر سکتی ہے۔ (مسلم،ص404،حدیث:2415) حضرت علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں اس بات کی تنبیہ ہے کہ انسان کی فطرت میں ایک بخل ہوتا ہے جو اسے لالچی بناتا ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح،9/124)

4 حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کنجوسی سے بچو، کیونکہ کنجوسی نے تم سے پہلے والوں کو ہلاک کر دیا، کنجوسی نے انہیں رغبت دی کہ انہوں نے خون ریزی کی، حرام کو حلال جانا۔ (مشکاۃ،1/354،حدیث:1865)

5 فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ایسا کوئی دن نہیں جس میں بندے سویرا کریں اور دو فرشتے نہ اتریں، ان میں سے ایک تو کہتا ہے: الٰہی سخی کو زیادہ اچھا عوض دے اور دوسرا کہتا ہے کہ الٰہی بخیل کو بربادی دے۔ (مشکاۃ،1/353،حدیث:1860) حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی سخی کے لئے دعا اور کنجوس کے لئے بددعا، روزانہ فرشتوں کے منہ سے نکلتی ہے جو یقیناً قبول ہے اور تجربہ دن رات ہو رہا ہے کہ کنجوس کا مال حکیم، ڈاکٹر، وکیل یا نالائق اولاد برباد کرتی ہے۔ (مراٰۃ المناجیح،3/70ملتقطاً)

پیارے اسلامی بھائیو! اگر آپ صدقہ و خیرات کا ذہن پانا چاہتے ہیں تو دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اِن شآءَ اللہ اس کی برکت سے بخل کی بیماری کے ساتھ ساتھ دیگر برائیوں سے بھی چھٹکارا نصیب ہوگا اور نیک بننے کا جذبہ نصیب ہوگا۔ اِن شآءَ اللہ

صلح کے فضائل

محمد شیراز عطاری
(درجۂ سابعہ جامعۃُ المدینہ فیضانِ غوث اعظم کراچی)

پیارے اسلامی بھائیو! اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جس میں ہر شے کا واضح بیان ہے ان ہی میں سے ایک صلح بھی ہے۔ آیئے صلح کے بارے میں چند باتیں آپ بھی پڑھئے:

اللہ پاک فرماتا ہے: ﴿لَا خَیْرَ فِیْ كَثِیْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۭ بَیْنَ النَّاسِؕ﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: ان کے اکثر مشوروں میں کچھ بھلائی نہیں مگر جو حکم دے خیرات یا اچھی بات یا لوگوں میں صلح کرنے کا۔ (پ5،النسآء:114) ایک جگہ اور ارشاد فرمایا: ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْكُمْ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۠﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: مسلمان مسلمان بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرو اور اللہ سے ڈرو کہ تم پر رحمت ہو۔ (پ26،الحجرات:10)

1 بخاری شریف میں حضرت اُمِّ کُلثوم بنتِ عقبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے: رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: وہ شخص جھوٹا نہیں جو لوگوں کے درمیان صلح کرائے کہ اچھی بات پہنچاتا ہے یا اچھی بات کہتا ہے۔ (بخاری،2/210، حدیث: 2692) 2 رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مسلمانوں کے مابین صلح جائز ہے مگر وہ صلح کہ حرام کو حلال کر دے یا حلال کو حرام کر دے۔ (ابوداؤد،3/425،حدیث:3594) 3 اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: سب سے افضل صدقہ روٹھے ہوئے لوگوں میں صلح کرا دینا ہے۔

(الترغیب والترھیب،3/321،حدیث:6)

مذکورہ بالا آیات اور احادیثِ مقدسہ سے ہمیں یہ درس ملتا ہے کہ ہمیں ہمیشہ آپس میں پیار و محبت سے رہنا چاہئے کبھی

بھی لڑائی جھگڑے وغیرہ نہیں کرنے چاہئیں، آپس میں بھائی بھائی بن کے رہنا چاہئے اور اگر کسی کے آپس میں اختلافی معاملات ہوں تو انہیں آپس میں حل کر کے صلح کر لینی چاہئے، اللہ پاک ہم سب کو آپس میں اتفاق و اتحاد نصیب فرمائے اور ہمارا خاتمہ ایمان پر فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تحریری مقابلے میں موصول ہونے والے 105 مضامین کے مؤلفین

مضمون بھیجنے والے اسلامی بھائیوں کے نام

کراچی: عبدُ الاحد، محمد اسماعیل عطّاری، احمد رضا عطّاری، محمد جاوید عطّاری، محمد راسخ، سید زین العابدین، ثقلین عطّاری، نعیم رضا، محمد شہزاد عطّاری۔ **فیصل آباد:** منیر حسین عطّاری مدنی، محمد ذوالقرنین احمد عطّاری، عاکف عطّاری، عبد الرّؤف عطّاری، اویس افضل، شاور غنی عطّاری، محمد انس عطّاری۔ **لاہور:** منیب عطّاری مدنی، محمد مدثر عطّاری، مبشر رضا عطّاری، احمد محسنی، حمزہ، محمد فیصل عطّاری، فیصل یونس، محمد جمیل الرحمٰن۔ **راولپنڈی:** طلحہ خان عطّاری، احمد رضا، محمد سعید سلیم عطّاری۔ **پاکپتن شریف:** اویس ارشاد، مزمل علی عطّاری، محمد بلال، فیضان چشتی عطّاری۔ **متفرّق شہر:** ابوالوفا بن محمد اسلم (ملتان)، قاری محسن رضا (بورے والا)، محمد ذوہیب عطّاری (ڈگری)، محمود علی عطّاری (ٹنڈو غلام حیدر)، غلام نبی عطّاری (حیدر آباد)۔

مضمون بھیجنے والی اسلامی بہنوں کے نام

کراچی: اُمِّ سلمہ مدنیہ، بنتِ علی محمد، بنتِ عبد الرزاق، بنتِ غلام نبی احمد، بنتِ حفیظ، بنتِ منور احمد، بنتِ علی محمد مدنیہ، اُمِّ حسّان مدنیہ، بنتِ سید غلام مصطفیٰ مدنیہ، بنتِ حنیف مدنیہ، بنتِ منصور، بنتِ جمیل احمد، اُمِّ سیف، بنتِ محمد امین، بنتِ سید غلام مصطفیٰ، بنتِ شہزاد احمد، بنتِ عدنان، بنتِ اکرم، بنتِ ندیم، بنتِ نعیم، بنتِ اقبال۔ **حیدرآباد:** بنتِ انیس، بنتِ جاوید، بنتِ محمد جمیل۔ **سیالکوٹ:** بنتِ محمد طارق مدنیہ، بنتِ خلیل، بنتِ محمد نواز، بنتِ محمد رفیق، بنتِ محمد زمان، بنتِ شبیر حسین، بنتِ محمود انصاری، اُمِّ حبیبہ مدنیہ، بنتِ طارق محمود، بنتِ محمد اشرف، بنتِ امیر حیدر، بنتِ سجّاد حسین، بنتِ سعید احمد، بنتِ طارق، بنتِ محمد مالک، بنتِ نصیر احمد، بنتِ رمضان، بنتِ شہباز، بنتِ محمد عنصر، بنتِ منیر، بنتِ اقبال مدنیہ، بنتِ ثاقب۔ **لاہور:** بنتِ حنیف مدنیہ، بنتِ احمد مدنیہ، بنتِ امجد خان، بنتِ محمد نعیم، بنتِ شفیق، بنتِ سید ابرار حسین شاہ، بنتِ محمد انور، بنتِ شاہد حمید، بنتِ رشید، بنتِ محمد راشد، بنتِ محمد شاہد، بنتِ یوسف، بنتِ اقبال، بنتِ نذیر، بنتِ ریاست علی۔ **واہ کینٹ:** بنتِ محمد سلطان، بنتِ آصف جاوید۔ **گجرات:** بنتِ عبد العلیم مدنیہ، بنتِ محمد زمان، بنتِ عثمان۔ **راولپنڈی:** بنتِ محمد شفیع، بنتِ مدثّر، بنتِ محمد شکیل۔ **لالہ موسیٰ:** بنتِ عبدُ الواحد، بنتِ محمد نعیم، بنتِ عبد اللطیف۔ **متفرق شہر:** بنتِ خدا بخش مدنیہ (میرپور خاص)، بنتِ اشرف، بنتِ اصغر (فیصل آباد)، بنتِ امجد سلطانیہ (جہلم)، بنتِ دلپذیر (میرپور)، بنتِ محمد انور خان (پنیالہ)، بنتِ محمد اسلم (وہاڑی)، بنتِ نیاز (رحیم یار خان)، بنتِ ظہور احمد (میانوالی)، بنتِ شہادت (شرقپور)، بنتِ محمد اشرف (گکھڑ سٹی)، بنتِ مشتاق احمد (حاصل پور)، بنتِ نذیر (مظفر گڑھ)، بنتِ واجد (جگیوٹ)۔ **اوورسیز:** اُمِّ حسّان (اسٹریلیا)، بنتِ عبد الرّؤف (امریکہ)، بنتِ لعل حیدر خان (U.K)

ان مؤلفین کے مضامین 10 ستمبر 2022ء تک ویب سائٹ news.dawateislami.net پر اپلوڈ کر دیئے جائیں گے۔ اِن شآءَ اللہ

تحریری مقابلہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے عنوانات (برائے دسمبر 2022ء)

مضمون بھیجنے کی آخری تاریخ: 20 ستمبر 2022ء

1 قراٰنِ کریم میں بارگاہِ نبوی کے 5 آداب 2 بہتان کی مذمت پر 5 فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم 3 کتاب اللہ کے 5 حقوق

مضمون لکھنے میں مدد (Help) کے لئے ان نمبرز پر رابطہ کریں:

صرف اسلامی بھائی: +923012619734 صرف اسلامی بہنیں: +923486422931

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے بارے میں تاثرات وتجاویز موصول ہوئیں، جن میں سے منتخب تاثرات کے اقتباسات پیش کئے جارہے ہیں۔

علمائے کرام اور دیگر شخصیات کے تاثرات

1 مولانا سراج احمد عطّاری مدنی (مدرس مرکزی جامعۃُ المدینہ سکھر): "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی کیا ہی بات ہے! اس میں شریعت و طریقت اور دیگر کئی موضوعات ایک ساتھ پڑھنے کو مل جاتے ہیں۔ جون 2022ء کے ماہنامہ میں یہ بات پڑھ کر بہت خوشی ہوئی کہ اب سندھی زبان میں بھی "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" جاری کیا جائے گا۔ اگر ممکن ہوا تو میں بھی سندھی "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے لئے لکھوں گا۔ اِنْ شآءَ اللہ!

متفرق تاثرات

2 مَاشَآءَ اللہ! "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ایک مختصر مگر جامع میگزین ہے، اس سے ہمیں بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے، ویسے تو پورا میگزین اچھا ہے، لیکن فتاویٰ اہلِ سنّت بہت زیادہ اچھے لگے، اللہ پاک دعوتِ اسلامی کو مزید ترقی عطا فرمائے۔ اٰمین (محمد معین منظور، گجرات، مظفر گڑھ پنجاب) 3 پہلی بار "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" بکنگ کروانے اور پڑھنے کے بعد پتا چلا کہ اس ماہنامہ میں کثیر مقدار میں علمی مواد موجود ہے، بلکہ یہ فیصلہ کرنا مشکل ہے کہ کون سا مضمون زیادہ علم و فضل سے سرشار ہے، مگر مضمون "اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے" اپنی مثال آپ ہے۔ (آدم رضوی، کوئٹہ، بلوچستان) 4 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے تمام مضامین بہت اچھے ہیں، مگر "بچوں کا ماہنامہ فیضانِ مدینہ" بہت اچھا ہوتا ہے اس سے بچوں کو بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے، یہ میگزین بچوں، نوجوانوں، عورتوں اور بوڑھوں سب کے لئے یکساں مفید ہے۔ (غلام مصطفیٰ بن غلام مرتضیٰ، میاں چنوں، پنجاب)

5 مَاشَآءَ اللہ! "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" بہت پیارا میگزین ہے، ایک مشورہ عرضِ خدمت ہے کہ ماہنامہ میں ایک سلسلہ بنام "ماضی کی یادیں" شروع کیجئے جس میں امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کے واقعات شامل کئے جائیں تاکہ انہیں پڑھ کر ہمیں بھی خدمتِ دین کا جذبہ نصیب ہو۔ (مدثر عطّاری، سرائے عالمگیر، ضلع گجرات، پنجاب) 6 میری گزارش ہے کہ موقع کی مناسبت سے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں حمد / مُناجات، نعت / اِستِغاثہ اور مَنقبت و کلام بھی شامل کیا جائے۔ (بنتِ محمد امین عطاریہ، احمد آباد، ضلع نارووال) 7 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں "انبیائے کرام علیہم السّلام کے واقعات" بھی شامل کرنے کی التجا ہے کیونکہ بہت سے لوگ اُن کے زمانے کے واقعات پڑھنا سننا پسند کرتے ہیں۔ (بنتِ حسین، لاہور) 8 اَلحمدُ لِلّٰہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا مطالعہ کرنے سے علمِ دین کا ڈھیروں ڈھیر خزانہ ہاتھ آتا ہے، بہت دلچسپ میگزین ہے، جب "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا مطالعہ مکمل ہو جاتا ہے تو بہت زیادہ بے صبری سے آئندہ ماہ کے شمارے کا انتظار ہوتا ہے۔

(بنتِ نعیم میمن، درجۂ ثالثہ جامعۃُ المدینہ گرلز نگاہِ عطار، حیدرآباد)

9 I look forward to reading this Mahnama Faizan-e-madina every month! It has a lot of useful information; it is a balance of both Islamic and worldly knowledge. Just by reading a few articles, I am able to expand my knowledge on various subjects!

(Bint e Abdul Qadir Attaria, Houston, Texas)

اس ماہنامے میں آپ کو کیا اچھا لگا! کیا مزید اچھا چاہتے ہیں! اپنے تاثرات، تجاویز اور مشورے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے ای میل ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔

آخری نبی اور آخری اُمّت

مولانا محمد جاوید عطّاری مَدَنی*

ہمارے پیارے اور آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اَنَا آخِرُ الْاَنْبِیَاءِ وَاَنْتُمْ آخِرُ الْاُمَمِ یعنی میں سب سے آخری نبی ہوں اور تم سب سے آخری امت ہو۔

(ابن ماجہ، 4/404، حدیث: 4077)

اللہ پاک نے لوگوں کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے جن پاک بندوں کو اپنے احکام پہنچانے کے لئے بھیجا ان کو "نبی" کہتے ہیں۔ (کتاب العقائد، ص15)

پیارے بچّو! انبیائے کرام علیہمُ السّلام کا یہ سلسلہ حضرت آدم علیہ السّلام سے شروع ہوا۔ یعنی سب سے پہلے نبی جو دنیا میں تشریف لائے وہ حضرت آدم علیہ السّلام ہیں۔ اس کے بعد مختلف قوموں کی طرف مختلف انبیائے کرام کو بھیجا گیا، پھر آخر میں ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دنیا میں بھیجا گیا۔

پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سب سے آخری نبی ہیں اور عربی میں "خاتم النبیّین" آخری نبی کو کہتے ہیں۔ قراٰن پاک میں بھی اللہ پاک نے آپ کو "خاتم النبیّین" فرمایا ہے۔

ذکر کی گئی حدیث کے علاوہ اور بہت ساری احادیث میں بھی یہی بات آئی ہے، نیز صحابۂ کرام اور تابعینِ عظام کا بھی یہی نظریہ اور عقیدہ ہے۔

پیارے بچو! ہمیشہ ہمیشہ کے لئے یاد کرلیں اور اپنے دل میں بٹھالیں کہ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد نہ تو کوئی نیا نبی آیا ہے، نہ آئے گا اور نہ ہی آسکتا ہے، قیامت کے قریب حضرت عیسیٰ علیہ السّلام آئیں گے لیکن وہ نئے نبی نہیں ہوں گے بلکہ وہ تو پہلے سے اللہ کے نبی ہیں ان کو تو اللہ پاک نے آسمانوں پر زندہ اٹھالیا تھا، وہ اپنی بقیہ زندگی پوری کریں گے اور حضرت محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دین کی ہی دعوت دیں گے۔

اللہ پاک ہم سب کو اپنے آخری نبی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ سچی پکی محبت عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

ہرنی اور اس کے بچے

مولانا محمد ارشد اسلم عطّاری مَدَنی*

شام کا وقت تھا، داداجان کمرے میں بیٹھے چائے پی رہے تھے، صہیب ان کے پاس آیا اور کہا: داداجان! آج تو اتوار ہے، اور اب شام بھی ہو گئی، آپ نے پارک لے جانے کا وعدہ کیا تھا۔ خبیب اور اُمِّ حبیبہ بھی داداجان کے پاس آگئے، دونوں نے ایک ساتھ کہا: ہم بھی پارک جائیں گے۔ داداجان نے کہا: اچھا اچھا!!! چلے جانا، پہلے مجھے یہ بتاؤ، پارک جاکر کیا کروگے؟ خبیب اور اُمِّ حبیبہ نے کہا: ہم تو جھولے جھولیں گے، چیزیں کھائیں گے، مزے اڑائیں گے۔

داداجان نے صہیب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا: صہیب! آپ پارک جاکر کیا کروگے؟ صہیب نے کہا: میں بھی یہ سب کام کروں گا، مگر ایک کام اور بھی کروں گا۔ سب نے حیرت سے صہیب کو دیکھا اور پوچھا: کیا کروگے؟ صہیب نے خوش ہو کر کہا: میں جانور بھی دیکھوں گا کیونکہ پارک میں جانور بھی ہیں۔

اُمِّ حبیبہ نے کہا: ارے واہ! مگر پارک میں تو صرف جھولے تھے، یہ جانور کب سے آگئے؟ صہیب نے کہا: اویس بتارہا تھا، وہ کل اپنے داداجان کے ساتھ گیا تھا۔ اُمِّ حبیبہ نے کہا: اچھا صہیب یہ بتاؤ! وہاں کون کون سے جانور آئے ہیں؟ صہیب نے بتایا: پارک میں بندر، شیر، ٹائیگر، طوطے، کبوتر، شتر مرغ، مگرمچھ، ہرنی اور اس کے چھوٹے چھوٹے بچے بھی ہیں۔

اُمِّ حبیبہ نے کہا: داداجان! ہمیں شیر اور ٹائیگر کے بارے میں تو معلوم ہے مگر ہرنی کے بارے میں کچھ نہیں پتا، ہرنی کے بارے میں کچھ بتائیے۔ داداجان نے بتایا:

1 ہرن جنگلی جانور ہے، جنگلوں میں رہتے ہیں 2 ہرن گھاس اور درخت کے پتے کھاتے ہیں 3 ہرن حلال جانور ہے، جیسے ہم گائے، بکری کا گوشت کھاتے ہیں ایسے ہی اس کا گوشت بھی کھاسکتے ہیں۔

اُمِّ حبیبہ نے کہا: داداجان اور بھی کچھ بتائیے، داداجان نے کہا: اور تو کچھ یاد نہیں آرہا، ہاں! ہرنی سے متعلق ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا معجزہ یاد آرہا ہے، جس میں ہرنی نے ہمارے پیارے نبی سے بات کی تھی، وہ سنادیتا ہوں۔ بچّوں نے خوش ہو کر کہا: جی داداجان یہ ہوئی نابات!

داداجان نے کہا: ایک آدمی نے ہرنی کو پکڑ لیا۔ میرے خیال سے، ہرن نے بچنے، جال کھولنے اور بھاگنے کی کوشش کی ہوگی مگر اس سے بھاگا نہیں گیا ہوگا۔

ہرنی نے ہمارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دیکھ لیا، اس نے آواز دی: یارسولَ اللہ! ہمارے نبی نے دیکھا تو آپ کو ایک ہرنی بندھی ہوئی نظر آئی۔ ہرنی نے کہا: میرے پاس آئیے، ہمارے نبی ہرنی کے پاس گئے اور اس سے کہا: تمہیں کس چیز کی ضرورت ہے؟ ہرنی نے کہا: مجھے چُھڑوا دیجئے، میرے دو بچے

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ بچّوں کی دنیا (چلڈرنز لٹریچر) المدینۃ العلمیہ، کراچی

بھوکے ہیں، میں انہیں دودھ پلا کر واپس آجاؤں گی۔ آپ نے ہرنی سے پوچھا: کیا تم واپس آجاؤ گی؟ ہرنی نے کہا: اگر میں واپس نہیں آئی تو اللہ پاک مجھے سزا دے گا۔ اس کے بعد ہمارے نبی نے ہرنی کو آزاد کروادیا اور وہ اپنے بچوں کے پاس چلی گئی۔

خبیب نے کہا: داداجان! ہمیں یہ بات تو معلوم ہے کہ ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم جانوروں کی بولی سمجھتے تھے اور ان سے باتیں کرتے تھے، جواب دیتے تھے۔ یہ بتائیے کہ کیا جانور جانتے تھے کہ آپ اللہ پاک کے نبی ہیں۔ داداجان نے کہا: بیٹا! صرف جانور ہی نہیں بلکہ دنیا کی ہر چیز جانتی ہے کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم اللہ پاک کے نبی ہیں۔

صہیب نے سوال کرتے ہوئے پوچھا: کیا ہرنی واپس آگئی تھی؟ داداجان نے کہا: جی! تھوڑی دیر بعد ہرنی واپس آگئی، ہمارے پیارے نبی نے اسے باندھ دیا۔

وہاں پر وہ آدمی بھی تھا، جس نے ہرنی کو پکڑ کر باندھا تھا، وہ یہ سب دیکھ کر بہت حیران ہوا، اس نے ہمارے پیارے نبی سے پوچھا: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم، آپ کو کوئی کام ہے؟ ہمارے نبی نے فرمایا: تم اس ہرنی کو چھوڑ دو، اس آدمی نے ہرنی کو آزاد کر دیا۔ ہرنی بھاگتے بھاگتے بول رہی تھی: "اَشْهَدُ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ یعنی: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔"

(معجم کبیر، 23/331، حدیث: 763)

داداجان نے معجزہ سنانے کے بعد کہا: پارک نہیں چلنا کیا؟ چلو جلدی جلدی تیاری کرو۔۔۔

جملے تلاش کیجئے!: پیارے بچّو! نیچے لکھے جملے بچوں کے مضامین اور کہانیوں میں تلاش کیجئے اور کوپن کی دوسری جانب خالی جگہ میں مضمون کا نام اور صفحہ نمبر لکھئے۔

1 ہم تو جھولے جھولیں گے 2 میرے دو بچے بھوکے ہیں 3 آخر عمر تک فتویٰ دیتے اور کتابیں لکھتے رہے 4 آپ نے اردو اور عربی میں 1 ہزار کتابیں لکھی ہیں 5 "خاتم النبیّٖن" آخری نبی کو کہتے ہیں۔

◆ جواب لکھنے کے بعد "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے ایڈریس پر بذریعۂ ڈاک بھیج دیجئے یا صاف ستھری تصویر بنا کر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے Email ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔ ◆ 3 سے زائد درست جواب موصول ہونے کی صورت میں 3 خوش نصیبوں کو بذریعہ قرعہ اندازی تین تین سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کر سکتے ہیں۔)

جواب دیجئے (ستمبر 2022ء)

(نوٹ: ان سوالات کے جوابات اسی "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں موجود ہیں)

سوال 01: مَعونہ نامی کنواں بنو عامر اور بنو سلیم کے کس علاقے کے درمیان واقع ہے؟

سوال 02: اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہ علیہ نے پہلا حج کتنے سال کی عمر میں کیا؟

< جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی دوسری جانب لکھئے < کوپن بھرنے (یعنی Fill کرنے) کے بعد بذریعہ ڈاک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے پہلے صفحے پر دیئے گئے پتے پر بھیجئے < یا مکمل صفحے کی صاف ستھری تصویر بنا کر اس نمبر پر واٹس ایپ +923012619734 کیجئے < 3 سے زائد درست جواب موصول ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی تین خوش نصیبوں کو چار، چار سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کر سکتے ہیں۔)

رضا پر اپنی آنکھیں بند کر دیں!

مولانا اویس یامین عطّاری مَدَنی*

اچّھے بچّو!

امیرِ اہلِ سنّت علّامہ محمد الیاس قادری صاحب فرماتے ہیں:

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ عاشقِ الٰہی، عاشقِ رسول، عاشقِ صحابہ و اہلِ بیت، عاشقِ اولیا تھے اور اللہ پاک کے ولی تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہم نے اعلیٰ حضرت کا دامن پکڑ کر ٹھوکر نہیں کھائی ہے کیونکہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کوئی بھی بات قراٰن و حدیث سے ہٹ کر نہیں کرتے۔ اس لئے "رضا" پر اپنی آنکھیں بند کر دیں۔

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط:17)، سیرتِ اعلیٰ حضرت کی چند جھلکیاں، ص26، 27 ملخصاً)

پیارے بچّو! اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے عالِم اور ولی تھے، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ساڑھے چار سال کی چھوٹی سی عمر میں قراٰنِ کریم ناظرہ مکمل پڑھ لیا تھا، 13 سال 10 ماہ 4 دن کی عمر میں پہلا فتویٰ دیا اور پھر آخر عمر تک فتویٰ دیتے اور کتابیں لکھتے رہے۔ آپ نے 1000 کے قریب کتابیں لکھیں، ایک کتاب "اَلدَّوْلَۃُ الْمَکِّیَۃ" جو کہ عربی زبان میں 200 سے زائد صفحات کی ہے، آپ نے سخت بخار کی حالت میں مکہ پاک میں تقریباً 8 گھنٹوں میں لکھی۔ اچّھے بچّو! ہمیں بھی چاہئے کہ ہم امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ پر اپنی آنکھیں بند کر دیں اور اعلیٰ حضرت کی تعلیمات پر عمل کریں۔

نوٹ: یہ سلسلہ صرف بچّوں اور بچّیوں کے لئے ہے۔

(جواب بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 ستمبر 2022ء)

نام مع ولدیت:.................... عمر:...... مکمل پتا:....................

موبائل/واٹس ایپ نمبر:.................... (1) مضمون کا نام:.................... صفحہ نمبر:......

(2) مضمون کا نام:.................... صفحہ نمبر:...... (3) مضمون کا نام:.................... صفحہ نمبر:......

(4) مضمون کا نام:.................... صفحہ نمبر:...... (5) مضمون کا نام:.................... صفحہ نمبر:......

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان نومبر 2022ء کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں کیا جائے گا۔ اِن شآءَ اللہ

جواب یہاں لکھئے (ستمبر 2022ء)

(جواب بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 ستمبر 2022ء)

جواب 1:.................... جواب 2:....................

نام:.................... ولدیت:.................... موبائل/واٹس ایپ نمبر:....................

مکمل پتا:....................

نوٹ: اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان نومبر 2022ء کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں کیا جائے گا۔ اِن شآءَ اللہ

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

حروف ملائیے!

پیارے بچو! صفر، اسلامی سال کا دوسرا مہینا ہے۔ اس مہینے میں اللہ پاک کے بہت سارے نیک لوگوں کا انتقال ہوا، ان نیک اور پیارے لوگوں میں سے ایک اعلیٰ حضرت بھی ہیں، آپ کا نام محمد ہے، دادا احمد رضا کہتے تھے، جبکہ لوگ آپ کو اعلیٰ حضرت کہتے ہیں اور آپ اس نام سے زیادہ جانے جاتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت بہت بڑے عالِم اور مفتی تھے۔ آپ نے اردو اور عربی میں 1 ہزار کتابیں لکھی ہیں۔ آپ کا انتقال صفر کی 25 تاریخ کو ہوا۔

پیارے بچّو! آپ نے اوپر سے نیچے اور سیدھی سے اُلٹی طرف حروف ملا کر 5 الفاظ تلاش کرنے ہیں، جیسے ٹیبل میں لفظ "صفر" کو تلاش کر کے بتایا گیا ہے۔ اب یہ الفاظ تلاش کیجئے:

1 احمد رضا 2 اعلیٰ حضرت 3 عالِم 4 مفتی 5 کتابیں

ق	و	ع	ر	ت	ے	ا	ئ	ی
ژ	ے	ژ	م	ل	ا	ع	ن	ہ
ش	ل	ش	ک	ص	ح	ل	م	پ
چ	ک	ی	ت	ف	م	ی	ص	ل
ط	ج	ظ	ا	ر	د	ح	ڈ	ک
ب	ھ	ع	ب	ح	ر	ض	ڑ	ج
ن	ح	ڑ	ی	ض	ض	ر	غ	ھ
م	گ	ٹ	ل	ب	ا	ت	ک	گ
ب	ط	چ	ش	ز	ا	س	د	ف

جواب دیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ جولائی 2022ء کے سلسلہ "جواب دیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: 1 حسنات احمد (سرگودھا) 2 بنتِ کوثر عباس (جہلم) 3 بنتِ سیف الرحمٰن (خوشاب)۔ انہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات:** 1 حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ 2 اللہ عثمان غنی کے قاتلوں پر لعنت فرمائے۔ **درست جوابات بھیجنے والوں کے منتخب نام:** ❁ بنتِ محمد وارث (سیالکوٹ) ❁ احمد (کراچی) ❁ محمد نوفل (کراچی) ❁ بنتِ حسین (کراچی) ❁ بنتِ محمد عارف (فیصل آباد) ❁ محمد راشد عطّاری (ٹوبہ) ❁ بنتِ ظہور احمد (میانوالی) ❁ بنتِ محمود عطّاریہ (حیدرآباد) ❁ شہر یار ظفر (گوجر خان) ❁ ضیاء المصطفےٰ (کوٹلی) ❁ بنتِ محمد صدیق (گوجرانوالہ) ❁ بنتِ مظفر اقبال (پتوکی)۔

جملے تلاش کیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ جولائی 2022ء کے سلسلہ "جملے تلاش کیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: 1 حمزہ (کراچی) 2 بنتِ طاہر (فیصل آباد) 3 محمد علی (لاہور)۔ انہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات:** 1 رش نہیں لگاؤ، ص53 2 میٹھے پانی کا کنواں، ص55 3 جانوروں پر ظلم مت کیجئے، ص52 4 حروف ملائیے، ص52 5 آبِ زم زم، ص51۔ **درست جوابات بھیجنے والوں کے منتخب نام:** ❁ بنتِ ضمیر (راولپنڈی) ❁ بنتِ حسین (کراچی) ❁ بنتِ حفیظ (فیصل آباد) ❁ محمد منیب (لالہ موسیٰ) ❁ جہانزیب (لاہور) ❁ حامد (خانپور) ❁ صابر علی (سانگلہ ہل) ❁ بنتِ محمد اختر (سرگودھا) ❁ بنتِ نواز عطّاریہ (فیصل آباد) ❁ بنتِ نعیم (لاہور) ❁ محمد عمر (پسرور) ❁ بنتِ اظہر محمود (بھلوال)۔

اسلام اور عورت

خواتین کو امامِ اہلِ سنّت کی نصیحتیں

اُمِّ میلاد عطاریہ*

25 صفر المظفر کے دن کو عاشقانِ رسول ایک ایسی شخصیت کے نام سے یاد رکھتے ہیں جنہوں نے چودھویں صدی ہجری میں دینِ اسلام کی خاطر خوب جد و جہد کی، مسلمانوں کے عقائد کی حفاظت اور اعمال کی اصلاح میں اپنے اوقات صَرف کئے۔ یہ شخصیت اعلیٰ حضرت، مجددِ دین و ملت، امامِ اہلِ سنّت، شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتِ بابرکت ہے۔ **کنزُالایمان** نامی شہرۂ آفاق ترجمۂ قراٰن، **حدائقِ بخشش** نامی نعتیہ دیوان اور 30 جلدوں پر مشتمل **فتاویٰ رضویہ** سمیت آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عربی، فارسی اور اردو میں تقریباً 1000 کتابیں تصنیف فرمائیں۔ 25 صفر المظفر 1340 ہجری میں علم و حکمت کا یہ آفتاب اس دنیا سے اوجھل ہوگیا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات ہر طبقۂ زندگی سے تعلق رکھنے والے شخص کے لئے علم و حکمت اور وعظ و نصیحت کے موتی ہیں۔ آپ کی تصنیفات میں جا بجا اسلامی بہنوں کے لئے بھی نصیحتیں موجود ہیں، اس مضمون میں فتاویٰ رضویہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی چند نصیحتیں منتخب کی گئی ہیں، ملاحظہ کیجئے!

منہار سے چوڑیاں پہننا کسی نے آپ سے سوال کیا کہ عورتوں کا مُنْہار (چوڑی والے) کو بلا کر پردہ میں سے ہاتھ نکال کر منہار کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر چوڑیاں پہننا کیسا؟ تو اس کے جواب میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ”حرام حرام حرام ہے۔ ہاتھ دکھانا غیر مرد کو حرام ہے۔ اس کے ہاتھ میں ہاتھ دینا حرام ہے۔“(1)

عورتوں کی نعت خوانی جب آپ رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ عورتوں کا اس طرح میلاد شریف پڑھنا کہ آواز باہر تک سنائی دے، جائز ہے یا نہیں؟ تو آپ نے جواباً ارشاد فرمایا: ”ناجائز ہے کہ عورت کی آواز بھی عورت (یعنی چُھپانے کی چیز) ہے اور عورت کی خوش الحانی (سریلی آواز) کہ اجنبی سنے محلِ فتنہ ہے۔“(2)

اندھے سے پردہ اندھے سے پردہ ویسا ہی (واجب) ہے جیسا کہ آنکھ والے سے اور اس کا گھر میں جانا، عورت کے پاس بیٹھنا ویسا ہی (حرام) ہے جیسا آنکھ والے کا۔(3)

عورتوں کا مزارات پر جانا عورتوں کو مَقابرِ اولیاء و مزاراتِ عوام دونوں پر جانے کی ممانعت ہے۔(4)

استطاعت کے باوجود زیور نہ پہننا عورتوں کا باوصفِ قدرت بالکل بے زیور رہنا مکروہ ہے کہ مَردوں سے تشبہ (یعنی مشابہت) ہے۔ حدیث میں ہے: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم يَكْرَهُ تَعَطُّرَ النِّسَاءِ وَتَشَبُّهَهُنَّ بِالرِّجَالِ(5) ترجمہ: حضور صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم عورتوں کے تعطر (یعنی بے زیور رہنے) اور ان کے مَردوں سے مشابہت اختیار کرنے کو ناپسند فرماتے۔(6)

محترم اسلامی بہنو! سیرت و کتبِ اعلیٰ حضرت کا مطالعہ کرتی رہیں اور اپنے آپ کو تعلیماتِ رضا پر ثابت قدم رکھیں! اللہ کریم ہمیں امامِ اہلِ سنّت کی تعلیمات پر عمل کرنے اور ان کو عام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم

(1) فتاویٰ رضویہ، 22/247 (2) فتاویٰ رضویہ، 22/240 (3) فتاویٰ رضویہ، 22/235 (4) فتاویٰ رضویہ، 9/536 (5) النہایہ فی غریب الحدیث والاثر، 3/232 (6) فتاویٰ رضویہ، 22/127۔

* نگرانِ عالمی مجلس مشاورت (دعوتِ اسلامی) اسلامی بہن

شوہر کے انتقال کے بعد عورت عدت کہاں گزارے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میرے بیٹے (محمد طارق) کا انتقال 22 مارچ2022ء کو کراچی میں ہوا تھا، اس کی تدفین خانیوال پنجاب میں ہوئی۔ میری بہو کا تعلق کراچی سے ہی ہے، وہ میت کے ساتھ خانیوال آگئی تھی، اب وہ عدت کے بقیہ دن کراچی میں اپنی ماں کے گھر گزارنا چاہتی ہے کیونکہ اس کی ایک لے پالک بیٹی ہے جو اس کے بغیر رہ نہیں سکتی اور بچی کی پڑھائی کا بھی مسئلہ ہے۔ ابھی بچی کراچی میں ہی نانی کے پاس ہے۔ معلوم یہ کرنا ہے کہ سوا مہینے کے ختم کے بعد باقی عدت اپنی امی کے گھر کراچی میں کرسکتی ہے یا نہیں؟ کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ اگر عورت کچھ قدم جنازے کے ساتھ چلے تو اسے پوری عدت گزارنا لازم نہیں، حالانکہ میری بہو بھی میت کے ساتھ کراچی سے خانیوال آئی ہے تو کیا اسے پھر بھی پوری عدت گزارنی ہوگی؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں آپ کی بہو کا عدت میں سفر کرکے خانیوال آنا ہی ناجائز وحرام تھا اس پر توبہ فرض ہے کیونکہ اس کو کراچی میں اسی گھر میں عدت گزارنا ضروری تھا جس گھر میں وہ شوہر کے ساتھ رہتی تھی، اب جب غلطی کرچکی تو حکم یہی ہے کہ وہیں خانیوال میں چار مہینے دس دن (یعنی پورے 130 دن) عدت پوری کرے، جب تک عدت پوری نہ ہوجائے، اس وقت تک اس کا سفر کرنا اور اپنی ماں کے گھر عدت گزارنا جائز نہیں۔

جس طرح سفر میں کسی کے شوہر کا انتقال ہوجائے اور جس جگہ انتقال ہوا وہ شہر ہے وہاں سے واپس اپنے شوہر کے گھر کا مقام مسافت سفر پر ہے تو عورت کو وہیں شہر ہی میں عدت گزارنے کا حکم دیا جاتا ہے اگرچہ وہ وہاں سے محرم کے ساتھ واپس آنے پر قادر بھی ہو۔ اسی طرح صورتِ مسئولہ میں عورت کے لئے یہی حکم ہے وہیں شہر (خانیوال) میں عدت پوری کرکے کسی محرم کے ساتھ کراچی آئے۔

تنبیہ: عورت کا جنازے کے ساتھ چلنے اور عدت ختم ہونے والی باتیں بالکل غلط ہیں، ان کی کوئی حقیقت نہیں۔ عدت گزارنا فرض ہے، بہر صورت عدت پوری کرنی ہوگی۔ جو لوگ اس طرح کی باتیں کرتے ہیں، وہ گنہگار ہیں، ان پر اس سے توبہ بھی ضروری ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مجیب	مصدق
محمد سعید عطاری مدنی	مفتی فضیل رضا عطاری

حضرت اَروٰی بنتِ عبدالمطلب رضی اللہ عنہا

مولانا وسیم اکرم عطاری مدنی*

حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے دادا حضرت عبدُ المطلب رضی اللہ عنہ کی شہزادی، رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے والدِ محترم حضرت عبدُ اللہ رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ اور ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی پھوپھی حضرت اَرْوٰی بنتِ عبدُ المطلب رضی اللہ عنہا وہ عظیم صحابیہ ہیں جو زمانۂ جاہلیت و اسلام کی ممتاز اور اچھی رائے رکھنے والی خاتون اور بہترین شاعرہ تھیں۔(1)

والدہ کا نام آپ کی والدہ کا نام فاطمہ بنتِ عمرو ہے۔(2)

اِزدواجی زندگی اسلام سے پہلے آپ کی پہلی شادی عُمیر بن وہب سے ہوئی جس سے آپ کے ہاں قدیمُ الاسلام مہاجر و بدری صحابی حضرت طُلیب رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی۔ اس کے بعد آپ کا دوسرا نکاح اَرطاۃ بن شُرحبیل سے ہوا جس سے فاطمہ نامی لڑکی پیدا ہوئی۔(3)

جاں نثاری کی آرزو جب حضرت طُلیب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ کو اپنے قبولِ اسلام کی خوش خبری سنائی تو انہوں نے اپنے جذبات کا اظہار ان الفاظ میں کیا: بے شک تمہارے ماموں کے بیٹے تمہاری مدد کے سب سے زیادہ مستحق ہیں۔ اللہ پاک کی قسم! اگر ہم بھی اس چیز پر قادر ہوتیں جس پر مردوں کو قدرت حاصل ہے تو ضرور ہم بھی آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کا دفاع کرتیں اور دشمنوں کو ان سے روکتیں۔(4)

قبولِ اسلام رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی پھوپھیوں میں سے حضرت صفیہ اور حضرت اَرْوٰی رضی اللہ عنہما دولتِ اسلام سے مشرف ہوئیں۔(5) طبقاتِ ابنِ سعد میں ہے: آپ مکے میں مسلمان ہوئیں اور مدینہ کی جانب ہجرت بھی کی۔(6) آپ کے قبولِ اسلام کی تفصیل کچھ اس طرح ہے کہ حضرت طُلیب بن عمیر رضی اللہ عنہ قبولِ اسلام کے بعد اپنی والدہ حضرت اَرْوٰی بنتِ عبدُ المطلب رضی اللہ عنہا کے پاس آکر کہنے لگے: ماں! میں نے اسلام قبول کرلیا اور رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی پیروی بھی کی، لیکن آپ کو اسلام قبول کرنے اور حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی پیروی کرنے سے کیا چیز روکتی ہے؟ جبکہ آپ کے بھائی حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بھی مسلمان ہوچکے ہیں! انہوں نے جواب دیا: میں اس انتظار میں ہوں کہ میری بہنیں کیا کرتی ہیں تاکہ میں بھی ویسا ہی کروں۔ حضرت طُلیب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں آپ کو اللہ پاک کا واسطہ دیتا ہوں کہ آپ حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہو کر انہیں سلام کریں، ان کی تصدیق کریں اور اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ پاک کے سوا کوئی معبود نہیں (یعنی مسلمان ہوجائیں)۔ بیٹے کی فریاد سُن کر ماں کا دل پسیج گیا اور وہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگئیں۔(7)

قبولِ اسلام کے بعد آپ اپنی زبان سے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی حمایت کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے شہزادے کو بھی آپ کی مدد و پیروی پر اُبھارتی تھیں۔(8)

وصال امیرُ المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں آپ کا وصال ہوا۔(9)

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

---

(1) الاعلام للزرکلی، 1/290 ماخوذاً (2) الطبقات الکبیر، 1/73 (3) طبقات ابنِ سعد، 8/35 (4) الاستیعاب، 2/323 (5) اسد الغابہ، 7/10 (6) طبقات ابن سعد، 8/35 (7) الاستیعاب، 4/343 (8) الاستیعاب، 4/343 (9) الاعلام للزرکلی، 1/290۔

* شعبہ فیضانِ صحابیات وصالحات، المدینۃ العلمیہ کراچی

دعوتِ اسلامی کی مَدَنی خبریں

مولانا حسین علاؤالدین عطّاری مَدَنی*

نگرانِ شوریٰ کا دورۂ یورپ

مدنی مراکز اور مختلف مقامات پر ہونے والے اجتماعات و مدنی مشوروں میں شرکت فرمائی

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کے نگران مولانا حاجی محمد عمران عطّاری مَدَّ ظِلُّہُ العالی نے سالِ رواں 2022ء میں 21 سے 27 مئی تک دینی کاموں کے سلسلے میں یورپ کے مختلف ممالک کا دورہ کیا۔ تفصیلات کے مطابق نگرانِ شوریٰ نے درج ذیل مقامات پر بیانات کئے: برمنگھم کے علاقے اسٹیچفورڈ، مڈلینڈ کے سٹی ڈڈلی (Dudley)، یوکے کے شہر کریڈلی ہیتھ (Cradley Heath)، لیسٹر، ویلز کے شہر کارڈف (Cardiff)، اسکاٹ لینڈ کے شہر گلاسگو کی جامع مسجد اسلامیہ، مانچسٹر کی مرکزی مسجد، بلیک برن (Blackburn)، ہیکمنڈ وائیک (Heckmondwike)، ڈیوسبوری (Dewsbury)، بیڈ فورڈ شائر یونیورسٹی، یوکے کی جامع مسجد شاہ جہاں، لندن کی جامع مسجد فیضانِ فاروقِ اعظم، پاکستان کمیونٹی سینٹر ویلسڈن گرین لندن، یوکے ہنسلو (Hounslow)، مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بریڈ فورڈ یوکے، ایمسٹرڈیم (Amsterdam) ہالینڈ کے مقامی ہال، جرمنی کے شہر ہاگن کی فیضانِ اسلام مسجد، مدنی مرکز فیضانِ مدینہ اوسلو ناروے، مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بلونیا اٹلی، اسپین، ویلیئرز لی بیل (Villiers le bel) پیرس فرانس، کِرِت یونان میں قائم مدنی مرکز فیضانِ غوث الاعظم، ایتھنز یونان (Athens Greece) کے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ اور مدنی مرکز فیضانِ مدینہ استنبول ترکی۔

ان اجتماعات میں بزنس مین، مختلف شخصیات، ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی، اسٹوڈنٹس اور دیگر عاشقانِ رسول کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ اپنے دورے میں نگرانِ شوریٰ نے مختلف مقامات پر مقامی ذمہ داران سے مدنی مشورے بھی کئے جن میں ان کی دینی، اخلاقی اور تنظیمی تربیت کرتے ہوئے انہیں اپنے اپنے شہروں میں دینی کاموں کو مزید فروغ دینے کے حوالے سے گفتگو کی۔

دعوتِ اسلامی کے وفد کی ڈی جی رینجرز سندھ میجر جنرل افتخار حسن سے ملاقات

رکنِ شوریٰ حاجی اطہر عطّاری نے ڈی جی رینجرز سندھ کو تعلیمی شعبہ جات کے حوالے سے بریفنگ دی

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رکن حاجی اطہر عطّاری کی سربراہی میں دعوتِ اسلامی کے وفد نے 31 مئی 2022ء کو ڈی جی رینجرز سندھ میجر جنرل افتخار حسن سے کراچی میں ملاقات کی۔ اس موقع پر حاجی اطہر عطّاری نے میجر جنرل افتخار حسن کو دارُ المدینہ انٹرنیشنل اسلامک اسکول سسٹم، دارُ المدینہ یونیورسٹی، دارُ المدینہ کالج اور کنزُ المدارس بورڈ کے بارے میں بریفنگ دی جبکہ دعوتِ اسلامی کے تحت دنیا بھر میں ہونے والے دینی و فلاحی کاموں کے حوالے سے آگاہ کیا۔ رکنِ شوریٰ اور میجر جنرل افتخار حسن کے درمیان تعلیمی امور سمیت دیگر معاملات پر بھی تبادلۂ خیال ہوا۔ اس موقع پر شعبہ رابطہ برائے شخصیات کے ذمہ دار حاجی یعقوب عطّاری اور محمد یحییٰ عطّاری بھی موجود تھے۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ دعوتِ اسلامی کے شب و روز، کراچی

ملاوی، افریقہ میں 35 افراد کا قبولِ اسلام

نومسلم افراد کی اسلامی تربیت کا باقاعدہ اہتمام کیا جارہا ہے

دعوتِ اسلامی دینِ اسلام کی ایک عالمگیر تحریک ہے جو دنیا بھر میں تبلیغِ دین کے لئے کوشاں ہے۔ اس تحریک کے مبلغین دینِ اسلام کی تعلیمات کو عام کرنے کے لئے دنیا کے کونے کونے میں سفر کررہے ہیں۔ اسی سلسلے میں 30 مئی 2022ء کو برِّاعظم افریقہ کے ملک ملاوی کے ایک گاؤں یوٹالی میں دعوتِ اسلامی کی جانب سے دینی حلقے کا انعقاد کیا گیا۔ دینی حلقے میں مبلغِ دعوتِ اسلامی مولانا عثمان عطّاری مدنی نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا اور عاشقانِ رسول کو اللہ پاک اور اس کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تعلیمات کے مطابق زندگی گزارنے کی ترغیب دلائی۔ دینی حلقے میں مسلمانوں کے ساتھ غیر مسلم بھی موجود تھے۔ کم و بیش ڈیڑھ گھنٹے کے سنّتوں بھرے بیان کے بعد مجمع میں سے 35 افراد نے دینِ اسلام کی تعلیمات سے متأثر ہوکر قبولِ اسلام کی خواہش کا اظہار کیا۔ مولانا عثمان عطّاری نے انہیں کلمۂ طیبہ پڑھاکر دائرۂ اسلام میں داخل کیا اور ان کے اسلامی نام بھی رکھے۔ مبلغِ دعوتِ اسلامی مولانا عثمان عطّاری مدنی کا کہنا ہے کہ ان افراد کی دینی تربیت کے سلسلے میں یوٹالی گاؤں میں ایک مسجد و مدرسے کا قیام عمل میں لایا جائے گا تاکہ یہ بندگانِ خدا اپنے معبودِ حقیقی کی عبادت دل جمعی کے ساتھ کرسکیں۔ واضح رہے کہ پچھلے چند مہینوں میں مبلغینِ دعوتِ اسلامی کی انفرادی کوششوں سے ملاوی افریقہ میں 22 سو سے زائد افراد اپنا سابقہ باطل مذہب چھوڑ کر دائرۂ اسلام میں داخل ہوچکے ہیں۔

لاہور میں تین دن کا سنّتوں بھرا اجتماع، مختلف ڈیپارٹمنٹس کے ذمہ داران کی شرکت

اجتماع میں حاجی یعفور عطّاری اور دیگر مبلغین نے بیانات فرمائے

ماہِ جون میں دعوتِ اسلامی کے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ جوہر ٹاؤن لاہور میں تین دن کا سنتوں بھرا اجتماع منعقد ہوا جس میں مختلف ڈیپارٹمنٹس (رابطہ برائے شخصیات، رابطہ برائے خصوصی شخصیات، میڈیا ڈیپارٹمنٹ، شعبہ اصلاح برائے قیدیان، رابطہ برائے شوبز ڈیپارٹمنٹ، رابطہ برائے اسپورٹس ڈیپارٹمنٹ، فیضانِ مرشد ڈیپارٹمنٹ، فیضانِ مرشد خصوصی ڈیپارٹمنٹ، رابطہ برائے سوشل میڈیا ڈیپارٹمنٹ، رابطہ برائے ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ، رابطہ برائے میڈیکل ڈیپارٹمنٹ، سیکیورٹی ڈیپارٹمنٹ، پروفیشنل فورم، شعبۂ تعلیم، شعبہ چائنیز، شعبہ رابطہ برائے وکلاء، رابطہ برائے ایگریکلچر اینڈ لائیو اسٹاک ڈیپارٹمنٹ) کے ذمہ دار اسلامی بھائیوں نے شرکت کی۔ اس اجتماع میں مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رکن حاجی یعفور رضا عطّاری نے ”کسٹمر کیئر سروس“ کے موضوع پر سنتوں بھرا بیان کیا اور انہیں دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں کو اخلاص کے ساتھ کرنے کا ذہن دیا جس پر شرکا نے اچھی اچھی نیتیں بھی کیں۔

دعوتِ اسلامی کے وفد کا برطانیہ میں قائم تاجکستانی سفارتخانے کا دورہ

ذمہ داران دعوتِ اسلامی کی سفارت خانے میں عہدیداران سے ملاقات

دعوتِ اسلامی کے شعبہ پبلک ریلیشن ڈیپارٹمنٹ برطانیہ کے نگران حاجی سید فضیل رضا عطّاری اور گریٹر لندن یوکے کے نگران رضوان رشید عطّاری نے 22 جون کو برطانیہ میں قائم تاجکستان سفارت خانے کا دورہ کیا۔ اس دورے میں ذمہ داران نے ظفر صفارو (فرسٹ سیکریٹری اور تاجکستان کے سفارت خانے کے امور کے انچارج) اور رستم (برطانیہ میں تاجکستان کے سفارت خانے میں سفیر کے تیسرے سیکرٹری اور پرسنل اسسٹنٹ) سے ملاقات کی۔ سید فضیل رضا عطّاری نے انہیں دعوتِ اسلامی کے شعبہ FGRF کی سرگرمیوں کے بارے میں بریفنگ دی اور تاجکستان میں FGRF کے تحت دینی و فلاحی کام کے آغاز پر گفتگو کی۔

صفر المظفر کے چند اہم واقعات

7 صفر المظفر 661ھ یومِ عرس
مشہور ولیُّ اللہ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی رحمۃُ اللہِ علیہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ صفر المظفر 1439، 1440ھ
اور مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"فیضانِ بہاء الدین زکریا ملتانی"** پڑھئے۔

11 صفر المظفر 1385ھ یومِ وِصال
اعلیٰ حضرت کے پوتے، حضرت علّامہ محمد ابراہیم رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ صفر المظفر 1439ھ اور "دعوتِ اسلامی کے شب و روز" کا ویب ایڈیشن **"134 خلفائے اعلیٰ حضرت"** پڑھئے۔

14 صفر المظفر 1165ھ یومِ عرس
سندھ کے مشہور ولی و صوفی شاعر حضرت شاہ عبد اللطیف بھٹائی رحمۃُ اللہِ علیہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ صفر المظفر 1440ھ پڑھئے۔

17 صفر المظفر 1398ھ یومِ وِصال
امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطار قادری کی والدہ رحمۃُ اللہِ علیہا
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ صفر المظفر 1439ھ اور
مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"تعارفِ امیرِ اہلِ سنّت" صفحہ 15** پڑھئے۔

20 صفر المظفر 465ھ یومِ عرس
حضور داتا گنج بخش، حضرت سیّد علی بن عثمان ہجویری رحمۃُ اللہِ علیہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ صفر المظفر 1439، 1440ھ اور
مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"فیضانِ داتا علی ہجویری"** پڑھئے۔

25 صفر المظفر 1340ھ یومِ وِصال
اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجدِّدِ دین و ملت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ صفر المظفر 1439 تا 1443ھ اور
خصوصی شمارہ **"فیضانِ امامِ اہلِ سنّت"** پڑھئے۔

28 صفر المظفر 1034ھ یومِ وِصال
حضرت مجدِّدِ الفِ ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی حنفی رحمۃُ اللہِ علیہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ صفر المظفر 1439ھ اور
مکتبۃُ المدینہ کا رسالہ **"تذکرۂ مجدِّدِ الفِ ثانی"** پڑھئے۔

29 صفر المظفر 1356ھ یومِ وِصال
تاجدارِ گولڑہ، حضرت علّامہ پیر سیّد مہر علی شاہ گیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ صفر المظفر 1442ھ اور
مکتبۃُ المدینہ کا رسالہ **"فیضان پیر مہر علی شاہ"** پڑھئے۔

صفر المظفر 4ھ شہدائے بئرِ معونہ
70 صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم کو بئرِ معونہ کے مقام پر نجد کے کفار نے شہید کر دیا
مزید معلومات کے لئے
اسی ماہنامہ کے صفحہ نمبر 30، 31، 32 اور
مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"سیرتِ مصطفیٰ" صفحہ 294** پڑھئے۔

صفر المظفر 7ھ فتحِ خیبر
زمانۂ رسالت میں 1600 صحابہ نے 20 ہزار سے زائد کفار کا مقابلہ کیا، 15 صحابہ شہید ہوئے اور اللہ پاک نے مسلمانوں کو عظیم فتح عطا فرمائی۔
مزید معلومات کے لئے
ماہنامہ فیضانِ مدینہ صفر المظفر 1439 اور مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"سیرتِ مصطفیٰ" صفحہ 380 تا 392** پڑھئے۔

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم
"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے شمارے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net اور موبائل ایپلی کیشن پر موجود ہیں۔

ہر مخالفت کا جواب دینی کام

از: شیخ طریقت، امیرِ اَہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ

دعوتِ اسلامی بنی اور جب اس نے کچھ اُٹھان لی تو خواہ مخواہ کے اعتراضات شروع ہوئے، غلط فہمی کی بنیاد پر میری مخالفت میں اشتہارات چھپے اور کتابیں بھی نکلیں، مگر میرا جواب ہوتا تھا: "خاموشی!" اس پر بھی اعتراضات کرنے والوں کی طرف سے غصے کا اظہار ہوتا تھا کہ "یہ جواب نہیں دیتا!" لیکن میرا ذہن بنا ہوا تھا کہ میں ان کے غیر ضروری اعتراضات کے "جواب" دوں گا تو شاید یہ "جوابُ الجواب" دیں گے اور یہ سلسلہ طول پکڑ سکتا ہے، شاید ان کا اور کوئی کام نہ ہو مگر "میرے کام تو بہت ہیں۔" بہر حال تنظیمی اصول یہی ہے کہ "ہر مخالفت کا جواب دینی کام"، جتنا دینی کام بڑھا دیں گے اُتنا زیادہ فائدہ ہوگا کیونکہ اکثر مرتبہ مخالفت برائے مخالفت ہوتی ہے اور بعض اوقات تو مقصود ہی چھیڑنا ہوتا ہے کہ اس کو چھیڑ دو اور پھر ہَٹ جاؤ اب یہ جوابی کارروائیوں میں لگا رہے گا، لہٰذا "ہمیں کھلونا نہیں بننا چاہئے"۔ ہم خواہ مخواہ کے اعتراض کے جواب دینے کے لئے بیٹھ جائیں، کیا اس سے بہتر نہیں کہ ہم کسی کو نماز سکھانا شروع کر دیں، کسی کو قراٰنِ کریم کی کوئی سورت یاد کروانا شروع کر دیں اور کسی کو کوئی سنّت بتانا شروع کر دیں۔ ہمارے پاس وقت تھوڑا ہے، جو سانس نکلا اب دنیا کا "بلینک چیک" بھی اس سانس کو خرید نہیں سکتا، جب وقت انمول ہے تو کیوں نہ ہم اس کو زیادہ فائدے والے کاموں میں استعمال کریں، اللہ کریم ہمیں اس کی توفیق دے، اٰمین۔ دعوتِ اسلامی والوں کو چاہئے کہ فضول قسم کے اعتراضات ہونے پر بے جا جذباتی نہ بنیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی سدا بہار ہے، موسمی نہیں ہے کہ سیزن آگیا تو کچھ کر لیا اور پھر لمبی تان کر سو گئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ جب سے دعوتِ اسلامی بنی ہے میرا تو یہی مشاہدہ ہے کہ ایک سیکنڈ کے لئے بھی پیچھے نہیں ہٹی، آگے ہی بڑھتی چلی جارہی ہے۔ بغیر کسی اشتہار کے ہم نے دعوتِ اسلامی کا کام شروع کیا تھا، اللہ کی رحمت سے مسلمانوں کا رُخ ہماری طرف ہونا شروع ہو گیا، جب کسی نے بے جا اختلاف کیا، کسی نے بُرا بھلا بھی کہا لیکن ہم نے حتَّی الامکان ان کے جواب دینے میں وقت ضائع نہیں کیا، بس کام بڑھاتے رہے، اللہ ربُّ العزت کی رحمت ہے کہ دنیا کے بے شمار ممالک میں اس وقت دعوتِ اسلامی اپنا دینی کام کر رہی ہے۔ ہماری منزل رضائے الٰہی ہے، اللہ کی رضا نصیب ہو جائے، اس کے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نظرِ کرم ہو جائے تو بیڑا پار ہے! سارے دعوتِ اسلامی والے میری ان باتوں کو اپنالیں گے اور اسی انداز پر رہیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہُ الکریم سب بہتر ہو جائے گا۔

(نوٹ: یہ مضمون 12 جون 2022ء کو امیرِ اہلِ سنّت کے فیس بک پیج پر ہونے والے لائیو نشریات میں آپ سے پوچھے گئے ایک سوال اور آپ کے جواب کی مدد سے تیار کر کے امیرِ اہلِ سنّت سے نوک پلک سنوروا کر پیش کیا گیا ہے۔)

ISBN 978-969-631-974-0
0125764

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net